

برائے جماعت 10^{ویں} درجہ

122

آئینہ سبکس

حقوق و فرائض

6

سبق کے اہم موضوعات

- حقوق کی تعریف
- 1973ء کے آئین کے مطابق حقوق و فرائض
- بنیادی حقوق
- معاشرتی حقوق
- سماجی حقوق
- سیاسی حقوق
- شہریوں کے فرائض
- اسلامی ریاست میں شہریوں کے حقوق
- انسانی حقوق کی خلاف ورزی

حصہ دوم حقوق و فرائض

(Rights and Responsibilities)

سوال 1: حقوق کا مفہوم بیان کریں اور حقوق کی تعریف کریں۔

جواب: حقوق کا مفہوم

حقوق حق کی جمع ہے۔ انگریزی میں حق کے لیے Right کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ Right کے معنی جائز و درست سچائی اور مضابطے کے ہیں۔ لہذا قانونی اعتبار سے حق کا مفہوم صحیح صورت کا تعین اعتراف اور نفاذ ہے۔

حقوق کی تعریف

شہری کے وہ مطالبات یا تقاضے جن کو ریاست اور معاشرہ تسلیم کر لیتے ہیں شہری کے حقوق کہلاتے ہیں۔ موجودہ جدید دور میں بنیادی حقوق تمام ملک کے آئین میں شامل ہیں۔

مفکرین نے حقوق کی مختلف تعریفیں کی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1. ارسطو

”حقوق ریاست کی بنیاد ہیں کسی ریاست میں عدل و انصاف کو جانچنے کا معیار حقوق ہی ہیں۔“

2. پروفیسر لاسکی

”حقوق معاشرتی زندگی کی وہ شرائط ہیں جن کی عدم موجودگی میں کوئی فرد اپنی

شخصیت کی تکمیل نہیں کر سکتا۔"

3. باب ہاؤس

"حق وہ ہے جس کی ہم دوسروں سے توقع کریں اور دوسرے جس کی توقع ہم سے کریں۔"

4. آسٹن (Austin)

"حق انسان کی وقوت اور طاقت ہے جس کی مدد سے وہ دوسروں کو صبر و تحمل اور

فرائض کی ادائیگی کی تائید کرتا ہے۔"

5. ٹی ایچ گرین کا نظریہ (T.H. Green)

"حقوق ایک متوازن زندگی کے قیام اور انسانی شخصیت کی تکمیل کے لیے لوازمات کا درجہ رکھتے ہیں۔"

6. پروفیسر ہالینڈ (Prof. Holland)

"حق فرد کی وہ صلاحیت ہے جس کے ذریعے وہ ذاتی قوت سے نہیں بلکہ معاشرے

کی رائے اور قوت کی مدد سے دوسروں کے افعال پر اثر انداز ہوتا ہے۔"

7. گلکرائسٹ (Gilchrist)

"حقوق فرد کی اخلاقی نشوونما کے لیے ضروری شرائط کا نام ہے ان کی وجہ سے ہی

معاشرہ کی بہتری ہوتی ہے۔ معاشرے سے باہر حقوق کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔"

8. وائلڈ (Wild) کے مطابق

"حق بائیس سرگرمیوں کو آزادی سے سرانجام دینے کا ایک مستقل مطالبہ ہوتا ہے۔"

نصرین کی ان درج بالا تعریفات کی روشنی میں حقوق کی جامع تعریف اس طرح

سے کی جاسکتی ہے کہ

"افراد کو بہتر زندگی بسر کرنے کے لیے ریاست کی طرف

سے جو سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں یہ سہولتیں افراد کے حقوق کہلاتی ہیں۔"

معائنہ سماعت چیمبر

125

آئینہ

ریاست افراد کے حقوق کو آئینی تحفظ فراہم کرتی ہے اور ان کو ہاراکر نے کی ذمہ داری ملتی ہے۔ حقوق کا حصول صرف معاشرے میں ہی ممکن ہے۔ تمام افراد معاشرہ ان حقوق کے یکساں طور پر حقدار ہوتے ہیں۔ اگر ان حقوق کو صرف چند خاص افراد یا گروہ کے لیے مخصوص کر دیا جائے تو پھر یہ حقوق نہیں بلکہ مراعات کہلاتی ہیں۔

سوال 2: پاکستان کے 1973ء کے آئین کے مطابق شہریوں کے حقوق و آزادیوں کی وضاحت کریں۔

جواب: پاکستان میں 1973ء کے آئین کے مطابق شہریوں کے حقوق و فرامین پاکستان میں 1973ء کا آئین لاگو ہے۔ اس میں شہریوں کے حقوق اور فرامین کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ اس آئین کے تحت افراد کو جو حقوق و فرامین دیے گئے ہیں۔ ان کا خلاصہ اس طرح ہے

1. بنیادی حقوق

آئین میں بنیادی حقوق دیے گئے ہیں۔ ان کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا۔ گویا بنیادی حقوق کو آئین کے مطابق مکمل تحفظ دیا گیا ہے۔

2. جانی و مالی تحفظ

ریاست کے تمام افراد کو ہر طرح سے جانی و مالی تحفظ مہیا کیا جائے گا۔ ریاست ہر فرد کی جان اور مال کی محافظ ہے۔

3. گرفتار کرنا

ریاست کے اندر کسی فرد کو جرم ثابت کیے بغیر گرفتار نہیں کیا جائے گا۔

4. غلامی

کسی فرد کو غلام نہیں بنایا جائے گا اور نہ کسی سے جبری مشقت لی جائے گی۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو وہ مجرم ہوگا۔

5. سزا کسی فرد کو سابقہ جرم کی سزا نہیں دی جائے گی اور نہ ہی کسی جرم پر دوسری سزا دی جائے گی۔

6. چادر چار دیواری آئین کے مطابق چادر اور چار دیواری کا احترام کیا جائے گا۔ یعنی بغیر اجازت کسی کے گھر حکومت کا کوئی کارکن داخل نہیں ہوگا۔ ہر فرد کی عزت و آبرو کا احترام اور تحفظ کیا جائے گا۔

7. سیاست کی اجازت ملک میں ہر فرد کو جماعت سازی اور اس میں شمولیت کی اجازت ہوگی۔ وہ مختلف اجتماعات میں شرکت کر سکتا ہے۔ ملک میں اس کی نقل و حرکت پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔

8. پیشہ اپنانا ہر فرد کو یہ اجازت ہوگی کہ وہ اپنی پسندیدہ پیشہ یعنی کاروبار تجارت وغیرہ اپنا سکتا ہے۔ ہر فرد کو ہر منافع حاصل کر سکتا ہے۔

9. تحریر و تقریر ملک میں ہر فرد کو تحریر و تقریر کی اجازت ہوگی۔ وہ درست بات کو کہہ کر یا بول کر بیان کر سکتا ہے اور اپنی بات دوسروں تک پہنچا سکتا ہے۔

10. مذہبی ادارے ہر فرد کو اپنے عقائد کے مطابق مذہبی ادارے کھولنے کی اجازت ہوگی اور وہ ان میں عبادت کر سکتا ہے۔

11. لیکس مذہبی اداروں پر اور مذہبی سرگرمیوں پر کوئی لیکس نہیں ہوگا یعنی ان پر کوئی بوجھ یا

ماہنامہ عامتہ

127

آپنی ہوگی

رکاوٹ نہیں ہے۔

12. جائیداد

ملک میں ہر فرد کو جائیداد رکھنے بنانے اور اس کا تحفظ کرنے کی اجازت ہوگی۔ کسی فرد کو یہ حق نہیں کہ وہ دوسرے کی جائیداد پر قبضہ کرے۔

13. برابری

ملک میں ہر فرد قانون کی نظر میں برابر ہوگا۔ یعنی قانون ہر فرد کے لیے ایک جیسا ہوگا اور ہر فرد کیلئے قانون کا احترام لازمی ہے۔

14. امتیازی سلوک

ملک کے تمام شہری برابر ہیں۔ ان کو ان کے مخصوص کے مطابق مواقع دیے جائیں گے۔ کسی شہری سے کسی قسم کا امتیازی سلوک نہیں ہوگا۔

15. ثقافت کا تحفظ

ہر فرد کی اپنی ثقافت اور زبان ہوتی ہے۔ آئین کے مطابق اس کو اس کا پورا پورا تحفظ ہوگا۔

16. شہری کا حق

ہر شہری کا حق دوسرے شہری پر فرض ہوگا۔ یعنی حقوق کے ساتھ فرائض بھی ادا کرتے ہیں گے۔
سوال 3: افراد کے بنیادی حقوق پر روشنی ڈالیں۔

جواب: افراد کے بنیادی حقوق

افراد کا اثر کو دور سے ذیل بنیادی حقوق حاصل ہیں:

1. اخلاقی حقوق

ساحرے کی اخلاق اقدار پر مبنی حقوق اخلاقی حقوق کہلاتے ہیں۔ ایک صہب

معاشرے کی تشکیل کے لیے اخلاقی حقوق بہت ضروری ہیں۔ اخلاقی حقوق کا ریاست کے آئین میں کوئی تذکرہ نہیں ہوتا اور نہ ہی ریاست ان حقوق کے تحفظ کی ضمانت دیتی ہے۔ ان حقوق کی خلاف ورزی کرنے پر عام طور پر معاشرتی دباؤ کا سامنا تو کرنا پڑ سکتا ہے لیکن حالت چمٹے زجوع نہیں کیا جاسکتا۔ مثلاً والدین اخلاقی طور پر یہ حق رکھتے ہیں کہ بچے کے لیے تعلیم کی دلائل کی خدمت اور عزت کرے لیکن اگر والدین کے اس حق کو ادا نہیں کرتی تو ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی نہیں کی جاسکتی۔ اسی طرح غرباء اور فقراء کی مالی مدد کرنا استاد اور دیگر بزرگوں کی عزت کرنا بچوں سے شفقت سے پیش آنا ہڈیوں کی فبر گینی کرنا وغیرہ سب اخلاقی حقوق ہیں۔

2. قانونی حقوق

ایسے حقوق جن کو ریاست تسلیم کرتی ہو اور ان کے لیے آئینی تحفظ بھی فراہم کرتی ہو قانونی حقوق کہلاتے ہیں۔ ان حقوق کی اگر کوئی شہری خلاف ورزی کرے تو اسے قانوناً سزا دی جاتی ہے۔ قانونی حقوق تمام شہریوں کو یکساں طور پر حاصل ہوتے ہیں۔ ان حقوق کے حصول کے لیے امارت و غربت، رنگ و نسل اور مذہب و عقیدے کی کوئی تفریق نہیں ہوتی۔ قانونی حقوق کو مزید تین قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے

i. معاشرتی حقوق

یہ حقوق فرد کی معاشرتی زندگی سے متعلق ہوتے ہیں۔ یہ ایسے حقوق ہیں جن کے حصول کے بغیر فرد اپنے ذمے ماند فرائض کو ادا کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔

ii. معاشی حقوق

مال و دولت کا حصول فرد کے لیے ضروری ہے اس کے بغیر فرد اپنی زندگی کو خوشحال نہیں بنا سکتا۔ اس لحاظ سے معاشیات کی انسانی زندگی میں اہمیت مسلمہ ہے۔ وہ تمام حقوق جو کسی فرد کی معاشی حالت کو بہتر بناتے ہیں اور اس کی زندگی میں خوشحالی لاتے ہیں معاشی حقوق کہلاتے ہیں۔

11. سیاسی حقوق

سیاسی حقوق کا تعلق ریاست کے معاملات اور آئین سے ہوتا ہے۔ یہ حقوق ریاست کے شہریوں کو ریاست کے سیاسی معاملات میں شامل ہونے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔

سوال 4: شہریوں کے معاشرتی حقوق بیان کریں۔

جواب: شہریوں کے معاشرتی حقوق

1. حق زندگی

حق زندگی کو دوسرے تمام حقوق پر برتری حاصل ہے۔ ظاہر ہے انسانی جان ہے جو قیمتی ہے۔ اس کی حفاظت انسان کا بنیادی حق ہے۔ ریاست کا فرض ہے کہ ہر شہری کی زندگی کی حفاظت کے لیے مناسب بندوبست کرے اور ریاست میں پر امن ماحول پیدا کرے تاکہ شہری کی زندگی کو کوئی خطرہ لاحق نہ ہو۔ ایسا کسی کو اس بات کی اجازت نہیں کہ دوسروں پر ہتھیار اٹھائے۔ ریاست لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کے لیے مناسب قوانین بناتی ہے۔ ہر شہری کو عزت کی حفاظت کا حق حاصل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خطبہ حجت الوداع کے موقع پر فرمایا تھا۔

”اے لوگو! جس طرح یہ دن یہ مہینہ اور یہ وقت محترم ہے اسی طرح

تمہاری جانیں عزتیں اور مال بھی باہم ایک دوسرے پر حرام ہیں۔“

2. حق خاندان

خاندان معاشرے کی اکائی ہے اس کے بغیر انسان کا تصور ممکن نہیں ہے۔ ہر شہری کو شادی کرنے اور گھر آباد کرنے کا حق ہے۔ شادی بیاہ سے تعلق حقوق کی حفاظت کے لیے ریاست عالمی یعنی خاندانی قوانین نافذ کرتی ہے۔ جو عام طور پر مروجہ اصولوں اور مذہبی عقائد کی روشنی میں بنائے جاتے ہیں۔

خاندان فرد کی صلاحیتوں کو جلا بخشتا ہے۔ فرد کی بنیادی ضروریات پوری کرتا ہے۔

برائے عوامیت "م"

130

آئینہ برقی

خاندان فرد کو ورثہ منتقل کرتا ہے۔ اسے مختلف فنون دیتا ہے۔ خاندان کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے فرد کو خاندانی آزادی دی جاتی ہے۔

3. حق تعلیم

ہر شہری کو اپنی پسند کی تعلیم حاصل کرنے کا حق حاصل ہے۔ تعلیمی اداروں کے دروازے ہر شہری کے لیے کھلے ہوتے ہیں۔ جمہوری حکومتیں تمام شہریوں کو یکساں تعلیمی سہولتیں مہیا کرتی ہیں تاکہ وہ اپنی اجتماعی امداد واریں بطریق احسن سرانجام دے سکیں۔ آج کے جدید دور میں تعلیم کی اہمیت متنازعہ نہیں ہے۔ تعلیم کے بغیر معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔ جمہوریت کے لیے تو تعلیم بہت ضروری ہے۔ تعلیم کے ذریعے لوگوں کو سیاسی شعور حاصل ہوتا ہے اور وہ اپنے حقوق و تہاؤں سے غائب کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔

4. حق مذہب

ہر فرد کو اپنی مذہب اور مصلحت کے ساتھ اپنے مذہب پر عمل کرنے کا حق حاصل ہے۔ مذہب فرد کا ذاتی معاملہ ہے۔ آئین پاکستان پر فرد مذہبی آزادی کی اجازت دیتا ہے۔ فرد کو اپنے عقیدے کے مطابق اپنی مذہبی راہ سے گزرنے کا حق حاصل ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسے یہ حق حاصل نہیں کہ دوسری کے عقیدے کے خلاف بیان پھینکی کریں یا جہاد خیر کریں۔

5. حق ثقافت و زبان

ہر فرد یہ چاہتا ہے کہ اس کی ثقافت و زبان میں ترقی ہو۔ فرد کو یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ اپنی ثقافت اور زبان کی ترقی کے لیے کام کر سکے۔ ریاست کا فرض ہے کہ وہ ایسا ماحول پیدا کرے کہ افراد اپنی زبان اور ثقافت کی ترویج کے مواقع حاصل کر سکیں۔ ملک میں لوگ مختلف زبانیں بولتے ہیں۔ ان کی زبانوں کی مہم سہ افزائی کی جائے لیکن مرکزی زبان کو

ہماری جماعت چودہم

131

آپ کا دوست

زیادہ اہمیت دی جائے۔ ثقافتی ترقی کا سلسلہ میں یہ خیال رکھا جائے کہ لوگ بے حیائی اور ناشی نہ پھیلائیں۔

6. حق معاہدہ

ہر شہری کو ریاست کی طرف سے قانونی طور پر یہ حق ہوتا ہے کہ وہ دوسرے شہریوں سے لین دین کے سلسلے میں معاہدہ کرے۔ ریاست کسی بھی شہری کو اس کے اس حق سے روک نہیں سکتی۔

7. حق رہائش

ہر شہری کا حق ہے کہ وہ اپنی معاشرتی، معاشی اور دیگر ضروریات کے لیے ملک کے اندر اور باہر رہ سکتا ہے۔ ریاست اس پر پابندی عائد نہیں کر سکتی لیکن اسے یہ آزادی چند شرائط کے تحت دی جاتی ہے۔

اس حق سے یہ بھی مراد ہے کہ فرد کو ریاست میں آزادانہ نقل و حرکت کی اجازت ہے۔ اسے بے جا طور پر گرفتار نہیں کیا جاسکتا۔ اگر کوئی ایسا کرے تو قانون کا سہارا لے سکتا ہے۔ تاہم اگر کوئی شہری ریاست کے ساتھ بغاوت یا غداری کے جرم کا مرتکب ہو تو ریاست اسے ملک بدر کرنے کا حق رکھتی ہے۔

8. عزت و آبرو

ہر فرد کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ معاشرے میں اس کی عزت و آبرو اہم و قدر ہو۔ لہذا ہر شخص کی عزت و آبرو اور شہرت کی حفاظت کرنا ریاست کا فرض ہے۔

9. حق مساوات

شہریوں کا حق ہے کہ ان کے ساتھ بغیر کسی امتیاز اور تفریق ایک جیسا سلوک کیا جائے کیونکہ قانون سب کے لیے ایک جیسا ہوتا ہے۔ قانون کے سامنے ذات، پات، رنگ، نسل، نسب، مذہب، امیری غریبی اور کسی حیثیت میں کوئی امتیاز نہیں ہوتا۔ اسلام نے مساوات کا

درس دیا ہے۔ اسلام میں اگر کسی کو نصیبت ہے تو وہ صرف تقویٰ کی ذیادہ ہے۔

10. حق تحریر و تقریر

جمہوری ملک میں ہر فرد کو تحریر و تقریر کی آزادی ہوتی ہے۔ وہ حکومت کی پالیسیوں پر تنقید کر سکتا ہے اور اپنی رائے کا اظہار کر سکتا ہے۔ اس طرح حکومتی کاموں میں بہتری پیدا ہو سکتی ہے۔ فرد کو حکومت میں شامل ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ لیکن اگر فرد تحریر و تقریر کے خلاف کام کرے یا دوسرے کو تکلیف دے تو ایسی آزادی نہیں دی جاسکتی۔

سوال 5: شہریوں کے معاشی اور سیاسی حقوق پر روشنی ڈالیں۔

جواب: شہریوں کے معاشی حقوق

ایک اسلامی فلاحی ریاست اپنے تمام شہریوں کو معاشی تحفظ فراہم کرتی ہے کیونکہ اس کے بغیر ایک خوشحال شہری زندگی کا تصور ممکن نہیں۔ معاشی حقوق زندگی کے بنیادی تقاضوں کی تکمیل کا باعث بنتے ہیں۔ اسلامی ریاست مسکینوں، یتیموں، بیواؤں، یتیموں، غریبوں اور ضرورت مندوں کی ضروریات زندگی کو پورا کرنا حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ چنانچہ معاشی حقوق جنہیں جدید دور کی تمام جمہوری ریاست تسلیم کرتی ہیں درج ذیل ہیں

1. حق ملازمت

ہر شہری کو اپنی ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لیے کوئی بھی پیشہ جس کی قانونی اجازت دے اختیار کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ ریاست پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ افراد کو اس بات کا پورا پورا موقع مہیا کرے کہ وہ اپنی روزی جائز طریقے سے کما سکیں۔ تاکہ وہ اپنے مزاج کے مطابق اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاسکیں۔

ہر شہری کو یہ حق حاصل ہے کہ اگر وہ کسی سرکاری عہدے یا ملازمت کے لیے مقررہ شرائط پوری کرتا ہو وہ بغیر کسی امتیاز کے قابلیت کی بنیاد پر اس عہدے پر فائز ہو سکے۔

2. حق اجرت و معاوضہ

ہر شہری جو ملک کے اندر محنت مزدوری کرتا ہے وہ یہ حق رکھتا ہے کہ اسے محنت کا

ہماری جماعت

133

آپنی سبک

مناسب معاوضہ ملے۔ جمہوری اور فلاحی ریاستوں میں حدود و اس کی کم از کم اجرت کا تعین کیا جاتا ہے تاکہ لوگوں سے کسی قسم کی زیادتی نہ ہو اس طرح لوگ مطمئن ہوتے ہیں اور لوگوں کا معیار زندگی بھی بلند ہوتا ہے۔

3. حق جائیداد

ذاتی ملکیت کا حق ایک بنیادی حق سمجھا جاتا ہے۔ ہر فرد کو پوری آزادی حاصل ہے کہ وہ اپنی جائیداد کو بیچ دے یا دوسرے کو منتقل کر سکے۔ جائز طرح سے کمائی ہوئی جائیداد میں وہ جتنا چاہے اضافہ کرے اس سلسلہ میں اسے قانون کا پورا تحفظ حاصل ہوتا ہے۔ اسلام بھی شخصی ملکیت کے حق کو تسلیم کرتا ہے۔

4. حق معاہدہ

دراصل معاہدہ کرنے کا حق جائیداد کے حق سے تعلق رکھتا ہے۔ ہر شہری کو دوسروں کے ساتھ تجارت یا صنعت میں شراکت کرنے کا حق حاصل ہے۔ البتہ یہ شرکت قانون کے مطابق ہونی چاہیے۔ ریاست ایسے معاہدے کی اجازت نہیں دے سکتی جو عوام کے مفاد کے خلاف ہو۔

5. مناسب اوقات کار کا حق

ہر شہری کو حق حاصل ہے کہ حکومت اس کے لیے اوقات کار مقرر کرے یہ نہیں کہ مزدور یا سرکاری ملازم صبح سے شام تک یا ساری رات ہی کام کرتا رہے بلکہ اسے مناسب وقت ملنا ضروری ہے۔ ہر حکومت اس کا خیال رکھتی ہے اور کارخانوں اور دفاتر میں اوقات کار مقرر کرتی ہے۔ اس کے ساتھ رخصت افتادہ اور دیگر مراعات بھی دیتی ہے۔

شہریوں کے سیاسی حقوق

سیاسی حقوق اور جمہوریت کی ترقی ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔ سیاسی حقوق کی اہمیت اس قدر زیادہ ہے کہ ان کے بغیر کوئی بھی فرد اپنے معاشی اور معاشرتی حقوق

سے مستفید نہیں ہو سکتا۔ چند اہم سیاسی حقوق حسب ذیل ہیں:

1. ووٹ کا حق

جن ملکوں میں جمہوری نظام حکومت قائم ہے وہاں ہر بالغ شہری کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ ووٹ دینے کی عمر قانون کے مطابق مقرر ہوتی ہے۔ شہری ووٹ کے ذریعے اپنی پسند کے نمائندوں کا انتخاب کرتا ہے۔ عادی مجرموں، دیوانوں، بچوں اور غیر ملکیتوں کو ووٹ کا حق حاصل نہیں ہوتا۔ بعض ملکوں میں عورتوں کو بھی اس حق سے محروم رکھا گیا ہے ووٹ ایک ایسی قوت ہے جس کے ذریعے حکومت بنائی اور بدلی جاسکتی ہے۔

2. حق نمائندگی

ہر بالغ شہری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ مقامی صوبائی اور قومی نمائندہ اداروں کا رکن بننے کیلئے امیدوار کی حیثیت سے انتخابات میں حصہ لے اور اپنے مصلحت کے لوگوں کو اپنے منشور نیز پروگرام سے آگاہ کرے۔ پاکستان میں 1973ء کے آئین کے تحت قومی اسمبلی کا رکن بننے کے لیے کم از کم عمر 25 برس ہے۔ ہر حکومت انتخاب لڑنے کے لیے کچھ شرائط مقرر کرتی ہے انہیں پورا کرنا ضروری ہے۔ موجودہ حکومت نے قومی اسمبلی کے امیدوار کے لیے گرانجیوٹ ہونے کی شرط عائد کی ہے۔

3. تنقید کرنے کا حق

ایک جمہوری نظام میں آزادی رائے اور تنقید کی بڑی اہمیت ہے۔ ایک آزاد معاشرے میں ہر شخص کو حکومت پر تنقید یعنی نکتہ چینی کرنے حکمرانوں کی غلطیوں کی نشاندہی کرنے اور اپنی بات کہنے کا پورا حق حاصل ہوتا ہے۔ اس آزادی رائے اور تنقید سے حکومت کی اصلاح ہوتی رہتی ہے اور حکومت عوام کی منشاء کے مطابق کام کرتی رہتی ہے۔

4. سیاسی جماعت بنانے کا حق

جمہوری نظام میں سیاسی جماعتوں کی بحیثیت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ سیاسی

ہماری جماعت چیم دوہم

135

ایچ بی

جماعتیں رائے عامہ کی تشکیل کر کے عوام میں سیاسی بیداری پیدا کرتی ہیں۔ لہذا ہر شہری کو حق حاصل ہے کہ وہ انتخابات میں حصہ لینے یا اپنے سیاسی پروگرام کو عام کرنے کے لیے اپنی سیاسی جماعت بنائے۔ نیز اسے اپنی مرضی کے مطابق کسی بھی سیاسی جماعت کا رکن بننے کا حق حاصل ہے۔

5. سیاسی اجتماعات اور جلسے کرنے کا حق

ہر شہری کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے سیاسی نظریے اور پارٹی کے پروگرام کو عوام تک پہنچانے کے لیے سیاسی اجتماعات اور جلسے کرے۔ شرط یہ ہے کہ ایسے اجتماعات قانون کے دائرے کے اندر رہ کر کیے جائیں اور یہ پراسن ہوں۔

سوال 6: شہریوں کو کون کون سے فرائض انجام دینے پڑتے ہیں؟ تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: شہریوں کے فرائض

حقوق و فرائض دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ حقوق کے حصول کے لیے فرائض کا ادا کرنا بھی لازمی ہے۔ ہر فرد کو اگر ریاست کی طرف سے حقوق ملتے ہیں تو اس فرد پر ریاست کی طرف سے کچھ ذمہ داریاں یعنی فرائض بھی لاگو ہوتے ہیں جن کا ادا کرنا اس کے لیے ضروری ہوتا ہے اور کوئی بھی فرد اس وقت اچھا شہری کہلانے کا حقدار نہیں جب تک وہ ریاست کی طرف سے عائد فرائض اور ذمہ داریوں کو پوری ایمانداری اور دیانتداری سے ادا نہ کرے۔ ریاست کے شہریوں پر درج ذیل فرائض عائد ہوتے ہیں:

1. ریاست سے وفاداری

ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ اپنی ریاست کا خیر خواہ اور وفادار رہے اور کسی بھی ایسی سرگرمی میں حصہ نہ لے جس کی وجہ سے ریاست کی سلامتی کو نقصان پہنچتا ہے۔ اگر ملک کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہو تو اسے اپنی جان و مال کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہیے۔ ریاست کی وفاداری نے جو فرائض اس پر عائد کیے ہیں۔ انہیں بجالانے پر ہر وقت تیار رہنا چاہیے۔

محکمہ معاش و معیشت

137

آئی ایس

5. ووٹ کا صحیح استعمال

ووٹ قوم کی امانت ہے۔ ووٹ کے ذریعے شہری اپنی یا ملک کی امانت کو بڑھاتا ہے۔ اس ووٹ کے ذریعے حکومت بنائی اور بدل جاسکتی ہے۔ ہر شہری پر فرض ہے کہ وہ اپنے ووٹ کا صحیح استعمال کرے۔ ووٹ کسی خوف، لالچ یا جبر کے بغیر پوری دیانت داری کے ساتھ استعمال کرنا چاہئے۔ ذات پروری اور جبر کے سزاوارتہ بندوں کو ظلم انداز سے ہونے والے ووٹ صرف اہل امیدوار کو دینا چاہئے۔ ایک چال اور بد ذات عوامی نمائندہ ملک کی قسمت سے کھینچ کر اسے نقصان پہنچا سکتا ہے۔ جمہوری ملکوں میں ووٹ کی بڑی اہمیت ہے۔ ووٹ نہ دینا بھی ایک سیاسی اور قومی جرم ہے۔ ووٹ اپنے امیدواروں کو دینا چاہئے جو 'مناہار قومی دروہ' کہنے والا تعلیم یافتہ، پانچویں درجہ، شعور اور لائق فرد ہو۔

6. تعلیم

ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ خود کو زچہ تعلیم سے آراستہ کرے۔ تعلیم عقل و شعور کو بڑھاتا کرتی ہے۔ تعمیر سیرت کا کام کرتی ہے۔ تہذیب و تمدن کو ترقی دیتی ہے اور ملکی امن و یکجہتی کو مضبوطی کے ساتھ سرانجام دینے میں مدد دیتی ہے۔ اسلام میں حصول علم پر بہت زور دیا گیا ہے۔ ارشد ہو کر تعلیم ہے کہ 'علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے'۔ اس لیے اسلامی لازمی ریاست کے شہریوں کا فرض ہے کہ وہ قرآن مجید حدیث مبارکہ اور جدید ٹیکنالوجی کی تعلیم حاصل کریں۔ ورنہ وہ زمانے کی دوڑ میں پیچھے رہ جائیں گے اور ذلت و ذمہ داری ان کا منہ رہن بن جائے گی۔

7. ضبط نفس

ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ خود غرضی، لالچ، جماعتی سازش اور ایسے کاموں سے پرہیز کرے جو ملک و قوم اور عوام کے مفاد کے خلاف ہوں۔ اسے اپنے مفاد کی خاطر ملک و قوم کے مفاد کو قربان نہیں کرنا چاہئے اور نہ ہی ذاتی فائدے کی خاطر دوسروں کے حقوق کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

8. فرقہ واریت سے اجتناب

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں وضع الفاظ میں فرقہ پرستی جیسی لعنت سے نپٹنے کا حکم دیا ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے

ترجمہ: "اور تم سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور گڑبڑوں میں نہ مبتلا جاؤ۔"

فرقہ پرستی نے معاشرے کا امن و سکون مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور ریاست کی بنیادیں کھوکھلی ہو جاتی ہیں۔ ہندو شہریوں کا اولین فرض ہے کہ اس لعنت سے مکمل طور پر بچیں اور مذہبی معاملات میں انتہا پسندی ہرگز اختیار نہ کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دین اسلام میں بخشنی اور جبر سے کام لینے سے منع فرمایا ہے۔

9. محنت سے کام کرنا

ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ دوسروں پر بوجھ نہ بنے بلکہ محنت کر کے آمدنی میں اضافہ کرے۔ صاحب دولت اور مالدار لوگوں کو بھی چاہیے کہ وہ اپنا وقت فضول اور بیکار بیٹھ کر ضائع کرنے کی بجائے کوئی ایسا کام کریں جس سے ملک و ملت کو کوئی فائدہ پہنچے قوموں اور ملکوں کی ترقی و خوشحالی کا راز اس بات میں پوشیدہ ہے کہ ان کے افراد محنت و مشقت اور لگن سے کام کریں۔

10. پابندی وقت

شہریوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے فرائض کو باقاعدہ اور پابندی وقت کے ساتھ ادا کریں وقت ضائع نہ کریں اور کسی کام میں سستی اور غفلت نہ کریں ہر شخص کو اس بات کا پورا پورا احساس ہونا چاہیے کہ وقت ایک نہایت قیمتی سرمایہ ہے اور ہمیں ایک ایک لمحہ سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیے دنیا میں وہی قومیں اور افراد کامیاب و کامران ہوتے ہیں جو وقت کی قدر و قیمت کو سمجھتے ہیں۔

11. خدمت خلق

ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ خدمت خلق اور عام لوگوں کی فلاح و بہبود کے کاموں میں

ہم نے اپنے ہم وطنوں اور دوسرے انسانوں کو دکھوں اور پریشانوں سے نجات دلانے کے لیے بھرپور کوشش کرے۔ اگر وہ کسی عہدہ پر کام کر رہا ہو تو متعلقہ فرائض ایمانداری محنت لگن اور دیانتداری سے سرانجام دے۔ اگر معاوضہ کے بغیر کوئی معاشرتی خدمت سرانجام دینا چاہے تو اسے بھی پوری محنت کوشش اور لگن سے ادا کرے۔

سہل 7: اسلامی ریاست میں شہریوں کے حقوق کا جائزہ لیں۔

جواب: اسلامی ریاست میں شہریوں کے حقوق

اسلامی ریاست کی بنیادیں نظریہ اسلام پر قائم ہیں۔ اس اعتبار سے اسلامی ریاست ایک نظریاتی ریاست ہے۔ اسلام دین فطرت ہونے کے ناطے اسلامی ریاست کے شہریوں کو دو تمام حقوق دیتا ہے جو قرآن مجید اور سنت نبوی کے طے کردہ ہیں۔ یہ حقوق درج ذیل ہیں:

1. حق زندگی

اسلام فرد کی زندگی کو بڑی اہمیت دیتا ہے۔ قرآن کے مطابق:

”جس نے کسی انسان کو قتل کیا تو گویا اس نے تمام بنی نوع انسان کو قتل کیا اور جس نے ایک انسان کو بچایا گویا تمام بنی نوع انسان کو بچایا۔“

اسلام میں قتل کرنا بہت بڑا جرم ہے اور اس کے لیے سخت سزا دی جاتی ہے۔ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے:

”اور ہم نے اس پر اس میں یہ بات فرض کی ہے کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور خاص زخموں کا بدلہ بھی ہے۔“

اسلام نے خودکشی کرنا حرام قرار دیا ہے۔ غیر مسلم شہریوں کی جان کی حفاظت بھی اسلامی ریاست کا فرض ہے۔

2. تحفظ عزت و آبرو

اسلامی ریاست میں تمام شہریوں کی عزت و آبرو کا تحفظ کیا جاتا ہے۔ کسی فرد کو

دوسرے فرد پر برتری نہیں ہے۔ برتری صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔ اسلام نے ایک دوسرے کا مذاق اڑانے ایک دوسرے پر لعن طعن کرنے اور برے القاب سے متعقبات فرمایا ہے۔ اسلامی شریعت میں مرد و عورت دونوں کی عزت و آبرو یکساں طور پر قابل احترام ہے۔ اسلام میں ہر فرد پر جمہوریت بنانے کی سخت تاکید ہے۔

3. نسلی زندگی کا تحفظ

اسلامی ریاست میں نسلی زندگی کو بچاؤ کا تحفظ حاصل ہے۔ اسلام میں چودہ اور چار درجہ رتی کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اسلام نے کسی کے گھر میں جا بڑا دخل اندازی سے منع کیا ہے۔ دوسرے کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینے کا حکم ہے۔ اسلام نے دوسرے کے رشتوں کی سخت ممانعت کی ہے۔ اگر کوئی فرد کسی دوسرے فرد میں کوئی عیب یا نہی پائے تو اس کی شہادت دینے سے منع ہے۔ اسے اپنے چھپانے کا حکم دیا گیا ہے۔

4. تحفظ حیات

اسلام نے فرد کو نسلی جوئید اور کھے جانے والوں کی جان بچانے کا تحفظ بھی فراہم کیا ہے۔ لیکن یہ جوئید و حیات طریقے سے نہ کی ہوگی ہو۔ آپ نے دیکھا ہے کہ دنیا بھر میں کتنے لوگ قتل ہو رہے ہیں۔

5. مذہبی آزادی

اسلام کے مطابق دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں۔ اسلامی ریاست میں ہر فرد اپنی مرضی سے مذہب اختیار کر سکتا ہے۔ اسلام غیر مسلم کو اسلام کی دعوت ضرور دیتا ہے لیکن اس پر جبر نہیں کرتا۔ اسلام ہر فرد کو اپنے مذہب کے مطابق عبادت کرنے کا حق دیتا ہے۔ اس اجازت دیتا ہے۔ جس کے معنی وہ کو برا بھلا کہنے سے بھی روکتا ہے۔

6. شخصی آزادی کا تحفظ

اسلام شخصی آزادی کو بڑی اہمیت دیتا ہے۔ اسلامی قانون کے مطابق کسی فرد کو

برائے عام امتحان دہم

141

آپتیسویں

قانون کی اجازت کے بغیر گرفتار نہیں کیا جاسکتا۔ اگر کسی فرد نے جرم کیا ہے تو اس کی عادت
کلی عدالت میں کی جاتی ہے۔ عدالتی فیصلہ کے بغیر فرد کو سزا نہیں دی جاتی۔ فرد کو اجازت ہے
کہ وہ اپنی پسند سے زندگی گزارے۔
اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ

”اللہ نے اپنے بندوں کو جو آزادی دی ہے اسے کوئی حکمران چھین نہیں سکتا۔“

7. خواتین کے حقوق

اسلام ہر عورت کو خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم ہوا سے عزت دیتا ہے۔ اسلام نے عورت کو
ایسے ایسے حقوق دیے ہیں جو مردوں کے برابر ہیں اور اس کی عزت کا تحفظ ریاست کے ذمہ لگایا ہے۔ اسلام
نے بیوہ کو دوبارہ شادی کی اجازت دی۔ عورت کو جائیداد میں حصہ دیا ہے۔ اسلام سے پہلے
عورت کو کوئی اور چیز کا درجہ حاصل تھا اور اسے مردوں کے برابر حقوق عطا کیے تھے۔

8. حق آزادی برائے

اسلامی ریاست میں فرد کو اپنی رائے کے اظہار کی مکمل آزادی ہے۔ وہ اپنی حکومت
اور حکومت کے ہر فرد پر تنقید کر سکتا ہے۔ اس کے کارناموں، پالیسیوں پر اپنی رائے دے سکتا
ہے۔ اسلامی ریاست میں خفیہ وقت اور عام فرد میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔
اسلامی ریاست میں فرد تنقید برائے اصلاح اور نیکی اور فرد کے لیے کر سکتا ہے۔

9. ظلم کے خلاف احتجاج کا حق

سلام میں اطاعت میرا حق ہے جب وہ قرآن و حدیث کے مطابق صورت
کرے اور وہ ایسا نہ کرے تو اس کی مخالفت ضروری ہے۔ اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا ہے
”افضل ترین جہاد جائز سلطان کے سامنے ٹھکر حق کہنا ہے۔“
سلامی ریاست میں ہر فرد حق ہے کہ وہ ظلم کے خلاف احتجاج کرے بلکہ اس کے
لیے جہاد کرے۔ خدا کا حکم بھی ہے۔
”اور حدود سے نکل جانے کی اطاعت نہ کرو۔“

10. حق مساوات

اسلام نے مساوات کا بہترین نظام پیش کر کے نئی برتری کا خاتمہ کر دیا۔ اسلام نے
نصیات اور بدالی کا یہی اصول تعیناتی قرار دیا۔ اسلام نے ہر فرد کو معاشرتی طور پر مساوی
حقوق دیے ہیں۔ اس میں رنگ، نسل، ذات، زبان، خاندان، قبیلہ اور علاقہ وغیرہ کی کوئی برتری
نہیں۔ ایک مرتبہ ملی خاندان کی ایک عورت چوری سے الزام میں آپسٹیک کی خدمت میں
لائی گئی۔ لوگوں نے دعوتِ اسلام کے ذریعے سے اس کی -فارش کروائی تو حضور اکرم ﷺ
نے فرمایا "اگر یہی جی خاطر بھی ایسا کرتی تو میں اس کا پاؤں کاٹ دیتا۔"

11. حق انصاف

اسلامی ریاست میں ہر فرد کو حق ہے کہ حکومت اسے فوری اور سستا انصاف مہیا
کرے۔ دراصل اسلامی ریاست کے قیام کا مقصد ہی اجتماعی بدلہ و انصاف ہے۔ اس سلسلے
میں خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق نے زمانہ کائنات کو موزا دینا اور کمزوروں اور مستحقوں کو
ان کا حق دلانا اسلامی حکومت کا فرض ہے۔"

سوال 8: انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر نوٹ لکھیں۔

جواب: انسانی حقوق کی خلاف ورزی

آج کے دور میں ریاست کا مقصد لوگوں کی فلاح و بہبود ہے۔ اس کا کام ہے کہ وہ
شہریوں کے حقوق کا تحفظ کرے اور ان کو خوشحال بنائے۔ اسلام نے چودہ سو سال پہلے انسانی
حقوق کا آغاز کیا۔ اس کا عملی نمونہ نبی کریم کے دور میں اپنایا گیا۔ جبکہ مغربی دنیا نے 1215ء
کے میکا کارٹا کے ذریعہ 10 دسمبر 1948ء کو اقوام متحدہ نے جنرل اسمبلی میں انسانی حقوق کا
چارٹر دیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود دنیا میں شہریوں کے حقوق کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔

1. پوری دنیا میں مختلف ممالکوں میں مختلف انداز سے شہریوں کے حقوق کی خلاف ورزی
ہو رہی ہے۔ مسلمان خاص طور پر جبر و تشدد کا شکار ہیں۔

2. دنیا کے بیشتر ممالک میں مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے اور ان کے حقوق کا تحفظ ختم ہو
چکا ہے۔ مثلاً فلسطین، بھارت، بوسنیا، افغانستان، عراق، کشمیر وغیرہ۔

عامة عامت حم ورم

143

آپہیں

3. مختلف ممالک میں مسلمانوں کو غلام بنایا جا رہا ہے۔ مثلاً بھارت کشمیر اور فلسطین میں اس طرح ان کے حقوق چھینے جا رہے ہیں۔
4. مختلف ممالک میں نسل امتیاز کی وجہ سے عوام کو حقوق نہیں دیے جا رہے۔ جنوبی افریقہ طویل عرصہ اس کی زد میں رہا ہے۔
5. بھارت میں مذہب کے نام پر مسلمانوں کو قتل کیا جا رہا ہے۔ بھارت میں گجرات اور دہلی کا علاقہ اس معاملہ میں نمایاں ہے۔
6. پاکستان میں بھی بعض علاقوں میں بچوں سے جبری شہقت لی جا رہی ہے۔ عورتوں کو حقوق حاصل نہیں ہیں۔ خواتین کو غیرت کے نام پر قتل کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ 1973ء کے آئین کے تحت مرد و خواتین کو مساوی حقوق حاصل ہیں۔ اگر افراد کو اسلامی تعلیم دی جائے تو انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں بند ہو سکتی ہیں۔

مختصر جوابات

سول: ارسطو نے حقوق کی کیا تعریف کی ہے؟

جواب: ارسطو کی تعریف

”حقوق ریاست کی بنیاد ہیں۔ کسی ریاست میں عدل و انصاف کو جانچنے کا معیار حقوق ہی ہیں۔“

سول: قانونی حقوق سے کیا مراد ہے؟

جواب: قانونی حقوق

قانونی حقوق وہ حقوق ہیں جن کو ریاست آئین کے تحت تحفظ دیتی ہے۔ قانونی شمولیت کو یکساں حیثیت سے دیے جاتے ہیں۔ اگر کوئی خلاف ورزی کرے تو اسے سزا دی جاتی ہے۔ ان کی تین اقسام ہیں

1. معاشرتی حقوق
2. مدنی حقوق
3. سیاسی حقوق

سوال: کیا جمہوریت کی کامیابی کے لیے سیاسی جماعتوں کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: سیاسی جماعتیں اور جمہوریت

- i. جمہوریت کی کامیابی کے لیے سیاسی جماعتوں کا ہونا ضروری ہے۔
- ii. سیاسی جماعتیں عوام میں سیاسی شعور پیدا کرتی ہیں اور ان کی سیاسی بات چیت کرتی ہیں۔
- iii. سیاسی جماعتیں لوگوں کے مسائل کو حکومت کے سامنے پیش کرتی ہیں۔
- iv. سیاسی جماعتیں برسرِ قدر لوگوں کو غلط کاموں سے روکتی ہیں۔

سوال: حق نمائندگی سے کیا مراد ہے؟

جواب: حق نمائندگی

اس سے مراد یہ ہے کہ افراد، یہ حق دیا جائے کہ وہ انہیں میں جمہوریت میں حصہ لیں۔
ان کی نمائندت کرے۔ حق نمائندگی یہ بھی ہے کہ وہ اپنا وقت اعلیٰ امیدواروں سے نہ صرف
کے مختلف تمام میں امیدوار کی عمر مختلف ہوتی ہے۔

سوال: فرقہ پرستی کے کیا نقصانات ہیں؟

جواب: نقصانات

- i. فرقہ پرستی سے قوم میں اتحاد ختم ہو جاتا ہے۔
- ii. ملک میں امن و امان قائم ہو جاتا ہے۔
- iii. فرقہ پرستی میں ملک میں لوگوں کے درمیان نفرت پیدا ہوتی ہے۔
- iv. اس سے عوام کے اندر دشمنیاں پیدا ہوتی ہیں۔

سوال: اسلامی ریاست میں شخص آزادی کا تحفظ کیسے کیا جاسکتا ہے؟

جواب: آزادی کا تحفظ

اسلامی ریاست میں فرد کی آزادی کو پورا پورا تحفظ دیا گیا ہے۔ کسی فرد کی بخشش کی
غیر ضرورت نہیں یا جائے اور نہ ہی فرد کو جو تکلیف دے وہ بغیر مزاحمتی چاہتی ہے۔ وہ صرف
کے اندر آزادی سے لین دین تجارت اور سفر کرتا ہے۔ وہ اپنے مذہب پر عمل کر سکتا ہے۔

پیشگی 145 سے صحت کو

سوال: دنیا میں کہاں کہاں مسلمانوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے؟

جواب: مسلمان اور ظلم و ستم

دنیا کے تمام گوشوں میں تقریباً مسلمانوں پر ظلم و ستم ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ یہ مذہبوں میں ہے۔

فلسطین، کشمیر، بوسنیا، چین، افغانستان، عراق، بھارت، امریکہ، جیہ و انہم نمائندگی ہیں۔ ہر مسلمان کو سر بازار قتل کیا جا رہا ہے۔

مختلف ممالک میں مسلمانوں کو ان کے بنیادی حق نہیں دیے جا رہے ہیں۔ کچھ ممالک میں تو مسلمانوں کی نسل کو ہی ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

سوال: سماجی حقوق کی تعریف کیجیے۔

جواب: سماجی حقوق

ایسے حقوق جن کا تحقق فرد کی سماجی زندگی سے ہو۔ فرد ان حقوق کے ذریعے اپنا درجہ تلاش کرتے ہیں اور اپنی جائیداد بناتے ہیں اور اسے فروخت بھی کر سکتے ہیں۔ بدلتے روزگار کا اچھا معیار زندگی اہم حق ہے۔

سوال: فرائض سے کیا مراد ہے؟

جواب: فرائض

ریاست جہاں افراد کو چند تحفظات اور حقوق دیتی ہے۔ وہاں ان کو چند ذمہ داریاں بھی دیتی ہے تاکہ وہ ان کو پورا کر سکیں۔ فرائض کے معنی ہی ذمہ داری ہے۔ ریاست افراد پر چند پابندیاں عائد کرتی ہے۔ اس کو بھی فرائض کہا جاتا ہے۔ مثلاً ریاست کی اطاعت کرنا، قانون کا احترام کرنا وغیرہ۔

سوال: قرآن و سنت کے تحت حق زندگی کو واضح کیجیے۔

جواب: قرآن و سنت اور حق زندگی

اسلام نے انسانی جان کو انتہائی محترم قرار دیا ہے اور ایک انسان کے قتل کو تمام

انسانوں کا قتل ظہر کر تو خطہ زندگی کی اہمیت پر جس طرح زور دیا ہے۔ اس کی فہم نہیں ملتی

قرآن مجید میں ہے

”جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد

پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا۔ اس نے گویا انسانوں کو قتل کر دیا۔

اور جس نے کسی کی جان بچائی تو یا تو ”ساواں کو زندگی بخش دی۔“



i) بر سوال کے چار جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگا کر۔

ii) مغرب دنیا نے مکمل کارنامہ کے ذریعے کب انسانی حقوق کا اعلان کیا؟

(الف) 1205 (ب) 1210

(ج) 1215 (د) 1220

iii) سابق صدر نلسن منڈیلا کا تعلق کس ملک سے ہے؟

(الف) کینیا (ب) امریکہ

(ج) ویسٹ انڈیز (د) جنوبی افریقہ

iv) ریاست کی بنیادوں کو کھوکھلا کر دیتی ہے

(الف) فرقہ پرستی (ب) وطن پرستی

(ج) وفاداری (د) آزادی

v) پاکستان کے 1973ء کے آئین نے تحت قومی اسکی کے امیدوار کے لیے عمر کی

کم سے کم کتنی ہے؟

(الف) 20 سال (ب) 25 سال

(ج) 30 سال (د) 35 سال

۱. اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی نے انسانی حقوق کے عالمی منشور کا کب اعلان کیا؟
(الف) 24 اکتوبر 1945ء (ب) 14 اگست 1946ء
(ج) یکم ستمبر 1947ء (د) 10 دسمبر 1948ء
۲. "حقوق معاشرتی زندگی کی وہ شرائط ہیں جن کی عدم موجودگی میں کوئی فرد اپنی شخصیت کی تکمیل نہیں کر سکتا۔" حقوق کی یہ تعریف کس مفکر نے کی ہے؟
(الف) باب آؤس (ب) پروفیسر لاسکی
(ج) ارسطو (د) روسو
۳. استاد کی عزت، طالب علموں سے شفقت، مسایوں کا خیال، غریبوں کی مدد اور یتیموں کا احترام یہ سب کون سے حقوق ہیں؟
(الف) اخلاقی حقوق (ب) معاشرتی حقوق
(ج) معاشی حقوق (د) سیاسی حقوق
۴. دنیا بھر میں ضروریوں کے تحفظ کے لیے کام کرتی ہیں
(الف) انجینئرس (ب) این۔ جی۔ پی۔
(ج) ٹریڈ یونین (د) سیاسی جماعتیں
۵. انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا سب سے بڑا شکار ہیں
(الف) عیسائی (ب) ہندو
(ج) کھم (د) مسلمان
۶. اسلام سے قبل عورت کی حیثیت
(الف) انتہائی کم تھی (ب) بہت اعلیٰ تھی
(ج) مرد کے مساوی تھی (د) مرد سے زیادہ تھی

رقبہ پرستی	iii	ذاتی طریقہ	ii	1915	i
پرائیمری لنگی	vi	10 مہر	v	28 مای	iv
		1918			
سلمان	ix	فریڈم فیس	viii	اعلانی حقوق	vii
				انسانی حقوق	vi

مشقی سوالات --- انشائیہ طرز

- سوال 1 حقوق کی تعریف کریں اور شہریوں کے معاشرتی حقوق کی جان کریں۔
جواب سوال نمبر 1 اور سوال نمبر 4 دیکھئے۔
- سوال 2 پاکستان کے 1973ء کے آئین کے مطابق شہریوں کے حقوق و فرائض کی وضاحت کریں۔
جواب سوال نمبر 2 دیکھئے۔
- سوال 3 شہریوں کو کون سے فرائض انجام دینا پڑتے ہیں؟ تفصیل بیان کریں۔
جواب سوال نمبر 6 دیکھئے۔
- سوال 4 مساوی ریاست میں شہریوں کے حقوق کا جائزہ لیں۔
جواب سوال نمبر 7 دیکھئے۔
- سوال 5 شہریوں کے معاشی اور سیاسی حقوق پر روشنی ڈالیں۔
جواب سوال نمبر 5 دیکھئے۔
- سوال 6 درج ذیل پر نوٹ لکھیں
(الف) انسانی حقوق کی خلاف ورزی
(ب) اعلیٰ حقوق
جواب سوال نمبر 8 اور 3 دیکھئے۔

4

نظریہ پاکستان اور تحریک پاکستان

سبق کے اہم موضوعات

- نظریہ پاکستان کے معنی و دست
- تحریک سے مراد، نظریہ پاکستان کا مفہوم
- تحریک پاکستان کی تحریف، جس منظر، خدا اور بنیادی اصول
- نظریہ پاکستان کی فداچی ریاست کے لیے اہمیت
- قومی یکجہتی و یکائیت کا مفہوم اور فروغ کے لیے ضروری اقدامات
- نظریہ پاکستان میں مختلف شخصیات کا رد و سرسید احمد خان،
- ڈاکٹر علامہ محمد اقبال، قائد اعظم محمد علی جناح
- مسلم لیگ کا قیام
- قائد اعظم کے چار نکات، قرارداد اولہ ہوا اور 3 جون 1947ء کا منصوبہ

نظریہ پاکستان اور تحریک پاکستان (Ideology of Pakistan and Pakistan Movement)

سوال 1: نظریہ پاکستان کے معانی بیان کریں۔ نیز نظریہ سے کیا مراد ہے؟ نظریہ پاکستان کا مفہوم بھی تحریر کریں۔

جواب: نظریہ پاکستان کے معانی

نظریہ کے لغوی معانی 'قوم'، 'مذہب' اور 'قومی مسئلہ' ہیں۔ لفظ نظریہ سے مراد انگریزی زبان میں 'آئیڈیالوجی' (Ideology) کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے نظریہ پاکستان آئیڈیالوجی آف پاکستان (Ideology of Pakistan) کہلاتا ہے۔

نظریہ سے مراد

نظریہ سے مراد ایسا پروگرام یا اصول ہے جس کی بنیاد فلسفہ یا علم پر ہو اور جس میں انسانی زندگی کے سیاسی، تہذیبی اور معاشرتی پہلوؤں کے مسائل کو حل کرنے کے لیے منصوبہ پیش کیا گیا ہو۔

نظریہ پاکستان کا مفہوم

نظریہ پاکستان کا مفہوم یہ ہے کہ پاکستان ایک نظریاتی مسئلہ ہے جس کی بنیاد اسلام پر رکھی گئی ہے۔ دین و اسلام ہی وہ فلسفہ یا پروگرام ہے جو لاکھوں اور سو کروڑوں مسلمانوں کو تحریک پاکستان اور قیام پاکستان کا باعث بنا۔

برائے جماعت دہم

151

آئینہ سوس

سوال 2: نظریہ پاکستان کی تعریف کریں۔ اس کے پس منظر، مانعہ اور بنیادی اصولوں کی وضاحت کریں۔

جواب: نظریہ پاکستان کی تعریف

نظریہ پاکستان کی تعریف درج ذیل ۱۲ اور سے دی گئی۔

1. قرآن و سنت کے مطابق معاشرہ کی تخلیق

نظریہ پاکستان ایک ایسے معاشرہ کی تخلیق کا نام ہے جس کی بنیاد قرآن مجید و سنت رسول کے اصولوں پر رکھی گئی ہو۔

2. ایک عالمگیر اسلامی انقلاب

نظریہ پاکستان جغرافیائی حدود سے بالاتر ایک عالمگیر اسلامی انقلاب ہے۔

3. گمراہ قوم کی بنیاد پر قوم کی تخلیق

نظریہ پاکستان قوم کی تخلیق، تشکیل گمراہ قوم کی بنیاد پر ہے۔

4. ایک تجربہ گاہ کے حصول کے لیے سوچ کا نام

نظریہ پاکستان اسلام کے شہری اصولوں پر مبنی ہے۔ اس کے لیے ایک تجربہ گاہ کے حصول کے لیے سوچ کا نام ہے۔

5. اقدار کی حفاظت کے لیے اقدامات کا نام

نظریہ پاکستان مسلمانان برصغیر پاک و ہند کی معاشرتی، سیاسی، تمدنی اور مذہبی اقدار کی حفاظت کے لیے ایسے اقدامات کا نام ہے۔

6. مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت

نظریہ پاکستان دنیا بھر کے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کرنے والے ایک عالمگیر تحریک کا نام ہے۔ ایک ایسا قلعہ جو مسلمانوں میں نظم و ضبط کے فروغ اور اتحاد کا باعث بنے۔

7. اتحاد بین المسلمین کی عملی کوشش کا نام

قومی شناخت، جو ہم سمجھتے ہوئے پاکستان میں اسلام کی سر بلندی و غلبہ دہ
سمانوں میں اتحاد و اتفاق کے لیے کوشش کرنے کی عملی کوشش کا نام ہے۔

8. اسلامی اقدار کو عملی طور پر اپنانے کا نام

حقیقت میں اسلامی قدرتی و کجی بول اور ان اقدار کو عملی طور پر اپنانے کا نام ہے۔
پاکستان ہے۔

9. اسلامی اقدار و نظریات کے تحفظ کے لیے ایک انگ خطہ زمین کا حصول

نظریہ پاکستان سے مراد: برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کے لیے ایک ایسے ایک
خطہ زمین کا حصول ہے جس میں مسلمان قوت مند و مست رہ سکیں اور وہی میں اسلامی نظریات و
اقدار کا تحفظ کر سکیں اور ان کو فروغ دے سکیں۔

نظریہ پاکستان کا پس منظر

پاکستان ایک طویل اور مسلسل جدوجہد کے نتیجے میں وجود میں آنے والا ایک
نظریاتی نمونہ ہے جس کی بنیادیں اسلامی نظریہ حیات اور اسلامی فلسفہ پر قائم ہیں۔ برصغیر
پاک و ہند کے معاشرتی، سیاسی اور تہذیبی پس منظر میں اسلامی فلسفہ زندگی کی بنیاد پر دو قوموں
کا تصور ہی نظریہ پاکستان ہے۔ اسی تصور نے مسلمانوں کو احساس دیا کہ وہ اپنے لیے ایک
ایک وطن حاصل کریں۔

نظریہ پاکستان کا مآخذ

نظریہ پاکستان کا اصل مآخذ نور محمد اسلام ہے۔ پاکستان کا نظام حکومت چلانے
کے لیے حقیقی رہنمائی اسلام سے حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ اسلام ایک مکمل مذاہنہ حیات ہے۔
اسلام ہر قوم، ہر وطن، ہر دور، ہر قوم کے لیے رہنما اصول فراہم کرتا ہے۔ اسلام کے رہنما اصولوں

میں ملے ہوئے وقت کے تقاضوں کا جائزہ اپنے کی عملی صلاحیت سے لے کر۔

نظریہ پاکستان کے بنیادی اصول

1. اسلام

جو ایک حقیقت ہے کہ پاکستان کا قیام ہی اسلام کے خدا کی جہاں میں "پاکستان" اس نظریہ پاکستان میں اسلام کو دی درجہ حاصل ہے جو روح کو جسم میں حاصل ہے۔ مسلمانانِ برصغیر پاک و ہند نے اپنے لیے ایک الگ آزاد خطہ زمین کا مطالبہ کیا تھا کہ وہ اپنی آزادیوں کے لیے وہی اسلام نافذ کر سکیں جس پر وہ ایمان رکھتے ہیں۔

2. دو قومی نظریہ

تحریک پاکستان میں دو قومی نظریہ کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ دو قومی نظریہ سے مراد یہ ہے کہ مسلمان اور ہندو دو الگ قومیں ہیں۔ دونوں کی تہذیب و مذہب "مذہبِ انسانی" کے تحت آئیں، نظریات اور تصورات جدا جدا ہیں۔ ان دونوں کی مذہبی اور معاشرتی رسومات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ نہ یہ آپس میں شریاں کر سکتے ہیں اور نہ ہی مل کر ایک رشتہ کھانا کھا سکتے ہیں۔ قائد اعظم نے فرمایا "قوم کی ہر تعریف اور تشریح کی رو سے مسلمانانِ برصغیر ایک قوم ہیں۔ لہذا ان کا ایک الگ وطن الگ طاقت اور ایک پیوندہ ریاست ہونی چاہیے جہاں وہ اسلام کے اصولوں کے مطابق اپنی زندگی بسر کر سکیں۔"

3. نظامِ جمہوریت

نظریہ پاکستان کی رو سے ملک کا سیاسی نظام جمہوریت سے اور جمہوریت کا یہ اصول اسلام ہی سے لیا گیا ہے کیونکہ از روئے اسلام کسی بھی شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں کی مرضی کے بغیر ان پر ستم رانی کرے۔ اس اعتبار سے پاکستان کے عوام اپنی مرضی اور آزادانہ رائے سے اپنے حکمرانوں کا انتخاب کریں گے اور منتخب نمائندے عوام کی بہتری، بہبود اور فلاح و بہبود کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں نظامِ حکومت

معاشی معاملات

154

انٹرنیٹ

بلانے کے پابند ہوں گے۔

4. معاشی بدل

عوام کی معاشی صلاح و بہبود نظریہ پاکستان کا ایک بنیادی اصول ہے۔ اسلام ہ معاشی بدل کا نظام ایک مثالی نظام ہے اور جدید فلاحی ریاست کے نقطہ نظر کے قریب تر ہے۔ لہذا اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں تمام شعبوں کو بنیادی معاشی ریاست کی فراہمی کو یقینی بنانا حکومت کی ذمہ داری قرار دی گئی ہے۔

5. طرز معاشرت

نظریہ پاکستان ایک خاص طرز معاشرت، تمدنی و فاضلہ عام ہے۔ پاکستان کے مسلمانوں کی طرز معاشرت اور فہم یہ ہے کہ اسلام ہ انسانیت کے مطابق تمام رسم و رواج اور طرز پتے پاکستان کے مسلمانوں کا ثقافتی و مذہبی ہیں۔ سوال 3: فلاحی ریاست کے لیے نظریہ پاکستان کی اہمیت اُجگر کریں۔

جواب: فلاحی ریاست کے لیے نظریہ پاکستان کی اہمیت

نظریہ پاکستان فلاحی ریاست کے لیے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اس کی اہمیت کے لیے نظریہ پاکستان کی اہمیت اور فاضلہ عام ہے۔

1. قرآن و سنت کی پیروی

پاکستان کی بنیاد قرآن و سنت پر ہے۔ لہذا ہمیں قرآن و سنت کے احکامات پر عمل کرنا چاہیے۔ قرآن مجید ہمارا رہنما ہے۔

سورۃ النور میں ہے: "وہو ہرے پر قادر ہے۔"

پاکستان ایک فلاحی ریاست ہے اس کی صورت بن سکنا ہے جب ہم یہ مان لیں کہ جو کائنات اللہ تعالیٰ کی مافی ارضی ہے اور وہی اس کا مالک و مختار ہے کیونکہ اس طرح یہ سہ جاری دین اور آخرت سنور سکتی ہے۔

2. اتحاد عالم اسلام

پاکستان کا نظریہ سب کو اتحاد عالم اسلام کی دعوت دیتا ہے۔ اس نظریہ کے مطابق ہمیں نسل، علاقہ، زبان، قہ و غیرہ سب امتیازات ختم ہو جاتے ہیں۔ دنیا کے تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اگر اتحاد عالم اسلام کے نظریہ کو عمل میں لایا جائے تو پاکستان ایک تلالی ریاست بن سکتا ہے۔

3. ترقی

ایک تلالی ریاست کی ترقی اور نشوونما کے لیے مضبوط عقیدہ و لائحہ عمل اور نصب العین کی ضرورت ہوتی ہے۔ نئے پاکستان ہمیں یہ چیزیں دیتا ہے۔ دنیا کے مختلف پہلوؤں اور زندگی کے مختلف شعبوں میں یہ نئے ترقی کی طرف لے جاتا ہے۔ نظریہ پاکستان ہماری تہذیب و ثقافت کے عین مطابق ہے۔ دو قومی نظریہ ہمیں دوسرے لوگوں سے جدا کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ ہمارا سن سنائیے: "میں کھانا پھانا عہدات دوسرے مذاہب سے الگ ہیں اور درست ہیں۔ چینی ہا تھ نیلی اور نیکی دانی ہر مسلمان کے لیے ہے۔"

سوال 4: قومی یکجہتی کا مفہوم بیان کریں اور اس کے فروغ کے لیے ضروری اقدامات درج فرمائیے۔

جواب: قومی یکجہتی و یکگت

قومی یکجہتی سے مراد قوم کے مختلف حصوں و گروہوں میں وحدت و یکگت اور ہمبستگی کا پایا جاتا ہے۔ کوئی بھی ملک ان وقت تک نہ ترقی کر سکتا ہے جب تک اس کے شہریوں میں ہمبستگی نہ ہو۔ ایکار کے ساتھ ساتھ ہر قوم میں ہمبستگی ہونی چاہیے۔ اور مصیبت نے قوموں کو جہاں سے ترقی پاتی ہے اس طرح بیاں کیا جاسکتا ہے۔

قومی یکجہتی سے مراد یہ ہے کہ کسی قوم کے اندر اتحاد یکجہتی اور تنظیم و استحکام کی وہ بنیاد ہے جس کی وجہ سے وہ اپنی آزادی اور

آئینہ نسکی | 198 | دوسرے عوامیت خبر اور ہم

قومی وقار کو برقرار رکھنے کے قابل ہوتی ہے۔ یہاں پر والی خبروں کا
مقابلہ اور اندھولی گفتگوں کا مدیا آپ کر سکتے ہیں۔ (نور میں ہوا ہے)
”قومی آئینی سے مراد ہمارا اس کے علاوہ گروہوں کا وہ احساس ہے جس کی بنیاد وہ ذاتی
مرد و عورتی طاقتوں، معاشات سے بااثر اور کرا تاں، خدا کے لیے سزا میں نہ جاتے ہیں۔“
”کسی ملک میں اس کے مختلف طاقتوں میں مختلف شکست و فتنت نہ ہائیں نہ گھٹا نہیں
ہوں لیکن میں ملل لحاظ سے تعاون اٹھانے تک ہو۔ اس کی میں معاشات پر ایک ہی راستے ہو تو
ہم اسے قومی یکجہی کہتے ہیں۔“

فروع کے لیے ضروری اقدامات

1. اسلام سے تعلق

دین اسلام کی تعلیمات سے ہمیں امتداد و اتحاد ملتی رہی تکت کا سبق ملتا ہے۔ دین
اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنے سے ہم خود کو ملکتی ہو کر چہ بنائیں سندھی، بلوچی اور پنجاب
میں بہت سے طور طریقے طرز معاشرت اور خاندانی تعلیمات مختلف ہیں لیکن یہ سب اسلام
کے رشتے میں منسلک ہونے کی وجہ سے جوائی صافی ہیں۔ اگر ہم اسلامی تعلیمات کے مطابق
ایک دوسرے سے تعاون کریں گے ایک دوسرے کی مدد کریں گے اور ہمارے اندر اخوت کا
جذبہ بھی ہو تو ہمارے تمام اختلافات کا خاتمہ ہو جائے گا۔

2. نظریہ پاکستان کو سمجھنا

ہماری کامیابی کے لیے یہ بات بہت ضروری ہے کہ ہم نظریہ پاکستان کو اچھی طرح
سمجھ لیں کیونکہ نظریہ پاکستان ہی ہمارا تکیا ہے۔ ہمارے لیے نظریہ پاکستان کو سمجھنا اس
لیے بھی ضروری ہے تاکہ ہم اپنی قومی مناسبت کو جس پشت ڈال کر صوابیت کا شکار نہ
ہو جائیں۔ ہماری نئی نسل کو ہموار پاکستان کی وجہ اور اس کے حصول کے لیے دی جانے والی
قربانیوں اور محنتوں پر اجماع کے بارے میں علم ہو چکا ہے۔ تاکہ وہ اس کے استحکام اور ترقی
کے لیے متحد ہو جائیں۔

3. قائد اعظم کے فرمودات پر عمل

پانی پاکستان قائد اعظم نے دن رات کام کر کے ہمارے لیے پاکستان کا حصول ممکن بنایا۔ آپ نے پاکستان کی سالمیت تحفظ اور بقاء کے لیے مسلمانوں کو اخوت اور بھائی چارے کا درس دیا۔ آپ نے مسلمانوں کو تعلقین کی کہ وہ آپس میں اتحاد اور یکجہتی پیدا کریں۔ تہذا پاکستان کے عوام و خواص کا فرض ہے کہ وہ ان کے فرمودات پر عمل کریں۔

4. پاکستان ایک مقدس امانت

ہم سب پاکستانیوں کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ پاکستان ایک مقدس اور پاکیزہ امانت ہے اور اس امانت کی حفاظت کرنا ہم سب کا قوی فریضہ ہے۔ ہمارا مقصد خواہ کسی بھی صوبہ سے ہو اور ہم کسی بھی علاقے میں رہتے ہوں۔ ہمارا اولین فرض یہ ہے کہ ہم پاکستانی بن کر سوچیں۔ صوبائی یا ذاتی مفاد کو پس پشت ڈال کر قومی مفاد کو پیش نظر رکھیں۔

5. جذبہ حب الوطنی

قومی اتحاد اور یکجہتی کے لیے ضروری ہے کہ وطن سے محبت کی جائے کیونکہ اگر وطن نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ ہمیں اس بات کو اچھی طرح جان لینا چاہیے کہ پاکستان ایک طویل اور مسلسل جدوجہد کے بعد حاصل کیا گیا۔ اس کے حصول کے لیے بے شمار جانیں قربان ہوئیں اس لیے یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم سچے محبت وطن بنیں اور متحد ہو کر اس کی حفاظت کریں۔

6. ذرائع نشر و اشاعت کا صحیح استعمال

موجودہ دور میں ذرائع ابلاغ اور نشر و اشاعت قومی یکجہتی کے فروغ کے لیے بہت اہم ہیں۔ اگر ان وسائل کو مثبت انداز میں استعمال میں لایا جائے تو یہ لوگوں میں جذبہ حب الوطنی پیدا کر سکتے ہیں اور اسلامی بھائی چارے اور اسلامی طرز زندگی کو فروغ دے سکتے ہیں۔

7. قومی زبان کی ترویج

ملک میں ایک مشترکہ زبان کی ترویج بھی قومی یکجہتی کو فروغ دینے کے لیے بہت ضروری ہے۔ قائد اعظم نے شروع ہی میں پاکستان کے لیے ایک قومی زبان یعنی اردو کو پسند

کیا تھا کیونکہ ایک مشترکہ قومی زبان مختلف رنگ و نسل کے لوگوں کے مابین اتحاد و یکجہت کا شعور اجاگر کرنے کا اہم ذریعہ ہے اور اس طرح ان میں ایک ہونے کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ مقامی زبانوں کی ترقی بھی ضروری ہے۔ انہیں بھی ترقی کے مواقع ملنے چاہئیں لیکن قومی زبان پر توجہ زیادہ ہو۔

8. صوبائیت پرستی کا خاتمہ

صوبائیت پرستی ایک ایسی برائی اور لعنت ہے جو ملک میں صفٹ اور اعتبار پیدا کر کے قومی اتحاد کو پارہ پارہ کر دیتی ہے۔ پاکستان میں ایسے خود غرض سیاست دانوں کی کمی نہیں ہے جو اپنے مخصوص مقاصد کے حصول کے لیے صوبائیت اور علاقائیت پرستی کو ہوا دیتے ہیں۔ اس قسم کے رجحانات کی نفی کے ساتھ جوصلہ رکھنی چاہیے۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمیں اس قسم کے رجحانات کی صحیح کنٹرول کے لیے ہر وقت تیار اور مستعد رہنا چاہیے۔

9. اسلامی جمہوری روایات کا تحفظ

اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق سب مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں۔ ایک مومن کو تعلقین کی گئی ہے کہ جو کچھ وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ وہی کچھ دوسرے بھائی کے لیے بھی پسند کرے۔ اسلام مسلمانوں کو مساوات، اتحاد، صلہ رحمی اور ایمان کی تعلیم دیتا ہے۔ ہم ان اسلامی تعلیمات پر عمل کر کے اور اسلامی جمہوری روایات کا تحفظ کر کے معاشرے اور ملک میں اتحاد و یکجہتی و یکجہت کی قضا پیدا کر سکتے ہیں۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم نئی نسل کو بھی اپنی شاندار اسلامی جمہوری روایات سے آگاہ کریں تاکہ قومی یکجہتی کو فروغ دیا جاسکے۔

10. نظام تعلیم

ہمارا نظام تعلیم بھی با مقصد اور ملکی نظریات سے ہم آہنگ ہونا چاہیے۔ نظام تعلیم ایسا ہو کہ وہ طلبہ میں اخوت، محبت اور یکجہت پیدا کرے۔ ان سے نفرت، تعصب و تشدد کو ختم

کرے۔ ہمارے نظام تعلیم کے چند قومی مقاصد ہوں جن کی وجہ سے پوری قوم میں یکجہتی پیدا ہوتی چاہیے۔ نظام تعلیم میں نصاب اہم چیز ہے۔ اس سے غیر اسلامی چیزیں خارج کی جائیں۔ نصاب کو اسلامی رنگ دیا جائے۔

11۔ پسماندہ علاقوں کی ترقی

حکومت کو چاہیے کہ وہ ملک کے تمام حصوں پر توجہ دے اور پورے ملک کی ترقی و بہبود کے پروگرام مرتب کرے لیکن جو علاقے زیادہ پسماندہ ہوں۔ ان پر زیادہ توجہ دے جائے اور ان میں اساسی محرومی پیدا نہ ہونے دیا جائے۔ اس سے یکجہتی میں اضافہ ہوگا۔

سوال 5: تحریک پاکستان کے حوالے سے درج ذیل شخصیات کا کردار واضح کریں

(الف) سر سید احمد خان (ب) ڈاکٹر علامہ محمد اقبال

(ج) قائد اعظم محمد علی جناح

(الف) سر سید احمد خان

جواب:

پیدائش و ابتدائی تعلیم:

سر سید احمد خان 17 اکتوبر 1817ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق ایک مہتمم گھرانے سے تھا۔ آپ کے والد محترم کا نام سید محمد تقی تھا۔ بچپن میں مروجہ تعلیم حاصل کی۔

ملازمت

سر سید احمد خان کو اپنے والد کی وفات کے بعد ایسٹ انڈیا کمپنی میں ملازمت کرنی پڑی۔ دوران ملازمت آپ نے غلامی، غلامی محنت اور خدو ادا و صلہ جینوں کی وجہ سے ترقی کی۔ آپ کو 1846ء میں صدر امین مقرر کر دیا گیا۔ پھر 1854ء میں دہلی سے مجبور بھیجا گیا۔ 1858ء میں صدر الصدور کے عہدے پر ترقی دے کر مراد آباد بھیج دیا گیا۔

وفات

ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد سر سید احمد خان علی گڑھ میں سکونت پذیر ہو گئے

اور 1858ء میں علی گڑھ میں یہ وہ تپاں۔

تحریک پاکستان کے حوالے سے سرسید احمد خان کی خدمات

1857ء کی جنگ آزادی کے بعد مسلمان مایوس ہو چکے تھے۔ اس کی معاشی، معاشرتی اور سیاسی حالت بہت خراب تھی۔ آپ نے انہیں حوصلہ دیا۔ انہوں نے مسلمانوں کی خدمت کے لیے تعلیم ایک ذریعہ بنایا۔ انہوں نے مسلمانوں کی خدمت زندگی کے ہر پہلو سے ان کی جہ سے پاکستان معرّفہ وجود میں آ گیا۔ تحریک پاکستان کے حوالے سے ان کی چند خدمات درج ذیل ہیں:

1. انگریزوں اور مسلمانوں کے درمیان نفرت کے خاتمہ کی کوشش

سرسید احمد خان نے انگریزوں اور مسلمانوں کے درمیان پائی جانے والی نفرت کو ختم کر کے اور انگریزوں کی مسلم دشمنی کی پالیسی کو بدلنے کے لیے دو کتابیں لکھیں۔ ان میں سے ایک کتاب کا نام ”رسالہ اسباب جنات“ ہے دوسری کتاب کا نام ”بہار مسلمان“ ہے۔

2. اسلام اور عیسائیت کے درمیان مشابہت کو ثابت کرنا

سرسید احمد خان نے ”تین اہکلام“ کے نام سے انجیل کی تفسیر لکھی تاکہ اسلام اور عیسائیت میں پائی جانے والی مشابہت ثابت ہو سکے۔

3. رسالہ احکام طعام الملک کتاب

اس رسالے میں سرسید احمد خان نے اس بات کو ثابت کیا کہ مسلمان اور عیسائی مل کر کھانا کھا سکتے ہیں۔

4. فارسی مدرسہ کا قیام

سرسید احمد خان نے 1859ء میں مراد آباد کے مقام پر ایک فارسی مدرسہ قائم کیا۔

5. غازی پور میں انگریزی سکول کا قیام

سرسید احمد خان نے 1863ء میں غازی پور کے مقام پر ایک انگریزی سکول قائم کیا۔

6. غازی پور میں سائنٹیفک سوسائٹی کا قیام

سر سید احمد خان نے غازی پور میں سائنٹیفک سوسائٹی قائم کی۔ اس سوسائٹی کے قیام کا مقصد انگریزی ادب کی اردو زبان میں منتقلی تھی۔

7. علی گڑھ الہی ٹیوٹ گزٹ کا اجراء

یہ ایک اخبار تھا جو کہ 1866ء میں سائنٹیفک سوسائٹی کے زیر اہتمام جاری کیا گیا۔

8. انگلستان کے نظام تعلیم کا جائزہ اور انجمن ترقی مسلمانان ہند کا قیام

سر سید احمد خان 1869ء میں اپنے بیٹے سید محمود کے ساتھ انگلستان کے دورے پر گئے۔ وہاں کے نظام تعلیم کا اظہار غازی پور اخبار اور 1870ء میں انگلستان سے واپسی کے بعد ایک ادارے کی بنیاد رکھی۔ اس ادارے کا نام ”انجمن ترقی مسلمانان ہند“ تھا اور اس ادارے کے قیام کا مقصد ہندوستان کے مسلمانوں کو جدید علوم کی تعلیم دینا تھا۔

9. رسالہ تہذیب الاخلاق کی اشاعت

سر سید احمد خان نے 1870ء میں ایک رسالہ شائع کیا جس کا نام ”رسالہ تہذیب الاخلاق“ تھا۔ اس رسالے کی اشاعت کا مقصد مسلمانوں کو مروجہ معاشرتی آداب و اصولوں اور طور طریقے بتانا تھا تاکہ مسلمانوں اور انگریزوں میں دوری ختم کرنا تھا۔

10. ایم۔ اے۔ او ہائی سکول کا قیام

سر سید احمد خان کی بہترین خدمت علی گڑھ کے مقام پر ایم۔ اے۔ او ہائی سکول قائم کرنا ہے۔ اس سکول کو 1877ء میں کالج بنادیا گیا۔ پھر 1920ء میں یہ کالج یونیورسٹی بن گیا۔ یہ یونیورسٹی ”مسلم علی گڑھ یونیورسٹی“ کہلاتی ہے۔ سر سید احمد خان کے قائم کردہ ان تعلیمی اداروں نے مسلمانوں کو اعلیٰ تعلیم فراہم کی۔ انہی لوگوں نے تحریک پاکستان میں نمایاں حصہ لیا اور پاکستان معرض وجود میں آیا۔

11. آل انڈیا محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کا قیام

1886ء میں سر سید احمد خان نے ایک غیر سیاسی تنظیم ”آل انڈیا محمدن ایجوکیشنل

ہماری جماعت چیمبر

182

آئینہ

کانفرنس قائم کی۔ اس تقسیم کے قیام کا مقصد مسلمانوں پر صغیر کے لیے تعلیمی ترقی کے مختلف اقدامات کرنا اور اس میں تعلیمی جذبہ اور شوق کو ابھارنا تھا۔

12. مسلمانان ہند کے لیے لفظ "قوم" کا استعمال
سر سید احمد خان وہ شخصیت ہیں جنہوں نے جنوبی ایشیاء میں مسلمانوں کے لیے سب سے پہلے "قوم" کا لفظ استعمال کیا۔

13. دوقومی نظریے کی بنیاد
سر سید احمد خان نے 1867ء میں بنارس میں ہندی اُردو جھگڑے کی بنیاد پر دوقومی نظریے کی بنیاد رکھی۔ ہندوستان کی تقسیم اسی دوقومی نظریے کی بنیاد پر عمل میں آئی۔
سر سید احمد خان کی ان تمام کوششوں سے مسلمانان برصغیر کو یک نیا جذبہ اور حوصلہ ملا۔ تحریک علی گڑھ نے مسلمانوں کے قومی شخص کو بھل گیا اور انہیں سیاسی حقوق دیئے۔ اسی تحریک کی بدولت مسلمانان ہند کے معاشرتی وقار میں اضافہ ہوا اور پاکستان ظہور میں آیا۔

(ب) ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ

تعارف

علامہ محمد اقبالؒ کا شمار ان عظیم شخصیات میں ہوتا ہے جن کو پاکستانی قوم عقیدت و احترام کی نظروں سے دیکھتی ہے۔ علامہ اقبال صرف ایک فلسفی اور شاعر ہی نہ تھے بلکہ ترجمان اسلام اور سیاست دان بھی تھے۔ برصغیر کے مسلمانوں کو ایک علیحدہ اسلامی مملکت کا واضح اور خوش تصور سب سے پہلے علامہ اقبالؒ نے اپنے خطبہ الہ آباد میں دیا۔

پیدائش

علامہ اقبالؒ 9 نومبر 1877ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق ایک دین دار گھرانے سے تھا۔ آپ کے والد محترم کا نام شیخ نور محمد تھا۔ شیخ نور محمد ایک متقی اور نیک انسان تھے۔ آپ کے استاد کا نام سید میر حسن تھا جن کی تربیت کا آپ پر بہت گہرا اثر مرتب ہوا۔

ہماری جماعت دوم

163

آئینہ عکس

تعلیم

سیالکوٹ میں میرے کالج سے ایف۔ اے کرنے کے بعد آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے اور ایم اے فلسفہ کے امتحانات پاس کیے۔ پھر اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے 1905ء میں یورپ کے سفر پر روانہ ہوئے۔ انگلینڈ سے بار ایٹ لاء کا امتحان پاس کیا اور میونخ یونیورسٹی جرمنی سے بی۔ اے۔ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد آپ وطن واپس آئے۔

ملازمت

وطن واپس آنے کے بعد آپ نے کچھ عرصہ گورنمنٹ کالج لاہور میں تدریسی خدمات سرانجام دیں لیکن جلد ہی اس ملازمت کو چھوڑ دیا اور نکالت کا پیشہ اختیار کر لیا۔

پنجاب اسمبلی کی زکینیت

علامہ اقبالؒ پنجاب اسمبلی کے رکن بھی رہے۔

وفات

علامہ اقبالؒ نے 21 اپریل 1938ء کو وفات پائی۔ آپ کو لاہور کی تاریخی بادشاہی مسجد کے سامنے دفن کیا گیا۔

خدمات

علامہ اقبالؒ نے تحریک پاکستان میں جو نمایاں خدمات سرانجام دیں ان کا جائزہ مندرجہ ذیل ہے

1. مسلمانوں میں بیداری پیدا کرنا

تاریخ پاکستان میں علامہ اقبالؒ کا ایک اہم مقام ہے۔ آغاز میں آپ ہندو مسلم اتحاد کے حامی تھے۔ آپ کے ابتدائی اشعار میں اس بات کی عکاسی ہوتی ہے۔ بعد میں یورپ کی اعلیٰ تعلیم نے آپ کے خیالات بدل دیے اور اپنے اشعار کے ذریعہ سے آپ نے

مسلمانوں میں بیداری پیدا کی۔ آپ کی یہ خواہش تھی کہ پورا عالم اسلام متحد ہو جائے۔

2. مسلمانوں کی الگ آزاد ریاست کا تصور پیش کرنا

علامہ محمد اقبال کو تصور پاکستان کا خالق اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ 1930ء میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں جو کہ الہ آباد کے مقام پر منعقد ہوا اپنے صدارتی خطبہ میں مسلمانوں کے لیے ایک الگ آزاد ریاست کے قیام پر روشنی ڈالی۔ آپ نے کہا کہ ہندوستان کے مسلمان دوسری تمام قوموں سے الگ ایک قوم ہیں اور ہندو مسلم تعلقات کا واحد حل یہی ہے کہ مسلم اکثریت کے علاقوں یعنی پنجاب، سندھ، بلوچستان اور شمال مغربی سرحدی صوبہ میں ان کی اسلامی ریاست بنادی جائے۔

3. گول میز کانفرنس میں شرکت

علامہ اقبالؒ نے دوسری گول میز کانفرنس میں شرکت کر کے مختلف راہنماؤں کو اپنے خیالات کے بارے میں بتایا۔

4. قائد اعظم سے وطن واپسی کی درخواست

قائد اعظم ہندوستان کے حالات سے بد دل ہو کر انگلینڈ چلے گئے تو آپ نے 1934ء میں انہیں ہندوستان آنے کی دعوت دی تاکہ وہ مسلم لیگ کی قیادت کر سکیں۔ قائد اعظم واپس آئے اور مسلم لیگ کی قیادت کی۔ 1947ء میں پاکستان بن گیا۔

(ج) قائد اعظم محمد علی جناح

پیدائش اور ابتدائی تعلیم

قائد اعظم محمد علی جناح کی پیدائش کراچی میں ہوئی۔ آپ 25 دسمبر 1876ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام یونہی جناح تھا جو کاروبار کرتے تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کرنے کے بعد دس برس کی عمر میں سندھ مدرسہ ہائی سکول کراچی میں داخلہ لیا اور 1892ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔

لنن ان یونیورسٹی سے قانون کی تعلیم

میزرک کے بعد آپ نے قانون کی تعلیم لندن کی لنن ان یونیورسٹی سے حاصل کی اور 1896ء میں وطن واپس آ گئے۔

بمبئی (ممبئی) میں وکالت

جب آپ 1896ء میں وطن لوٹے تو مالی حالات اچھے نہ ہونے کی بناء پر بمبئی (ممبئی) میں وکالت کا آغاز کیا۔

کانگریس میں شمولیت

1906ء میں کانگریس کے صدر دادا بھائی نوروجی کے کہنے پر آپ کانگریس میں شامل ہو گئے۔

مسلم لیگ میں شمولیت

1913ء میں سیدوز ہر حسن کے کہنے پر مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔

پاکستان کے پہلے گورنر جنرل

1947ء میں قیام پاکستان کے بعد پاکستان کے پہلے گورنر جنرل بنے۔

وفات

قائد اعظم محمد علی جناح نے 11 ستمبر 1948ء کو وفات پائی۔ آپ کا مزار کراچی میں ہے۔

خدمات

1. مسلمانوں کے لیے ہندوؤں سے جداگانہ انتخاب کا حق منوانا

1916ء میں قائد اعظم نے یثاق کھنن کے تحت دونوں قوموں (ہندوؤں اور مسلمانوں) کو آپس میں متحد کر دیا مسلمانوں کے لیے ہندوؤں سے جداگانہ انتخاب کا حق منوا لیا اور "مسٹر اسن" کا خطاب دیا۔

2. رولٹ ایکٹ کے خلاف آواز بلند کرنا

1919ء میں برٹش رولٹ نے ایک ایکٹ پاس کر دیا جسے رولٹ ایکٹ کا نام دیا گیا یہ ایک کارٹون تھا جس میں انتخابیہ کو لاکھود و اختیارات دیئے گئے اور شہریوں کے حقوق پامال کیے گئے۔ قائد اعظم نے اس کے خلاف آواز بلند کی اور حکومت برطانیہ سے کہا کہ جو قوم اس کے زمانے میں کالے قانون بناتی ہے وہ مہذب قوم نہیں ہو سکتی۔

3. تجاویز دہلی

1927ء میں تجاویز دہلی میں قائد اعظم نے جداگانہ انتخاب کے حق سے دست بردار ہو کر ہندوؤں سے دیگر بہت زیادہ تکنیکی مراعات حاصل کر لیں۔

4. نہرو رپورٹ کو مسترد کرنا

1928ء میں نہرو رپورٹ کو مسترد کر کے 1929ء میں چند وثائق پیش کیے۔ جس سے پاکستان کی منزل متعین ہوئی۔

5. گول میز کانفرنس میں شرکت

گول میز کانفرنسوں (1930-31ء) میں شرکت کر کے مسلمانوں کے قومی شخص کو برقرار رکھا۔

6. مسلم لیگ کی تنظیم نو

1934ء میں مردہ مسلم لیگ میں جان ڈال کر تحریک آزادی کو آگے بڑھایا۔

7. قومی نظریے کی وضاحت

1940ء میں منو پارک مسلم لیگ کے اجلاس میں قرارداد لاہور سے ایک دن پہلے رو قومی نظریے کی وضاحت کی جو پاکستان کی بنیاد بنا۔

8. مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان مفاہمت کی کوششیں

1940ء سے 1945ء کے درمیانی عرصہ میں ایک طرف حکومت اور سیاسی

جماعتوں کے درمیان اور دوسری طرف مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان مناجات پیدا کرنے کی کئی کوششیں کیں۔ جن میں کرپس مشن کانگریس، جناح مذاکرات اور شملہ کانفرنس قابل ذکر ہیں۔

9. 1945-1946ء کے مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات میں کامیابی

1945-1946ء کے مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات میں کامیابی

آئینہ سوسائٹی کی محنت کا ثمر ہے۔ انہوں نے دونوں قوموں (انگریزوں و ہندوؤں) کی سہولتوں کا جال تھک کر آخر کار ہاؤس آف کمیونس نے 3 جون کا منصوبہ پیش کر کے قیام پاکستان کی جانی ہوئی اور 14 اگست 1947ء کو پاکستان عالم وجود میں آ گیا۔

سوال 6: مسلم لیگ کے قیام کا پس منظر کیا تھا؟ نیز اس کے قیام کے مقاصد اور اہمیت پر روشنی ڈالیں۔

جواب: مسلم لیگ کے قیام کا پس منظر

1905ء میں لارڈ کرزن نے بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ تاکہ ہر حصے میں انتظام بہتر طریقے سے چلایا جاسکے۔ اس تقسیم سے مسلمانوں کو فائدہ حاصل ہوا۔ ہندو مسلمانوں کے فائدے کی کوئی بات ہرگز برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ لہذا انہوں نے اس تقسیم کے خلاف سخت احتجاج شروع کر دیا۔ مسلمانوں نے ہندوؤں کی مخالفت انگریزوں کی آئینی اصلاحات کے رجحان اور شملہ وفد کی کامیابی کے پیش نظر اپنے سیاسی مقاصد کے تحفظ کے لیے ایک سیاسی جماعت بنانے کے بارے میں سوچا۔ لہذا دسمبر 1906ء میں دھاکہ کے مقام پر محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کے سالانہ اجلاس کے موقع پر ایک سیاسی جماعت کے قیام پر غور و فکر کیا گیا اور 30 دسمبر 1906ء کو نواب وقار الملک کی زیر صدارت ہونے والے اجلاس میں نواب سلیم اللہ کی تحریک پر آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا۔

سر آغا خان اس کے پہلے صدر اور نواب محسن الملک سیکرٹری اور وقار الملک اس کے جوائنٹ سیکرٹری مقرر ہوئے۔ اس کا پہلا ہفتا ہوا اجلاس دسمبر 1907ء کو کراچی میں ہوا۔

ہمارے جماعت چیم ورنم



آئینہ سبکی

مسلم لیگ کے قیام کے مقاصد

مسلم لیگ کے قیام کے منہ صدورج ذیل تھے

1. وقاداری

انگریزوں اور مسلمانوں کے درمیان غلط فہمیوں کو دور کرنا، حکومت کے ساتھ تعلقات کو بہتر بنانا اور ہندوستان کے مسلمانوں میں جذبہ وقاداری پیدا کرنا۔

2. حقوق اور مفادات کا تحفظ

مسلمانوں کے سیاسی حقوق اور مفادات کا تحفظ کرنا اور اس کو مناسب طریق سے حکومت کے سامنے پیش کرنا۔

3. اقوام سے تعلقات

ہندوستان میں رہنے والے دیگر تمام اقوام سے اچھے تعلقات پیدا کرنا۔ ان سے تعاون اور ہم آہنگی پیدا کرنا۔

1913ء میں مسلم لیگ کے تاسیس میں جدید ملی کردہی گئی اور یہ تاسیس ہوئے۔

(1) حکومت کی خود اختیاری کے لیے کوشش کرنا

(2) لوگوں میں عوامی خدمت کا جذبہ پیدا کرنا



مسلم لیگ کے قیام کی اہمیت

مسلم لیگ 1906ء میں قائم ہوئی۔ مسلم لیگ کی قیادت میں تحریک پاکستان شروع

ہوئی اور 1947ء میں پاکستان وجود میں آ گیا۔ اس کی ابتداء سے لے کر اب تک اس کی

افزائیت و اہمیت میں اضافہ ہوا جو درج ذیل ہے

1. اتحاد

مسلم لیگ کے قیام سے قبل مسلمانوں کی سیاسی حالت بہت ہی خراب تھی۔ وہ

ہمارے عاصرت میں

169

آئینہ

احساس کتری میں جلا ہو چکے تھے کیونکہ ان کے حقوق کے لیے کوئی بھی آواز بلند کرنے والا نہ تھا۔ مسلم لیگ نے انہیں اعتماد دیا۔ اور ان کی آواز ان بلا تک پہنچائی۔

2. جداگانہ انتخاب

مسلم لیگ نے مسلمانوں کے لیے جداگانہ انتخاب کا مطالبہ کیا جو کہ 1909ء کے ایکٹ میں منظور کر لیا گیا۔ اس ایکٹ کے ذریعے مسلمانوں کو ہندوؤں سے کم معیار پر ووٹ دینے کا حق دیا۔ اس طرح مسلمانوں کو مزید رعایت حاصل ہو گئی۔

3. معاہدہ لکھنؤ

مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان 1916ء میں معاہدہ ہوا۔ اس معاہدہ کے ذریعہ مسلمانوں نے اپنے حقوق منوائے اور اپنی حیثیت بھی منوائی۔ اس کے ذریعے مسلمانوں نے جداگانہ انتخاب وزارتوں میں حصہ مجلس قانون میں حصہ لے لیا۔

4. حقوق کا تحفظ

مسلم لیگ نے تمام مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا گیا۔ مسلمانوں کے حقوق کے لیے آواز بلند کی۔ مسلمانوں کے مفادات اور مطالبات کو حکومت کے سامنے رکھا اور ان کو منوایا بھی۔

5. سیاسی شعور

مسلم لیگ نے مسلمانوں کو سیاسی شعور دیا۔ لوگوں کو بتایا کہ ان کے حقوق کیا ہیں؟ اور وہ انہیں کس طرح حاصل کر سکتے ہیں؟ مسلمانوں میں ایک تحریک پیدا کی جس کی وجہ سے مسلمانوں کو آزادی حاصل ہوئی۔

6. تصور پاکستان

مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے علامہ اقبال نے 1930ء میں پاکستان کا تصور پیش

کما بڑا قدامتوں کی قیادت میں 1947ء میں سرحد و بود میں آیا۔

7. قرار داد پاکستان

سرحد میں بریل بنانے نے 1940ء میں مسلم ایک کے لیے ہی قرار داد پاکستان (لاہور) پیش کی اور اس پر عمل کر کے لکھا۔ اس طرح پاکستان قائم ہوا۔

سوال: 7. قدامتوں کے مشہور چودہ نکات بیان کریں۔

جواب: قدامتوں کے چودہ نکات

1927ء میں حکومت برطانیہ نے امان کیا کہ برصغیر کے لوگ کوئی متحدہ دستور بنا کر پیش کریں۔ اس پر برصغیر کی تمام سیاسی جماعتوں نے ایک اجلاس میں موقی لال نہرو کی قیادت میں ایک کمیٹی بنائی تاکہ خود مختار ہندوستان کے لیے ایک رپورٹ دی جسے نہرو رپورٹ کہا جاتا ہے۔

نہرو رپورٹ ہندوستان و جدیت کی آئینہ داری جس میں مسلمانوں کے تمام مذاہبات کو نظر انداز کر دیا گیا تھا۔ قدامتوں نے اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کی طرف سے مطالبات پیش کیے جنہیں چودہ نکات کہا جاتا ہے۔ درج ذیل ہیں:

1. وفاقی طرز کا آئین

آئین ہندوستان کا آئین وفاقی طرز کا ہو۔

2. صوبائی خود مختاری اور یکساں اختیارات

صوبوں کو خود مختاری دی جائے اور انہیں یکساں اختیارات حاصل ہوں۔

3. جداگانہ طریقہ انتخاب کو برقرار رکھنا

مسلمانوں کے لیے جداگانہ انتخاب کا طریقہ برقرار رکھا جائے۔

4. مرکزی اسمبلی میں مسلمانوں کی نمائندگی

مسلمانوں کو مرکزی اسمبلی میں ایک چھائی (1/3) نمائندگی دی جائے۔

5. صوبوں میں اقلیتوں کی نمائندگی

تمام صوبوں میں اقلیتوں کو مناسب دھورن نمائندگی دی جائے اور کسی فرقہ یا گروہ کی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل نہ کیا جائے۔

5. کسی قانون ساز ادارے میں کوئی بل یا قرار داد پیش کرنا

کسی بھی قوم سے متعلقہ کوئی بل یا قرار داد کسی بھی قانون ساز ادارے میں پیش نہ کی جائے۔ اگر اس قوم کے تین چوتھائی (3/4) ارکان اس کی مخالفت میں ہوں۔

7. سندھ کی بہمنی سے علیحدگی

سندھ کو بہمنی سے علیحدہ کر دیا جائے۔

8. صوبہ سرحد اور بلوچستان میں اصلاحات

دیگر صوبوں کی طرح صوبہ سرحد اور بلوچستان میں بھی اصلاحات کی جائیں۔

9. تمام فرقوں کی مذہبی آزادی

ہندوستان کے تمام فرقوں کو مذہبی آزادی دی جائے۔

10. مسلمانوں کے لیے سرکاری ملازمتوں میں حصہ

برصغیر کے مسلمانوں کو سرکاری ملازمتوں میں مناسب حصہ دیا جائے۔

11. مرکزی و صوبائی وزارتوں میں مسلمانوں کی شمولیت

مرکزی و صوبائی وزارتوں میں کم از کم ایک تہائی (1/3) مسلمان شامل کیے جائیں۔

12. اسلامی تہذیب و تعلیم اور مسلم اوقاف کا تحفظ

مسلمانوں کی تہذیب و ثقافت، تعلیم اور مسلم اوقاف کو آئینی تحفظ فراہم کیا جائے۔

13. آئین میں ترمیم

کسی بھی صوبے کی رضامندی کے بغیر آئین میں کوئی ترمیم نہ کی جائے۔

14. صوبوں کی حدود میں تبدیلی

صوبوں کی حدود میں کسی قسم کی کوئی ایسا تبدیلی نہ کی جائے جس کا اثر مسلم اکثریت پر ہو۔
موال: 8: درج ذیل پر نوٹ لکھیں:

(الف) قرار داد پاکستان (ب) 3 جون 1947ء کا منصوبہ

جواب: (الف) قرار داد پاکستان

پس منظر

مابعد محمد اقبال نے مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس 1930ء میں اللہ آباد کے مقام پر مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ مملکت کا تصور پیش کیا۔ بعض شخصیات تو اس سے قبل ہی ہندوستان کو تقسیم کرنے کا خیال پیش کر چکی تھیں۔

1933ء میں جے پوری رحمت علی نے بھی مسلمانوں کو پاکستان کے لفظ سے روشناس

کرایا۔

قائد اعظم نے 1934ء میں مسلم لیگ کو مزید فعال بنانے کے لیے اس کی تنظیم نو کا

کام سنبھال لیا۔

1937ء کی کانگریس وزارتوں نے مسلمانوں کی زندگی دوبھر کر دی۔

پس ان تمام حالات کے پیش نظر مسلمان زعماء نے یہ فیصلہ کیا کہ آئندہ ہر مسلم

لیگ کے اجلاس منعقد ہوں گے اور مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ وطن کا مطالبہ پیش کیا جائے۔

1940ء کو لاہور میں مسلم لیگ کا سالانہ تاریخی جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسے کی

صدارت قائد اعظم نے کی جس جگہ یہ جلسہ منعقد ہوا وہ منو پارک کہلاتی تھی۔ اب اس کا نام

اقبال پارک رکھ دیا گیا ہے۔ اس جلسے کی صدارتی تقریر میں قائد اعظم نے دو قومی نظریے کی

وجہ دست کرتے ہوئے فرمایا کہ

مائن جامعہ محمد دوم

173

آئینہ سوسائٹی

”برصغیر کے مسلمان محض ایک اقلیت نہیں بلکہ ہر تہذیب کے لحاظ سے
ایک قوم ہیں جن کے لیے ایک الگ وطن کی ضرورت ہے۔ مسلمان قوم
کی تہذیب مذہب تاریخ اور زبان ہندوؤں سے مختلف ہیں۔ پس ان کا
ایک جدا کٹھن زندگی گزارنا ناممکن ہے۔“

قرارداد کی پیشکش

23 مارچ 1940ء کو شیر بنگال مولوی اے۔ کے فضل الحق نے تاریخی قرارداد پیش
کی جسے اُس وقت قرارداد مولانا ہورا اور بعد میں قرارداد پاکستان کہا گیا۔

قرارداد کا متن

”ہم اقلیتی اعتبار سے ان حقوق کو جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے (جیسے
ہندوستان کے شمال مغربی اور مشرقی حصے) ان طرح حتمہ کیا جائے کہ وہ آزاد ریاستیں بن
سکیں۔ ہر علاقہ داخلی طور پر خود مختار ہو جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں، وہاں ان کے مذہبی سیاسی
ثقافتی اور معاشی حقوق و مفادات کا تحفظ کیا جائے۔“

قرارداد کی تائید و حمایت

اس قرارداد کی تائید ہندوستان کے تمام مسلمانوں نے کی۔

مسلمانوں کی منزل کا تعین

اس قرارداد کی منظوری کے بعد مسلمانوں کے لیے ان کی منزل کا تعین ہو گیا۔ تمام
مسلمانوں نے حقوق طور پر قائم و عظیم کو اپنا رہنما تسلیم کر کے ان کی مدد برائے قیادت میں اپنے
لیے آزاد ریاست کے قیام کے لیے جدوجہد کا آغاز کر دیا اور بالآخر 14 اگست 1947ء کو
پاکستان حاصل کر لیا۔

(ب) 3 جون 1947ء کا منصوبہ

سرحدوں کے کشیدہ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے برطانوی وزیراعظم لارڈ اٹلی نے 3 جون 1947ء میں برطانوی پارلیمنٹ میں یہ اعلان کیا کہ برصغیر کو جون 1948ء تک مستقل طور پر تقسیم کر دیا جائے گا۔ اس مقصد کی تکمیل کے لیے لارڈ اٹلی نے بینٹن کو برصغیر کا آخری وزیراعظم مقرر کیا جو جیتھس نے ہندوستان پہنچ کر یہاں کے سیاسی رہنماؤں سے گفت و شنید کی۔ یہ منصوبہ راجہ جتھس کی کوشش کی تین سو اسی کے پیش نظر اس نے جلد ہی یہ بات محسوس کی کہ یہ منصوبہ اس وقت تک عمل میں نہیں آ سکا ہے۔

منصوبہ کا اعلان

- 3 جون 1947ء راجہ جتھس نے برطانوی پارلیمنٹ میں یہ اعلان کیا کہ برصغیر کو جون 1948ء تک مستقل طور پر تقسیم کر دیا جائے گا۔ اس مقصد کی تکمیل کے لیے لارڈ اٹلی نے بینٹن کو برصغیر کا آخری وزیراعظم مقرر کیا جو جیتھس نے ہندوستان پہنچ کر یہاں کے سیاسی رہنماؤں سے گفت و شنید کی۔ یہ منصوبہ راجہ جتھس کی کوشش کی تین سو اسی کے پیش نظر اس نے جلد ہی یہ بات محسوس کی کہ یہ منصوبہ اس وقت تک عمل میں نہیں آ سکا ہے۔
1. 14 اگست 1947ء کو اعلان کیا گیا کہ ہندوستان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔
 2. ہندوستان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔
 3. ہندوستان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔
 4. ہندوستان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

نظریہ پاکستان

سوال: چوہدری رحمت علی نے لفظ پاکستان کیسے ترتیب دیا؟

جواب: لفظ پاکستان

1933ء میں چوہدری رحمت علی نے اپنے ایک رسالے کے ذریعے پاکستان کا لفظ اس طرح بیان کیا کہ پنجاب کے 'پ'، اقلیتی (صوبہ سرحد) کے 'ا'، کشمیر کے 'س'، سندھ کے 'ت' اور ہندوستان کے 'ن' سے پاکستان بنا دیا۔ اس طرح پاکستان کا لفظ بنا۔

سوال: نظریہ کی تعریف کیجیے۔

جواب: نظریہ

نظریہ سے مراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد فلسفہ و نظریہ پر رکھی گئی ہو اور انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں مثلاً سیاسی، معاشرتی اور تہذیبی مسائل سے حل کے لیے کوئی منصوبہ بنایا گیا ہو۔

سوال: نظریہ پاکستان کی تعریف کیجیے۔

جواب: نظریہ پاکستان

نظریہ پاکستان دراصل قرآن و سنت کے مطابق منہجیت کی تفصیل ہے۔ جس میں مسلمانوں کو سیاسی، معاشرتی، اقتصادی اور معاشی آزادی حاصل ہو اور حقیقت اسلامی قہر کو عملی طور پر ملک میں نافذ کرنا قرآن و سنت نافذ کرنا اس نظریہ کی اصل روح ہے۔

سوال: نظریہ پاکستان کا مفہوم کیا ہے؟

جواب: نظریہ پاکستان کا مفہوم

نظریہ پاکستان کا مفہوم دین اسلام ہے، کیونکہ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ ملک کا نظام چلانے کے لیے اسلام کے اصول میں ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔ اسلام وقت کے

معارف عامت نمبر دوم

176

انجمن

ہوتے ہوئے تقاضوں کی رہنمائی بھی کرتا ہے۔ اسلام اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی کریم کی رسالت پر مبنی ہے۔

سوال: سرسید احمد کی چار تصانیف کے نام تحریر کیجیے۔

جواب: تجلیں تصانیف

i. رسالہ اسباب خدات ہند

ii. رسالہ اعلام عدم الہی اسباب

iii. رسالہ تہذیب و تمدن

iv. آئینہ خانہ

سوال: قائد اعظم نے ابتدائی تعلیم کہاں حاصل کی؟

جواب: ابتدائی تعلیم

وہ دہلی میں ہی پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم گھر میں حاصل کی اور وہیں سن کی عمر میں سندھ و مدینہ منورہ کی طرف سفر کیا اور وہیں ان کی تعلیم کا اہتمام کیا۔

سوال: مسلم لیگ بنانے کے دو مقصد تحریر کیجیے۔

جواب: دو مقصد

1. ہندوؤں کے مفاداتوں میں ہندوؤں کی حکومت کے لیے ہندوؤں کی وفاداری پیدا کرنا اور حکومت کی ترقی میں معاون بنانا۔

2. مسلمانوں کے حقوق و مفادات کا تحفظ کرنا اور ان کے مطالبات کو حکومت تک پہنچانا۔

سوال: 3 جون 1947ء کا منصوبہ کیا ہے؟

جواب: 3 جون 1947ء کا منصوبہ

3 جون 1947ء کے منصوبہ کے مطابق برصغیر پاک و ہند کو دو حصوں میں تقسیم کرنا

فہم اس کے مطابق پاکستان اور انڈیا بنایا گیا۔ اس منصوبہ پر 14 اگست 1947ء کو عمل ہوا۔

سوال: نظریہ پاکستان کا پس منظر کیا ہے؟

جواب: نظریہ پاکستان کا پس منظر

برصغیر پاک و ہند میں 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد انگریزوں اور ہندوؤں نے مل کر مسلمانوں کو ہر لحاظ سے شک کیا۔ ان کی تہذیب و ثقافت کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ ہندو مسلمانوں نے نظریہ پاکستان دیا تاکہ وہ الگ وطن میں اسلام کے مطابق اپنی زندگی کو چلا سکیں اور اسلامی تہذیب و ثقافت کو محفوظ کر سکیں۔ نظریہ پاکستان دراصل نظریہ اسلام ہے۔

سوال: دو قومی نظریہ کیا ہے؟

جواب: دو قومی نظریہ

دو قومی نظریہ سے مراد ہندوستان اور پوری دنیا میں صرف دو قومیں ہیں۔ ایک مسلمان اور دیگر لوگ۔ ہندوستان میں مسلمان ہر اعتبار سے دوسرے لوگوں سے الگ ہیں۔ لہذا مسلمان ایک الگ قوم ہیں اور انہیں الگ وطن کی ضرورت ہے۔ قائد اعظم نے فرمایا ہے کہ

”قوم کی ہر تعریف اور تشریح کی رو سے مسلمان ایک قوم

ہیں۔ لہذا ان کا ایک وطن، ایک علاقہ اور ریاست ہونی چاہیے۔“

سوال: قومی یکجہتی کے فروغ کے لیے قومی زبان اردو کا کیا کردار ہے؟

جواب: قومی یکجہتی اور اردو

یہ لسانی اتحاد پیدا کر کے لوگوں کے درمیان دوری ختم کرتی ہے۔ یہ زبان اسلامی تہذیب و ثقافت کی امین ہے۔ لہذا یہ ملک میں لوگوں کے درمیان اتحاد پیدا کرتی ہے۔ اس لیے اس کی ترویج ضروری ہے۔



- i. ہر سوال کے چار جوابات دیئے گئے ہیں۔ دست جواب پر (۴) کا نشان لگائیں۔
سر سید احمد خاں کب پیدا ہوئے؟
(الف) 1813ء (ب) 1815ء
(ج) 1817ء (د) 1819ء
- ii. ڈاکٹر علامہ محمد اقبال 9 نومبر 1877ء کو پاکستان کے کس شہر میں پیدا ہوئے؟
(الف) لاہور (ب) کراچی
(ج) ممبئی (د) سیالکوٹ
- iii. شاہد کھٹو کس سال پیدا ہوئے؟
(الف) 1914ء (ب) 1916ء
(ج) 1918ء (د) 1920ء
- iv. چوہدری رحمت علی نے لفظ "پاکستان" سے مسلمانوں کو کب روشناس کرایا؟
(الف) 1933ء (ب) 1934ء
(ج) 1935ء (د) 1936ء
- v. برصغیر کے آخری وائسرائے کون تھے؟
(الف) لارڈ کرزن (ب) لارڈ مینٹو
(ج) لارڈ ایللی (د) لارڈ ماؤنٹ بیٹن
- vi. بابائے قوم ہیں:
(الف) مولانا محمد علی جوہر (ب) قائد اعظم
(ج) لیاقت علی خاں (د) مولانا شبیر احمد عثمانی
- vii. سر سید احمد خاں نے 1859ء میں فارسی کا مدرسہ کہاں قائم کیا؟
(الف) مراد آباد (ب) غازی پور

CIVICS NOTES FOR 10th CLASS (UNIT # 7)

براعامت مجورم

179

آپسکیں

- viii. (ج) بنور (د) علی گڑھ
اکثر طائرہ محرقاں اعلیٰ تعلیم کے لیے یورپ کب گئے؟
(الف) 1901ء (ب) 1903ء
(ج) 1905ء (د) 1907ء
ix. مسلم لیگ نے جداگانہ انتخاب کا مطالبہ کب متوازا؟
(الف) 1906ء (ب) 1907ء
(ج) 1908ء (د) 1909ء
x. سرور پھرت عیش ہوئی
(الف) 1928ء (ب) 1929ء
(ج) 1930ء (د) 1931ء

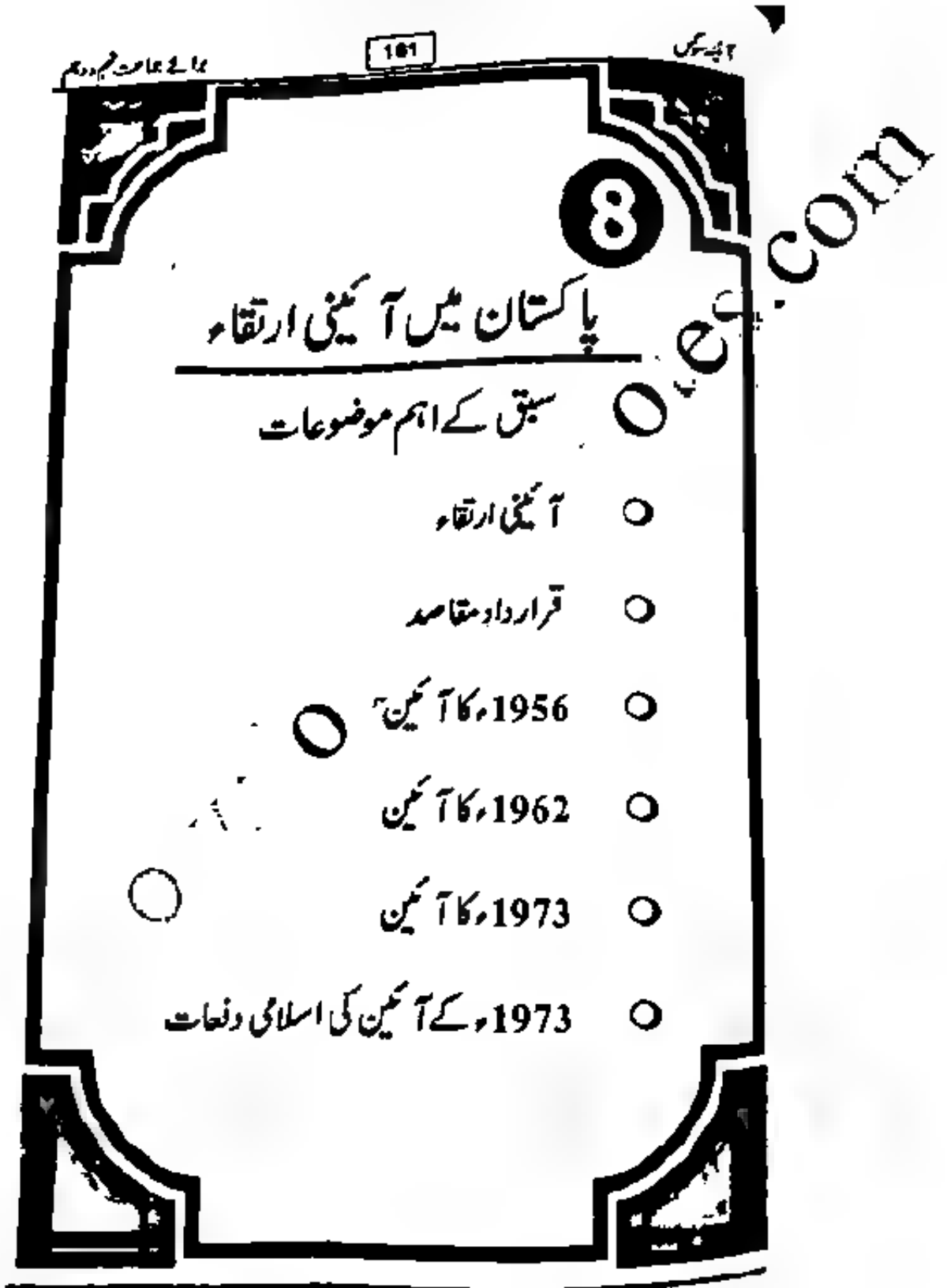
جوابات

1. کثیرالاستجابی سوالات کے جوابات

i.	1817ء	ii.	سیالکوٹ	iii.	1916ء
iv.	1933ء	v.	لارڈ مائٹ سٹین	vi.	قائم اعظم
vii.	مراد آباد	viii.	1905ء	ix.	1909ء
x.	1928ء				

مشقی سوالات۔۔۔ انشائیہ طرز

- سوال 1: نظریہ پاکستان کی تعریف کریں اور اس کے بنیادی اصولوں کی وضاحت کریں۔
جواب: سوال نمبر 2 دیکھئے۔
- سوال 2: لاجی ریاست کے لیے نظریہ پاکستان کی اہمیت اجاگر کریں۔
جواب: سوال نمبر 3 دیکھئے۔
- سوال 3: قومی یکجہتی کا مفہوم بیان کریں اور اس کے فروغ کے لیے ضروری اقدامات کا جائزہ لیں۔
جواب: سوال نمبر 4 دیکھئے۔
- سوال 4: تحریک پاکستان کے حوالے سے درج ذیل شخصیات کا کردار واضح کریں
(الف) سر سید احمد خان (ب) ڈاکٹر محمد اقبال
(ج) قائد اعظم محمد علی جناح
جواب: سوال نمبر 5 دیکھئے۔
- سوال 5: مسلم لیگ کے قیام کے مقاصد اور اہمیت پر روشنی ڈالیں۔
جواب: سوال نمبر 6 دیکھئے۔
- سوال 6: قائد اعظم کے مشہور چودہ نکات بیان کریں۔
جواب: سوال نمبر 7 دیکھئے۔
- سوال 7: درج ذیل پر نوٹ لکھیں
(الف) قرارداد پاکستان (ب) 3 جولائی 1947ء کا منصوبہ
جواب: سوال نمبر 8 دیکھئے۔



پاکستان میں آئینی ارتقاء (Constitutional Development in Pakistan)

سوال 1: پاکستان میں آئینی ارتقاء پر روشنی ڈالیں۔

جواب: پاکستان میں آئینی ارتقاء

قیام پاکستان کے وقت ملک کا اپنا کوئی آئین نہ تھا۔ لہذا پاکستان کے اپنے آئین کی تیاری تک اغیار ایکٹ 1935ء کو مناسب رد و بدل کے بعد ملک کے عبوری آئین کے طور پر نافذ کر دیا گیا۔

پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی نے قیام پاکستان کے بعد دو سالوں تک آئین بنانے کے سلسلے میں کوئی قابل ذکر کام نہ کیا۔ دستور سازی کے سلسلے میں مارچ 1949ء میں کام شروع ہوا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. قرارداد مقاصد کی منظوری

پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی نے آئین سازی کی ابتداء 12 مارچ 1949ء کو قرارداد مقاصد کی منظوری سے کی۔ یہ قرارداد پاکستان کے پیسہ وزیراعظم لیاقت علی خان نے دستور ساز اسمبلی سے منظور کروائی۔

2. بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی تشکیل

قرارداد کی منظوری کے بعد دستور سازی کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اس کمیٹی کا نام "بنیادی اصولوں کی کمیٹی" تھا۔ اس کمیٹی نے لیاقت علی خان کی رہنمائی میں 28 ستمبر 1950ء کو ایک عبوری رپورٹ دستور ساز اسمبلی میں پیش کی جو رد کر دی گئی۔ اس کمیٹی نے دوبارہ اپنی رپورٹ خواجہ غلام الدین کی زیر قیادت 22 دسمبر 1952ء کو دستور ساز اسمبلی میں پیش کی۔ اس رپورٹ کو بھی شدید نقطہ چینی کے بعد رد کر دیا گیا۔ اس طرح بنیادی اصولوں کی

آپنیس

183

ہائے جماعت دوم

سمیٹی اپنے مقصد میں ناکام ہو گئی۔

3. خواجہ ناظم الدین کی برطانی

پاکستان کے دوسرے وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین اور ان کی کابینہ کو 16 اپریل 1953ء کو برطرف کر دیا گیا۔

4. محمد علی بوگرا کی وزارت عظمیٰ

خواجہ ناظم الدین کی جگہ محمد علی بوگرا کو وزارت عظمیٰ کا منصب سونپا گیا۔

5. محمد علی بوگرا فارمولا

وزیر اعظم محمد علی بوگرا نے اپنا فارمولا نومبر 1953ء کو دستور ساز اسمبلی کے سامنے پیش کیا۔ اس فارمولے کو بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی پہلی دونوں رپورٹوں سے زیادہ پڑھائی گئی اور ملک کے تمام حلقوں نے اس کا خیر مقدم کیا۔

6. پہلی دستور ساز اسمبلی کی برخاستگی

24 اکتوبر 1954ء کو گورنر جنرل ملک غلام محمد نے دستور ساز اسمبلی کو ختم کر دیا۔ اس طرح محمد علی بوگرا فارمولا بھی ناکام ہو گیا۔

7. دوسری دستور ساز اسمبلی کا قیام

دوسری دستور ساز اسمبلی کا قیام 23 جون 1955ء کو عمل میں آیا۔ اس اسمبلی نے ترقیاتی بنیادوں پر دستور سازی کا کام شروع کر دیا۔

8. ون پونٹ کا قیام

مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان میں جو اختلافات پیدا ہو چکے تھے۔ ان کو ختم کرنے کے لیے 14 اکتوبر 1955ء کو مغربی پاکستان میں ون پونٹ کا قیام عمل میں لایا گیا۔

9. پاکستان کے پہلے آئین کے مسودہ کی تیاری منظور اور نفاذ

پاکستان کے پہلے آئین کا مسودہ وزیر اعظم چوہدری محمد علی کی زیر نگرانی تیار کیا گیا۔

اس آئین پر ملک کے تمام گروہ متفق ہو گئے۔ لہذا یہ مسودہ آئین دستور ساز اسمبلی سے بھاری اکثریت سے منظور ہوا اور اسے 23 مارچ 1956ء کو نافذ کر دیا گیا۔

10. ایوب خان کا دور حکومت

اکتوبر 1958ء کو لیڈ مارشل محمد ایوب خان نے اقتدار سنبھال لیا اور جسٹس شہاب الدین کے زیر قیادت ایک آئینی کمیشن تشکیل دیا گیا جس نے اپنی سفارشات پیش کیں لیکن اس کمیشن کی سفارشات کو نظر انداز کر دیا گیا اور 8 جون 1962ء کو ملک میں دوسرا نیا دستور نافذ کر دیا گیا جو کہ 1969ء تک نافذ العمل رہا۔

11. عام انتخابات

1970ء میں عام انتخابات ہوئے۔ ان انتخابات کے بعد قومی اسمبلی کا وجود عمل میں آیا۔ قومی اسمبلی نے 1973ء میں ایک حنفی آئین منظور کیا جسے 14 اگست 1973ء کو نافذ کر دیا گیا جو بحال نافذ العمل ہے۔ تاہم اس میں چند ترامیم کر دی گئی ہیں۔
سوال 2: قرارداد مقاصد کے اہم نکات کی وضاحت کریں۔

جواب: قرارداد مقاصد کے اہم نکات

1. اقتدار اعلیٰ کا مالک اللہ تعالیٰ

تمام اختیارات اور اقتدار اعلیٰ کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ پاکستان کے عوام ان اختیارات کو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود میں رہ کر قرآن و سنت کی تعلیمات کی روشنی میں بطور امانت استعمال کریں گے۔

2. دستور ساز اسمبلی

قرارداد مقاصد میں طے کیا گیا کہ عوام کی منتخب دستور ساز اسمبلی ہی پاکستان کے لیے دستور سازی کرے گی۔

معائنہ عامتہ جم اولیٰ

185

آئینہ نویسی

3. اسلامی اصول

جہو بیت 'آزادی' مساوات اور معاشرتی انصاف کے اصول جو اسلام نے پیش کیے ہیں، ناذ کیے جائیں گے۔

4. بنیادی حقوق

پاکستان کے تمام شہریوں کو معاشرتی، معاشی، مذہبی اور سیاسی حقوق دیئے جائیں گے تاکہ وہ بہتر طور پر زندگی گزار سکیں۔

5. اسلامی طرز زندگی

مسلمانوں کو ضروری مواقع فراہم کیے جائیں گے کہ وہ اپنی زندگیوں کو اسلام کے اصولوں اور تعلیمات کے مطابق مرتب کر سکیں۔

6. اقلیتوں کا تحفظ

اقلیتوں کے حقوق کی مکمل حفاظت کی جائے گی تاکہ وہ لوگ اپنے مذاہب اور عقائد کے مطابق زندگی گزار سکیں۔

7. پسماندہ علاقوں کی ترقی

ملک کے پسماندہ علاقوں کی ترقی اور فلاح و بہبود کے لیے خصوصی طور پر کوشش کی جائے گی۔ دریا علاقوں کے لوگوں کو سیاسی، معاشرتی، معاشی اور دوسرے شعبہ ہائے زندگی میں شرکت کے مواقع فراہم کیے جائیں گے۔

8. آزاد عدلیہ

عدلیہ آزاد ہوگی اور تمام افراد کے بنیادی حقوق کی حفاظت کی جائے گی۔ عدلیہ پر کسی قسم کا کوئی دباؤ نہیں رکھا جائے گا تاکہ وہ آزادانہ طور پر انصاف کر سکے۔

9. وفاقی نوعیت

پاکستان ایک وفاقی نوعیت کی مملکت ہوگی۔ اس وفاق میں صوبوں کو اپنی حدود کے

رائے عانت محمد اہم

۱۸۵

آئینہ

اگر خود دیکھ کر ہر مل سوگ۔

10. قرآن و سنت

پاکستان کا دستور قرآن و سنت کے احکامات کے مطابق تیار کیا جائے گا۔ کوئی ایسا قانون نہیں بنے گا جو اسلامی قوانین کے خلاف ہو۔

11. دفاع پاکستان

ملک کا اپنی طرح دفاع کیا جائے گا اور بری 'بحری اور ہوائی علاقوں کے تحفظ کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

سوال 3: 1956ء کا آئین کون کون سی خصوصیات کا حامل تھا؟

جواب: 1956ء کے آئین کی خصوصیات

1. تحریری آئین

یہ آئین محنت اور تحریری تھا۔

2. دستی آئین

یہ آئین دستی نوعیت کا تھا۔ اس وقت میں دو صوبے مشرقی اور مغربی پاکستان شامل تھے۔ ان دونوں صوبوں کی حیثیت برابر تھی۔ اس آئین میں مرکزی اور صوبائی اختیارات کی حد بندی کے لیے دو نمبر تیار کیے گئے تھے۔ اس حد بندی کے تحت صوبوں کو خود مختاری دی گئی تھی۔

3. پارلیمانی نظام

1956ء کے آئین میں ملک کا نظام حکومت پارلیمانی تھا جس کی رو سے ملک کا صدر آئینی سربراہ تھا اور حقیقی انتظامی اختیارات کا مالک وزیراعظم تھا۔

4. ایک ایوانی مشن

اس آئین کی مد سے پارلیمنٹ کا صرف ایک ایوان تھا۔

معارف عامت، جم، دم

187

آئینہ

5. واحد شہریت

اس آئین کے مطابق ملک میں واحد شہریت کا قانون لاگو کیا گیا۔ واحد شہریت سے مراد یہ ہے کہ پاکستان کے شہری صرف پاکستانی کہلائے جائیں گے۔ خواہ وہ پاکستان کے کسی بھی صوبے میں رہتے ہیں۔

6. رہنما اصول

اس آئین میں حکومت کے لیے رہنما اصول تیار کیے گئے۔ ان اصولوں میں معاشرتی اور معاشی انصاف، مساوات، جمہوریت اور آئینوں کے حقوق کی حفاظت وغیرہ شامل تھے۔

7. آئینی ادارے

اس آئین کی رو سے مختلف آئینی اداروں کا قیام عمل میں آیا۔ ان اداروں میں سپریم کورٹ، آڈیٹر جنرل، پبلک سروس کمیشن، ادارہ تحقیقات اسلامی اور اسلامی نظریاتی کونسل وغیرہ شامل تھے۔

8. آزاد عدلیہ

1956ء کے آئین کے مطابق عدالتیں آزادانہ طور پر اور انصاف کے تقاضوں کے عین مطابق پے فرائض سرانجام دے سکتی تھیں۔ ان پر کسی قسم کا سیاسی دباؤ نہیں تھا۔ علاوہ ازیں جوں کو عارضوں کا تحفظ بھی فراہم کیا گیا۔

9. بنیادی حقوق

اس آئین کی رو سے ملک کے تمام شہریوں کو بنیادی حقوق دینے کا فیصلہ کیا گیا تھا تاکہ تمام افراد بہتر زندگی گزار سکیں۔ قانون کی نظر میں تمام شہریوں کا درجہ برابر تھا اور یہ طے پایا کہ تمام شہریوں کو معاشرتی، سیاسی اور معاشی حقوق یکساں طور پر دیئے جائیں گے۔

10. قومی زبانیں

1956ء کے آئین میں اردو اور بنگالی زبانوں کو قومی اور سرکاری زبانوں کے طور

پراختیار کیا گیا لیکن اگر جی کو اس وقت تک بطور دفتری زبان استعمال کرنے کی اجازت دی گئی جب تک کہ اردو اور بنگالی زبان اس کی جگہ زیر استعمال نہ آجائیں۔

11. اسلامی دفعات

1956ء کے آئین میں مندرجہ ذیل اسلامی دفعات شامل تھیں۔

- (i) پاکستان کا نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" ہوگا۔
- (ii) صدر پاکستان کے لیے مسلمان ہونا لازمی تھا۔
- (iii) ملک میں کوئی ایسا قانون نہیں بنایا جائے گا جو قرآن و سنت کے خلاف ہو۔
- (iv) پاکستانی عوام کو اپنی زندگیاں اسلام کے مطابق گزارنے کے مواقع فراہم کیے جائیں گے۔

قرارداد مقاصد کی شمولیت

1956ء کے آئین میں قرارداد مقاصد کو ابتدائیہ کے طور پر شامل کیا گیا۔

سوال 4: 1962ء کے آئین کی خصوصیات کا جائزہ لیں۔

جواب: 1962ء کے آئین کی خصوصیات کا جائزہ

1. تحریری آئین

1962ء کا آئین 1956ء کے آئین کے لحاظ سے تھوڑا سا طویل تھا اور پہلے

آئین کی طرح یہ آئین بھی تحریری تھا۔

2. وفاقی آئین

یہ آئین بھی وفاقی طرز کا آئین تھا۔ اس آئین کی رو سے ملک میں ایک مرکزی حکومت تھی اور دو صوبائی حکومتیں۔ یعنی مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان۔ مرکز اور دونوں صوبوں کے اختیارات کی وضاحت دو فہرستوں کے ذریعے سے کی گئی تھی اور باقی تمام اختیارات صوبوں کے سپرد کر دیے گئے تھے۔

آئینہ سرگرم
برائے عامتہ مردم

189

3. یک ایوانی مقننہ

اس آئین کی رو سے پارلیمنٹ کا صرف ایک ہی ایوان تھا یعنی قومی اسمبلی جس کا انتخاب بالواسطہ طریقہ انتخاب کے ذریعے سے عرصہ پانچ برس کے لیے ہوتا تھا۔

4. صوبوں کی مساوی حیثیت

1962ء کے آئین میں ملک کے دونوں صوبوں کو یکساں مساوی حیثیت دی گئی۔ قومی اسمبلی کی نشستوں میں بھی یکسانیت تھی دونوں صوبائی اسمبلیوں کے ارکان کی تعداد برابر تھی اور اختیارات بھی برابر۔ اس آئین کی رو سے ملک کے دو دارالحکومت بنائے کی تجویز دی گئی۔ مرکزی حکومت کا دارالحکومت اسلام آباد اور مشرقی پاکستان کا دارالحکومت ڈھاکہ بنایا گیا۔

5. قومی زبان

1962ء کے آئین میں اردو اور پنجابی دونوں زبانیں سرکاری زبانیں قرار دی گئیں لیکن انگریزی بدستور زیر استعمال رہی۔

6. صدارتی طرز حکومت

اس آئین میں صدارتی طرز حکومت اپنایا گیا۔ ریپبلک کا آئینی اور حقیقی سربراہ صدر تھا اور کسی کے سامنے جوابدہ نہیں تھا۔ صدر کا انتخاب بنیادی جمہوریت کے ارکان کرتے تھے۔ صدر کا انتخاب عرصہ پانچ سال کے لیے ہوتا تھا۔ ریاست کا نظم و نسق صدر اپنی کابینہ کے ذریعے چلاتا تھا۔ اس کابینہ کو صدر خود ہی منتخب کرتا تھا اور کابینہ صرف صدر کے سامنے ہی جوابدہ تھی۔ کابینہ کے ارکان پارلیمنٹ کے اجلاس میں شرکت نہ کر سکتے تھے لیکن دو پارلیمنٹ کے رکن نہیں ہوتے تھے اور نہ ہی ووٹ دے سکتے تھے۔

7. آزاد عدلیہ

1962ء کے آئین کی رو سے بھی عدلیہ آزاد تھی۔ ملک کی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ کو یہ اختیار حاصل تھا کہ وہ صوبوں اور مرکز میں پیدا ہونے والے

اختلافات کو انصاف کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے حل کرے۔

8. طریقہ ترمیم

قومی اسمبلی کو یہ اختیار حاصل تھا کہ وہ صدر مملکت کی منظوری اور دو تہائی (2/3) اکثریت سے کسی بھی ترمیم کو پاس کر سکتی تھی۔

9. اسلامی دفعات

1962ء کے آئین میں قرارداد و مقاصد ابتدائی کے طور پر شامل تھے۔ اس آئین میں درج ذیل اسلامی دفعات تھیں

- (i) ملک میں اصل حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ہوگی اور عوامی نمائندے اقتدار کو اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھتے ہوئے شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے استعمال کریں گے۔
- (ii) ملک کے سربراہ کے لیے مسلمان ہونا لازم تھا۔
- (iii) ملک میں کوئی ایسا قانون نہیں بنایا جائے گا جو اسلامی تعلیمات کے منافی ہو۔

10. بنیادی جمہوریتیں

اس آئین میں عوام کو بنیادی جمہوریتوں کے نظام سے متعارف کروایا گیا۔ اس نظام کا مقصد یہ تھا کہ دیہات کی سطح پر پوٹن وینسلیس 'قبضوں میں ناؤن کمیٹیاں اور شہروں میں میونسپل کمیٹیاں اپنے اپنے علاقوں کے لیے ترقیاتی پروگرام بنائیں اور ان پر عمل درآمد کریں۔

11. طریق انتخاب

بنیادی جمہوریتوں کے ارکان کا انتخاب عوام کرتے تھے۔ ان کا انتخاب خرمہ پانچ برس کے لیے ہوتا تھا۔ ان کی کل تعداد اسی ہزار تھی جو کہ مشرقی اور مغربی پاکستان دونوں میں یکساں یعنی چالیس چالیس ہزار تھی۔ بنیادی جمہوریتوں کے ارکان صدر مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان کو منتخب کرنے کا اختیار رکھتے تھے۔

سوال 5: 1973ء کے آئین کی خصوصیات پر روشنی ڈالیں۔

جواب: 1973ء کے آئین کی خصوصیات

1. اسلامی دستور

اس آئین میں بھی قراردادوں مقاصد کو ابتدائے کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ 1973ء کا آئین اسلامی نوعیت کا ہے۔ ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔ صدر اور وزیراعظم کے لیے مسلمان ہونا ضروری ہے۔ پاکستان کا مذہب اسلام ہوگا اور یہ بھی کہا گیا کہ کوئی قانون اسلام کے خلاف نہیں بنایا جائے گا۔ چند ترامیم کے ذریعے اس میں اور بھی اسلامی رنگ بھردیا گیا ہے۔

2. تحریری آئین

1973ء کا آئین بھی پہلے دونوں آئینوں کی طرح تحریری ہے لیکن اس میں دونوں کی نسبت زیادہ طویل اور جامع ہے۔

3. استوار آئین

1973ء کا آئین ایک استوار آئین ہے۔ اس میں تبدیلی کے لیے دو تہائی اکثریت کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر دونوں ایوانوں کا مشترکہ اجلاس ہو رہا ہو تو پھر بھی دو تہائی اکثریت ضروری ہے۔ اس دستور کو استوار اس لیے بنایا گیا ہے کہ نہ تو آئے دن اس میں ترامیم ہوتی رہیں اور نہ دستور اتنا چاہ ہو کہ اس میں بدلنے ہوئے وقت کے تقاضوں کے مطابق ترمیم کی جاسکے۔

4. وفاقی نظام حکومت

1973ء کے آئین کے مطابق پاکستان ایک وفاق ہے جس کے چار صوبے پنجاب، سندھ، سرحد و بلوچستان و وفاقی دارالحکومت اسلام آباد اور وفاق کے زیرِ انتظام قبائلی

ملاتے ہیں۔

5. دوا اہانی مشق

اس آئین کی رو سے پارلیمنٹ کے دوا اہان ہیں یعنی ایوان بالا اور ایوان زیریں
ایوان بالا کو سینٹ اور ایوان زیریں کو قومی اسمبلی کہا جاتا ہے۔

6. پارلیمانی طرز حکومت

1973ء کے آئین کے مطابق ملک کا نظام حکومت "پارلیمانی طرز حکومت" ہے۔
اس طرز حکومت میں حقیقی اختیارات کا وزیراعظم کے پاس ہوتے ہیں جبکہ صدر ملک کا
صرف آئینی سربراہ ہوتا ہے۔

7. صوبائی خود مختاری

اس آئین کی رو سے ہر صوبہ اپنی حدود کے اندر خود مختار ہے۔

8. آزاد عدلیہ

1973ء کے آئین کے مطابق عدلیہ کی آزادی کو پورا تحفظ دیا گیا ہے۔ صدر
محکمات ججوں کا تقرر براہ راست تو کر سکتا ہے لیکن انہیں براہ راست خود اپنی مرضی سے
برطرف نہیں کر سکتا۔ بلکہ ان کی برطرفی سپریم جوڈیشل کونسل کی سفارش پر ہی ہوتی ہے۔ عدلیہ
کی ذمہ داری صرف انصاف فراہم کرنا ہی نہیں بلکہ دستور کا تحفظ کرنا بھی عدلیہ کا کام ہے۔

9. بنیادی حقوق

1973ء کا آئین پاکستان کے شہریوں کو تمام بنیادی حقوق مثلاً جان و مال کی
حفاظت، مساوی حاش کے ذرائع، عزت و آبرو کا تحفظ اور آزادی تحریر و تقریر وغیرہ کی ضمانت
فراہم کرتا ہے۔

10. سرکاری زبان

1973ء کے آئین میں سرکاری زبان تو اردو ہی ہے لیکن جب تک دہاتر میں اردو

CIVICS NOTES FOR 10TH CLASS (UNIT # 8)

آئینہ کی [۱۸۱] دہائی کا ماحول

ان رائج کرنے کے اقدامات مکمل نہیں ہو سکتے تھے۔ اس وقت تک انگریزی زبان ہی رائج
انتہائی رہی۔

11. براہ راست طریق انتخاب

1973ء کے آئین میں براہ راست انتخابات کا طریقہ نافذ کیا گیا۔ اس طرح
کی روئے قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے ممبران کا انتخاب عوام اپنے ووٹوں سے کرتے
ہیں جبکہ صدر کا طریقہ انتخاب پارلیمانی ہے۔

12. مخلوط طریق حکومت

اس آئین میں سترہویں ترمیم کے ذریعے ملک میں انتخابی مخلوط طریقہ نافذ کیا گیا۔

سوال 6. 1973ء کے آئین کی اسلامی دفعات بیان کریں۔

جواب: 1973ء کے آئین کی اسلامی دفعات

1. حاکمیت

1973ء کے آئین میں حاکم اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی ذات کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ
کل کائنات کا خالق اور مالک ہے۔ ہر طاقت مالا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ انسان کے پاس اللہ اور
اعلیٰ حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ایک ذات ہے اور انسان کے لیے لازم ہے کہ وہ اس ذات کی
مخالفت کرے اور اس کا استعمال اللہ تعالیٰ کی رضا اور مرضی کے مطابق کرے۔ اور اس کے
استعمال میں کسی قسم کی پدائیتی کا مرتکب نہ ہو۔

2. ملک کا نام

اس آئین کی روئے پاکستان کا نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" رکھا گیا۔

3. صدر اور وزیراعظم کا مسلمان ہونا

1973ء کے آئین کی روئے پاکستان کے صدر اور وزیراعظم دونوں کا مسلمان

ہونا لازمی ہے۔

4. سرکاری مذہب

1973ء کے آئین کی رو سے ملک کا سرکاری مذہب اسلام ہے۔

5. قرآن پاک کی افلاط سے پاک طباعت

1973ء کے آئین کی رو سے پاکستان کی حکومت اس بات کی ذمہ دار ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن مجید کی افلاط سے مبرا طباعت اپنی زیر نگرانی کرائے۔

6. لازمی دینی تعلیم

اس آئین میں دینی تعلیم کی طرف خصوصی توجہ دی گئی اور آئین کی رو سے ملک میں دینی تعلیم کو لازمی تعلیم قرار دیا گیا۔ سکولوں میں جماعت ششم سے جماعت ہشتم تک عربی کو لازمی مضمون کی حیثیت سے شامل کیا گیا۔ اس کے علاوہ تعلیمی اداروں میں اسلامیات کا مضمون ڈگری کلاسز تک لازمی قرار دیا گیا۔

7. سود کا خاتمہ

آئین میں اس بات کا اقرار کیا گیا ہے کہ ملک میں سود سے پاک بنکاری نظام رائج کیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سودی لین دین کو ناجائز طور پر حرام قرار دیا ہے۔

8. زکوٰۃ اور عشر

برہہ مسلمان جو صاحب نصاب ہو اس کے لیے زکوٰۃ کی ادائیگی لازمی ہے۔ لہذا 1973ء کے آئین میں زکوٰۃ اور عشر کا نظام تشکیل دیا گیا۔

9. اسلامی اصول

1973ء کے آئین کی تشکیل میں اسلام کے سنہری اصولوں جمہوریت، روا داری، مساوات اور عدل و انصاف کا خصوصی خیال رکھا گیا ہے۔

ماہنامہ معراج

195

آئینہ

10. اقلیتوں کے مذہبی حقوق

1973ء کے آئین میں اقلیتوں کے حقوق کا خصوصی خیال رکھا گیا ہے۔ اقلیتوں کو صرف مذہبی آزادی ہی نہیں دی گئی بلکہ جرحم کی ملازمتوں میں ان کا حصہ رکھا گیا ہے۔

11. اسلامی نظریاتی کونسل

اسلامی اصولوں کے سلسلے میں حکومت کی رہنمائی کے لیے 1973ء کے آئین میں "اسلامی نظریاتی کونسل" کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ اس کونسل کے چیئرمین اور دوسرے ممبران کا چناؤ صدر پاکستان وزیراعظم کے مشورے سے کرتا ہے۔

12. اسلامی اقدار

1973ء کے آئین میں کہا گیا ہے کہ ملک میں اسلامی معاشرے کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ اس کے لیے معاشرے سے برائیوں کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے گی جس میں عصمت مروثی، منشیات کا استعمال، فحش لڑچکی کا خاتمہ ضروری ہے۔ معاشرے میں نیکی کو پھیلایا جائے گا۔

13. پاکستان اور اسلامی ممالک

اس آئین میں کہا گیا ہے کہ پاکستان دوسرے مسلم ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرے گا تاکہ دوسرے اسلامی ممالک کے وسائل سے استفادہ کیا جاسکے۔ دوسرے ممالک سے مل کر مضبوط اسلامی معاشرہ قائم ہو سکے۔

مختصر جوابی سوالات

سوال: 1962ء کے آئین میں درج تین اسلامی دفعات بیان کیجیے۔

جواب: اسلامی دفعات

i. ملک میں حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ہوگی۔ عوامی نمائندے اقتدار کو امانت سے طور پر استعمال کریں گے۔

ii. ملک کا سربراہ مسلمان ہوگا۔

iii. اسلامی تعلیمات کے خلاف کوئی قانون سازی نہیں ہوگی

سوال: استوار آئین سے کیا مراد ہے؟

جواب: استوار آئین

ایسا آئین جس میں ترمیم کرنا کافی مشکل ہو۔ غیر استوار آئین میں بار بار تبدیلی سے آئین کی بنیادیں مل جاتی ہیں۔ 1973ء کا آئین استوار آئین تھا۔ اس میں تبدیلی کے لیے دو تہائی اکثریت کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ کافی مشکل کام ہے۔

سوال: اسلامی اقدار سے کیا مراد ہے؟

جواب: اسلامی اقدار

اسلامی تعلیمات کو ہی اسلامی اقدار کہا جاتا ہے۔ ایک اسلامی معاشرہ میں مساوات، جمہوریت، معاشرتی انصاف، رواداری، ضبط نفس، سچائی، قربانی، ایثار، اچھے اخلاق وغیرہ ہی اسلامی اقدار ہیں۔

سوال: قیام پاکستان کے بعد جمہوری آئین کیسے بننا؟

جواب: جمہوری آئین

قیام پاکستان کے فوراً بعد ملک کے لیے آئین کا اہم مسئلہ تھا۔ اس سے پہلے آئین

14 ماعت نیم دوم 197

کی تیار یا خاکہ بھی نہیں تھا۔ لہذا ریاست کے معاملات چالنے کے لیے 1915ء کے دستور میں چند تبدیلیاں کر لی گئیں اور پھر اسے ہی عبوری آئین تصور کر لیا گیا۔ بعد میں 1956ء میں ملک کا پہلا آئین نافذ ہوا۔

سوال: بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ کب پیش ہوئی؟

جواب: کمیٹی کی رپورٹ

قرارداد مقاصد کے بعد بنیادی اصولوں کی کمیٹی بنائی گئی۔ اس نے اپنی رپورٹ 28 ستمبر 1950ء کو پیش کی۔ یہ رد کر دی گئی۔ اس کمیٹی کو دوبارہ رپورٹ تیار کرنے کے لیے کہا گیا۔ اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ 22 دسمبر 1952ء کو پیش کی۔ یہ بھی رد کر دی گئی۔ اس کے بعد محمد علی بوگرا فارسولا پیش کیا گیا۔

مختصر سوالات

1. ہر سوال کے چار جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔
2. قرارداد مقاصد منسوخ ہونے کا سن ہے:

(ب) 1949ء

(الف) 1948ء

(د) 1951ء

(ج) 1950ء

3. ملک میں پہلے عام انتخابات کب ہوئے؟

(ب) 1977ء

(الف) 1970ء

(د) 1988ء

(ج) 1985ء

4. 1958ء میں اقتدار سنبھالنے والی شخصیت کا نام ہے:

(ب) سکندر مرزا

(الف) ملک غلام محمد

(د) لیلہ مارشل محمد ایوب خاں

(ج) چوہدری محمد علی

CIVICS NOTES FOR 10TH CLASS (UNIT # 8)

برائے جماعت دہم

108

آئینہ سوس

- iv. دن ہفت کے قیام کا سن ہے:
- (الف) 1951ء (ب) 1952ء
(ج) 1955ء (د) 1959ء
- خواجہ ناظم الدین اور اس ن ذیہ کو کب پر طرف کیا گیا؟
- (الف) 16 اپریل 1953ء (ب) 5 مئی 1953ء
(ج) 23 جون 1954ء (د) 5 ستمبر 1954ء
- v. پہلی دستور ساز اسمبلی کو گورنر جنرل غلام محمد نے کب برخواست کیا؟
- (الف) 10 مئی 1954ء (ب) 24 اکتوبر 1954ء
(ج) 23 مارچ 1955ء (د) 16 اکتوبر 1955ء
- vi. پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی نے 10 اگست 1947ء کو کس کو اسمبلی کا صدر چنا؟
- (الف) لیاقت علی خاں (ب) خواجہ ناظم الدین
(ج) محمد علی بوکرا (د) قائد اعظم
- vii. دوسری دستور ساز اسمبلی کا قیام کب عمل میں آیا؟
- (الف) 14 اگست 1953ء (ب) یکم دسمبر 1954ء
(ج) 23 جون 1955ء (د) 18 ستمبر 1955ء
- ix. پاکستان کے پہلے آئین کے نفاذ کا سن ہے:
- (الف) 1956ء (ب) 1962ء
(ج) 1972ء (د) 1973ء
- x. 1962ء کے آئین کے تحت نیادی جمہوریوں کے ممبران کی تعداد کتنی تھی؟
- (الف) پچاس ہزار (ب) ساٹھ ہزار
(ج) ستر ہزار (د) اسی ہزار

CIVICS NOTES FOR 10TH CLASS (UNIT # 8)

ماہنامہ امتحان

199

آئینہ



i	1949ء	ii	1970ء	iii	قائد اعظم
iv	1955ء	v	16 اپریل 1953ء	vi	24 ستمبر 1954ء
vii	قائد اعظم	viii	23 جون 1955ء	ix	1956ء
x	پہلی بار				

مشقی سوالات۔۔۔ انشائیہ طرز

سوال 1 قرار داد مقاصد کے اہم نکات کی وضاحت کیجئے۔
 جواب سوال نمبر 2 دیکھئے۔

سوال 2 1956ء کا آئین کن خصوصیات کا حامل تھا؟
 جواب سوال نمبر 3 دیکھئے۔

سوال 3 1962ء کے آئین کی خصوصیات کا جائزہ لیں۔
 جواب سوال نمبر 4 دیکھئے۔

سوال 4 1973ء کے آئین کی خصوصیات پر روشنی ڈالیں۔
 جواب سوال نمبر 5 دیکھئے۔

سوال 5 1973ء کے آئین کی اسلامی دفعات بیان کریں۔
 جواب سوال نمبر 6 دیکھئے۔

www.don

پانچواں جماعت

200

آئینہ سائنس

9

پاکستان میں مقامی حکومت

سبق کے اہم موضوعات

○ تعریف اور تاریخی پس منظر

○ لوکل گورنمنٹ پلان 2000ء

○ ضلعی حکومت

○ تحصیل حکومت

پاکستان میں مقامی حکومت

(Local Government in Pakistan)

سوال 1: مقامی حکومت کی تعریف کریں اور اس کے تاریخی پس منظر پر روشنی ڈالیں۔

جواب: مقامی حکومت کی تعریف

مقامی حکومت سے مراد ایسی حکومت ہے جس کی باگ دوڑ مقامی لوگوں کے ہاتھ ہوتی ہے اور وہی مقامی سطح کی پالیسیاں مرتب کرتے ہیں۔ منصوبے بناتے ہیں اور ان کو عملی جامہ پہنچاتے ہیں۔ مثلاً یونین کونسل، تحصیل کونسل اور ضلع کونسل کی حکومت۔

تاریخی پس منظر

پاکستان میں مقامی حکومت کے اداروں نے موجودہ شکل اختیار کرنے سے قبل تاریخی ارتقاء کے لحاظ سے جو مختلف مراحل طے کیے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1. 1882ء کا ایکٹ اور مقامی حکومت کا نظام

جنوبی ایشیا میں وائسرائے لارڈ رین نے 1882ء کے ایکٹ کے ذریعے مقامی حکومت کا نظام نافذ کیا تھا۔ اس نظام کے دو بڑے مقاصد تھے

- (i) انتظامیہ میں اختیارات کو مقامی سطح تک پہنچایا جائے اور مالیاتی وسائل میں غیر مرکزیت کا قیام عمل میں لایا جائے۔
- (ii) حکومت کے روز افزوں بڑھتے ہوئے مسائل کے حل کے لیے عام اور سیاسی تعلیم کا قیام عمل میں لایا جائے۔

2. قیام پاکستان کے بعد مقامی حکومت کا نظام

جب پاکستان قائم ہوا تو ملک میں سیاسی طور پر استحکام نہ ہونے کے باعث مقامی

مسائل پر تہ نہ دی جاسکی۔ اگرچہ اس وقت دیہی اور شہری علاقوں میں مختلف لمانند اداروں کا وجود بھی تھا۔

3. دیہی امداد کے پروگرام کا آغاز

قیام پاکستان کے بعد ابتدائی دنوں میں دیہی امداد کا ایک پروگرام تشکیل تو دیا گیا۔ مگر مسائل کی عدم دستیابی کے باعث کوئی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔

4. ایوب خان اور مقامی حکومت

ایوب خان نے اپنے دور میں مقامی حکومت کا نیا نظام متعارف کرایا۔ اس کو بنیادی جمہوریت کا نام دیا گیا۔ اس کا مقصد بھی عوام کو مقامی سطح پر اختیارات دینا تھا۔ یہ نچم کافی حد تک درست چل رہا تھا مگر حکومت کی تبدیلی کے باعث ختم ہو گیا۔

5. بھٹو اور مقامی حکومت

بھٹو نے اپنے دور حکومت میں اس نظام کو بحال کیا لیکن اس پر یہ دو توجہ نہ دی گئی جس کی وجہ سے ناکام ہوا۔

6. ضیاء الحق اور مقامی حکومت

1977ء میں ضیاء الحق کا دور حکومت شروع ہوا تو انہوں نے اس نام کو باقید و بندر پر چلایا۔ اس دور میں اس نظام کے لیے مقامی طور پر بہت سے کام ہوئے۔ خاص کر دیہاتی معاش میں اس کے فوائد کافی تھے۔

7. جنرل مشرف اور مقامی حکومت

جنرل مشرف نے 12 اکتوبر 1999ء کو حکومت سنبھالی۔ انہوں نے مقامی خدمت کا ایک نیا انداز اپنایا۔ اس کے لیے لوکل گورنمنٹ پلان 2000ء تیار کیا گیا۔ اس کے تحت مقامی خدمت کا نیا، مدنی تیار کیا گیا جو آج کل چل رہا ہے۔

CIVICS NOTES FOR 10TH CLASS (UNIT # 9)

ماہنامہ جمہوریہ

203

آپ کے پاس

سوال 2: لوکل گورنمنٹ پلان (مقامی حکومت پلان) 2000ء پر روشنی ڈالیں۔
نیز اس پلان کی انتخابی اصلاحات کا جائزہ لیں۔

جواب: لوکل گورنمنٹ پلان 2000ء

12 اکتوبر 1999ء کو موجودہ حکومت نے اقتدار سنبھالنے کے ساتھ ہی جو اصلاحی اقدامات کیے۔ ان میں ایک اقدام مقامی حکومت کے نظام میں واضح تبدیلی کرنا تھا۔ مقامی حکومت کے لئے تبدیل شدہ نظام کا اجراء 14 اگست 2000ء کو ہوا۔ اس لوکل گورنمنٹ پلان کے مندرجہ ذیل نکات ہیں:

1. سیاسی اختیارات کی تقسیم
 2. انتخابی اختیارات کی عدم مرکزیت
 3. وسائل کی ضلعی سطح پر منتقلی و تقسیم
 4. مقامی معاملات میں عوام کی شرکت اور مسائل کا حل
- لوکل گورنمنٹ پلان 2000ء میں مقامی حکومت کا نظام تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے
1. ضلعی حکومت
 2. تحصیل حکومت
 3. یونین حکومت

لوکل گورنمنٹ پلان 2000ء کی انتخابی اصلاحات

1. ووٹ دینے کی کم از کم عمر 18 سال ہوتی ہے۔
2. انتخابات غیر جماعتی بنیادوں پر ہوتے ہیں۔
3. انتخابات میں ضلع ناظم و نائب ناظم کے لیے 50% ووٹ لینا ضروری ہوتا ہے۔ اگر کوئی امیدوار 50% ووٹ نہ لے سکے تو الیکشن کمیشن پہلے دو امیدواروں کو سب سے زیادہ ووٹ لیس گئے کے درمیان دوبارہ انتخابات کروانا ہے۔
4. انتخابات جہاں نہ طرز انتخابات کے اصول پر ہوتے ہیں۔
5. تمام منتخب عہدیداران چار سال کے لیے منتخب کیے جاتے ہیں۔

6. ناظم و نائب ناظم دو نمبر سے زیادہ اپنے عہدوں کے لیے انتخاب نہیں کر سکتے۔
 7. خالی ہونے والی نشستوں کے لیے انتخابات سال میں صرف ایک دفعہ ہوتے ہیں۔
 8. اسیدوار کے لیے کم از کم عمر کی حد 25 سال ہوتی ہے۔
 9. ووٹ دینے کے لیے ضروری ہے کہ متعلقہ علاقے میں بطور دائر نام درج کراے۔
 10. اسیدوار کے لیے ضروری ہے کہ مالک زمین کا شہری ہو۔
 11. اسیدوار کی وفاقی، صوبائی یا علاقہ حکومت کی ملازمت میں نہ ہو۔
- سوال 3: ضلعی حکومت کی تشکیل، درفرائض واضح کریں۔

جواب: ضلعی حکومت کی تشکیل

ضلعی حکومت میں ضلعی ناظم، ناظم، ضلعی کونسل اور ضلعی انتظامیہ شامل ہے۔
ضلعی ناظم، ضلعی حکومت کا سربراہ ہوتا ہے وہ تمام انتظامی اختیارات کا مالک ہے۔ ضلع کی پولیس اور انتظامیہ اس کو بحال دے۔

ضلع کونسل / ضلع اسمبلی

ضلع کونسل اس طرح تشکیل پاتی ہے

- i. ہر ضلع کے اندر یونین کونسل کے ناظم، ضلع کونسل کے ممبر ہوتے ہیں۔
- ii. ضلع کونسل کی ممبران کی تعداد کا 33% حصہ عورتوں کے لیے مخصوص ہوتا ہے۔
- iii. 5% نشستیں کسان اور مزدوروں کے لیے ہوتی ہیں۔
- iv. 5% نشستیں اقلیتوں کے لیے مخصوص ہوتی ہے۔

انتخاب ناظم و نائب ناظم ضلع

ضلع کونسل کے تمام ممبران ضلع ناظم اور نائب ناظم کا انتخاب کرتے ہیں۔ ان کے لیے ضروری ہے کہ 50% ووٹ حاصل کریں۔ ان کے لیے کم از کم میٹرک تعلیمی قابلیت ضروری ہے۔

ضلعی انتظامیہ

ضلعی انتظامیہ کا سربراہ ضلعی ناظم ہوتا ہے جو کہ تمام انتظامی اختیارات کا مالک ہے۔
ضلع کا انتظام ایک رابطہ افسر کے ذریعے چلایا جاتا ہے۔ یہ رابطہ افسر گریڈ 19 تا 20 کا ایک سرکاری ملازم ہوتا ہے۔ اس کو DCO یعنی ضلعی رابطہ آفیسر کہا جاتا ہے۔
ضلعی انتظامیہ بارہ محکموں پر مشتمل ہوتی ہے۔ ہر محکمے کا سربراہ ضلعی آفیسر یا ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر (EDO) کہلاتا ہے یہ محکمے درج ذیل ہیں

- | | |
|------------------------|-------------------------------|
| i. ضلعی رابطہ کا محکمہ | ii. امور مالیات و منصوبہ بندی |
| iii. زراعت | iv. صحت |
| v. تعلیم | vi. خواتین |
| vii. محکمہ ماہی گیری | viii. قانون |
| ix. دیہی ترقی | x. درکس اور خدمات |
| xi. نظم و ضبط | xii. انچارجیشن ٹیکنالوجی |

ضلعی حکومت کے فرائض

ضلعی حکومت کے درج ذیل فرائض ہیں

1. بجٹ بنانا
ہر ضلعی انتظامیہ کا کام ہے کہ وہ ضلع کیلئے پروگرام بنائے اور ان کے لیے بجٹ بنا کر ناظم اور ضلعی کونسل سے اس کی منظوری لے تاکہ پروگراموں پر عمل درآمد ہو سکے۔
2. قواعد و ضوابط
ضلع کے اندر تمام لین دین کا راجہ اور دیگر کاموں کے لیے قواعد و ضوابط کی تیاری اور منظور کروانا ہے۔
3. وفاقی اور صوبائی قوانین
ضلعی حکومت کا فرض ہے کہ ضلع کے اندر صوبائی اور وفاقی قوانین رائج ہیں ان پر

برائے جماعت نهم و دهم

208

آئینہ کی

مل درآ مد کردائے۔

4. رابطہ

ضلع کے اندر قائم مختلف مائٹریٹک کمیٹیوں کے ساتھ رابطہ کرنا اور ان کو ضروری معلومات دینا اور لینا ہے۔

سوال 4: درج ذیل عنوانات کے تحت تحصیل حکومت کی وضاحت کریں:

(الف) تحصیل کونسل (ب) تحصیل ناظم و نائب ناظم

(ج) تحصیل انتظامیہ

جواب: (الف) تحصیل کونسل

1. تحصیل کونسل کی تحصیل مندرجہ ذیل طریقے سے ہوتی ہیں
تحصیل کونسل، تحصیل کے اندر تمام یونین کونسلوں کے نائب ناظمین پر مشتمل ہوتی ہے۔
2. تحصیل کونسل میں 33% نشستیں عورتوں کے لیے مخصوص ہوتی ہیں۔
3. 5% نشستیں مرد و روکسان کے لیے مخصوص ہوتی ہیں۔
4. 5% نشستیں اقلیتوں کے لیے مخصوص ہوتی ہیں۔

(ب) تحصیل ناظم و نائب ناظم

تحصیل ناظم و نائب ناظم کا انتخاب، تحصیل میں موجود تمام یونین کونسلز مل کر کرتے ہیں، تعلیمی قابلیت میٹرک ہوگی۔

تحصیل ناظم، تحصیل حکومت کا انتظامی سربراہ ہوتا ہے۔

(ج) تحصیل انتظامیہ

1. سربراہی

تحصیل حکومت کی سربراہی تحصیل ناظم کرتا ہے اور تحصیل کے تمام انتظامی

آپتیکس 201

اختیارات اس کے پاس ہوتے ہیں۔

2. میونسپل آفیسر

تحصیل ناظم کے تحت ایک تحصیل میونسپل آفیسر (TMO) جو تحصیل کے تمام انتظامی معاملات کے لیے رابطہ آفیسر کے طور پر فرائض سر انجام دیتا ہے۔

3. تحصیل آفیسر

تحصیل میونسپل آفیسر کے ماتحت چار تحصیل آفیسرز (TOS) کام کرتے ہیں۔

4. نگرانی

تحصیل آفیسر (TOS) مندرجہ ذیل شعبوں کے حوالے سے معاملات کی نگرانی کرتے ہیں۔ ہر تحصیل میونسپل آفیسر کو اپنے اپنے شعبوں کے بارے میں رپورٹ دیتے ہیں۔

i. مالیات، بجٹ اکاؤنٹس ii. دیہی اور شہری منصوبہ بندی

iii. میونسپل رابطہ ورکس iv. لینڈ یزکسٹنٹ

سوال 5: یونین حکومت کی تشکیل اور فرائض بیان کریں۔

جواب: یونین حکومت کی تشکیل

یونین حکومت یونین ناظم یونین نائب ناظم یونین کونسل اور یونین میونسپل کمیٹی پر مشتمل ہوتی ہے۔

یونین کونسل میں دیہی، شہری فرق کو ختم کر دیا گیا ہے۔ دیہی، شہری مائٹوں میں یونین کی آبادی برابر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

ہر یونین میں 3 سیکرٹری ہیں جو یونین ناظم کے تحت کام کرتے ہیں

الف۔ سیکرٹری یونین کمیٹی ب۔ سیکرٹری فرائض میونسپل

ج۔ سیکرٹری دیہی ترقی

یونین کونسل کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ یونین کے اندر تمام بنیادی ضروریات کی

برائے رعایت ہم اہم

208

آئینہ

فراہمی جتنی بنائے مخصوص معاملات کی مگرانی و ترقی کے لیے یونین کونسل کی تنظیم کمیشنوں کی شکل میں اس طرح کی جاتی ہے کہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ تحفظ آزادی اور ضروریات کی فراہمی ہو سکے۔

یونین کونسل کی شکل

یونین کونسل کی تشکیل مندرجہ ذیل طریقے سے ہوتی ہے

1. یونین کونسل کے اراکین کی کل تعداد 21 ہے
 2. 4 نشستیں عورتوں کے لیے مخصوص ہیں
 3. 2 نشستیں مزدوروں و کسانوں کے لیے اور
 4. ایک نشست اقلیت کے لیے۔
- عوام براہ راست ووٹوں سے یونین کونسل کے اراکین کا انتخاب کرتی ہے۔ یونین میں کثیررکی حلقہ انتخاب بنائے گئے ہیں۔

یونین کونسل کے فرائض

1. فرائض کی ادائیگی

یونین کونسل اپنے فرائض یونین انتظامیہ اور مینٹرننگ کمیٹی کے ذریعے سرانجام

دیتی ہے۔

2. دیکھ بھال

یونین کونسل مقامی نوعیت کے معاملات کی دیکھ بھال کرتی ہے۔

3. کیونٹی بورڈ

یونین کونسل دیہی علاقوں میں دیہی کونسل اور شہری علاقوں میں شہری کیونٹی بورڈ کے ساتھ مل کر کام کرتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

209

آپتہ میں

4. سالانہ پروگرام
یونین کونسل اپنے علاقے کی ترقی و خوشحالی کے لیے سالانہ ترقیاتی پروگرام بناتی ہے۔
5. ٹیکس لگانا
یونین کونسل کو مخصوص معاملات میں ٹیکس لگانے کا اختیار ہوتا ہے۔
6. عدالتی نوعیت
یونین کونسل کو ابتدائی بنیادی نوعیت کے فوجداری و دیوانی خاندانی جھڑپوں و مسائل کو حل کرنے کے لیے عدالتی نوعیت کا اختیار بھی حاصل ہوتا ہے۔
7. سکیورٹی
یونین کونسل اپنی حدود کے اندر سکیورٹی کا انتظام بھی کرتی ہے جس کے لیے ایک نظام تشکیل دیا گیا ہے جسے یونین کارا کہا جاتا ہے۔

نقشہ چوٹی سوالات

سوال: مقامی حکومت کے مقاصد تحریر کیجیے۔

جواب: مقاصد

- i. مقامی لوگوں کو مقامی حکومت کے اختیارات دینا۔
- ii. مقامی سطح کے مسائل حل کرنا۔
- iii. مقامی وسائل کو استعمال میں لانا۔
- iv. مقامی طور پر خوشحالی اور ترقی کرنا۔

سوال: ضلعی حکومت کی تشکیل کیسے ہوتی ہے؟

جواب: ضلعی حکومت کی تشکیل

ضلعی حکومت میں جس کا نائب ناظم اور ضلعی انتظامیہ ہوتی ہے۔ اس حکومت کا سربراہ ضلعی ناظم ہوتا ہے۔ تمام انتخابی اختیارات اس کے پاس ہوتے ہیں۔ اس کی مدد کے لیے رابطہ آفیسر (RO) ہوتا ہے۔ تمام محکمے اسے جواب دہ ہوتے ہیں۔ وہ ضلع کی ضروریات ترقی اور خوشحالی کا کام دیتا ہے۔

سوال: ڈی سی او کیا ہوتا ہے؟

جواب: ڈی سی او

ڈی سی او ضلعی رابطہ آفیسر ہوتا ہے۔ ضلع کا انتظام اس کے ذریعے چلایا جاتا ہے۔ یہ ایک سرکاری ملازم ہوتا ہے اور یہ گریڈ انٹنس یا ٹیس کا آفیسر ہوتا ہے۔ اس کے ماتحت ضلعی انٹرنیٹ آفیسر ہوتے ہیں۔ یہ تین بااثر ہوتے ہیں۔

سوال: تحصیل حکومت کی تشکیل کیسے ہوتی ہے؟

جواب: تحصیل حکومت

تحصیل حکومت تحصیل ناظم، نائب تحصیل ناظم، تحصیل کونسل اور تحصیل انتظامیہ پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس کے تحت پانچ کونسل ہوتی ہیں تحصیل کونسل میں ہر پانچ کاشتکار ناظم

ماسع جماعت 10^{ویں}

211

آئینہ سبکی

بطور نمبر کے شامل ہوتا ہے۔ تحصیل ناظم تحصیل حکومت کا انتظامی سربراہ ہوتا ہے۔

سوال: یونین حکومت کیسے بنتی ہے؟

جواب: یونین حکومت

یونین حکومت یونین ناظم، نائب ناظم، یونین کونسل اور یونین انتظامیہ پر مشتمل ہے۔

ہر یونین میں تین سیکرٹری ہوتے ہیں جو یونین کے ناظم کے تحت کام کرتے ہیں۔

الف۔ سیکرٹری یونین کینٹی

ب۔ سیکرٹری فرائض میوہل

ج۔ سیکرٹری دیہی ترقی

یونین حکومت کا کام ہونا کہ وہ لوگوں کو تحفظ آزادی اور ضروریات کی فراہمی کرے۔

سوال: تحصیل ناظم اور نائب ناظم کا انتخاب کیسے ہوتا ہے؟

جواب: انتخاب

تحصیل ناظم اور نائب ناظم کا انتخاب تحصیل میں سب سے زیادہ تمام یونین کونسلز حل کرتے

ہیں۔ ان کی تعلیمی قابلیت میٹرک ہوتی ہے۔ تحصیل ناظم تحصیل حکومت انتظامی سربراہ ہوتا ہے۔

سوال: مقامی حکومت کے انتخاب کس طرز پر ہوتے ہیں؟

جواب: انتخاب

مقامی حکومت کے انتخاب غیر جماعتی بنیادوں پر ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے

کہ امیدواران کا کسی سیاسی جماعت سے تعلق نہیں ہوتا۔ انتخاب میں کوئی امیدوار کسی جماعت

کا نشان یا جھنڈا وغیرہ استعمال نہیں کر سکتا۔

سوال: ضلع میں کون سے محکمے کام کرتے ہیں؟

جواب: ضلع کے محکمے

ضلع میں درج ذیل محکمے کام کرتے ہیں

CIVICS NOTES FOR 10TH CLASS (UNIT # 9)

برائے جامعہ ایم دویم

212

آئینہ سوس

- | | |
|----------------------|-------------------------------|
| 1. ضلعی راجہ کا عہدہ | ii. امور مالیات و منصوبہ بندی |
| iii. زراعت | iv. صحت |
| v. تعلیم | vi. خواندگی |
| vii. محکمہ مال | viii. قانون |
| ix. دیہی ترقی | x. درکس اور خدمات |
| xi. تنظیم و تنظیم | xii. انٹارمیشن ٹیکنالوجی |
- سوال: قیام پاکستان کے بعد مقامی حکومت کا ادارہ خیال کیوں نہیں رہا؟

جواب: مقامی حکومت کا ادارہ

قیام پاکستان کے بعد مقامی حکومت کا ادارہ مختلف مسائل کا شکار ہو گیا، کیونکہ ملک میں سیاسی استحکام پیدا نہ ہو سکا۔ اس لیے مرکزی اور صوبائی حکومتیں اس ادارے پر توجہ نہ دے سکیں۔ زیادہ تر عرصہ دستور کا مسئلہ مل نہ ہو سکا۔ اس کی وجہ سے بھی یہ ادارہ کام نہ کر سکا۔ ایوب خان کے دور میں اس ادارے کو فعال بنا دیا گیا۔

سوال: لوکل گورنمنٹ پلان کی بنیاد کن نکات پر رکھی گئی؟

جواب: پلان کی بنیاد

1. سیاسی انتخابات کی تقسیم
2. انتظامی اختیارات کی عدم مرکزیت
3. وسائل کی ضلعی سطح پر منتقلی و تقسیم
4. مقامی معاملات میں عوام کی شرکت اور مسائل کا حل

ماہنامہ عامتہ مجلہ دوم

213

آئینہ سوس

معمروضی سوالات

- i. ہر سوال کے چار جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر (س) کا نشان لگائیں۔
مقامی حکومت کا نظام وائسرائے لاٹورہن نے ایک ایکٹ کے ذریعے کب نافذ کیا؟
(الف) 1880ء (ب) 1882ء
(ج) 1884ء (د) 1886ء
- ii. صدر پرویز مشرف نے اقتدار سنبھالا:
(الف) 1996ء (ب) 1997ء
(ج) 1998ء (د) 1999ء
- iii. نئے مقامی حکومت کے نظام کا اجراء کب ہوا؟
(الف) 2001ء (ب) 2002ء
(ج) 2003ء (د) 2004ء
- iv. مقامی حکومت کو تقسیم کیا گیا ہے:
(الف) دو حصوں میں (ب) تین حصوں میں
(ج) چار حصوں میں (د) پانچ حصوں میں
- v. ضلع کونسل میں عورتوں کے لیے نشستیں مخصوص ہیں:
(الف) 13% (ب) 23%
(ج) 33% (د) 43%
- vi. یونین کونسل کے اراکین کی کل تعداد ہے:
(الف) 12 (ب) 15
(ج) 18 (د) 21

CIVICS NOTES FOR 10TH CLASS (UNIT # 9)

برائے عامتہ فہم اہم

214

آئینہ سہی

- vii. ضلعی عالم کے لیے ووٹ لینا ضروری ہیں۔
(الف) 40% (ب) 50%
(ج) 60% (د) 70%
- viii. ہر یونین کونسل میں بیکراہوں کی تعداد ہے۔
(الف) 3 (ب) 6
(ج) 9 (د) 12
- ix. تحصیل کونسل میں اقلیتوں کی نشستیں مخصوص ہیں:
(الف) 2% (ب) 3%
(ج) 4% (د) 5%
- x. یونین کونسل میں کسان و محروم قسموں کی نشستیں ہیں:
(الف) 2 فیصد (ب) 4 فیصد
(ج) 6 فیصد (د) 8 فیصد



1. کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

i.	1882ء	ii.	1999ء	iii.	2001ء
iv.	تین حصوں میں	v.	33 فیصد	vi.	21
vii.	50%	viii.	03	ix.	5%
x.	2%				

مشقی سوالات۔۔۔ انشائیہ طرز

سوال 1: مقامی حکومت کی تعریف کریں اور اس کے تاریخی پس منظر پر روشنی ڈالیں۔

سوال نمبر 1 دیکھئے۔

جواب

سوال 2: ضلعی حکومت کی تشکیل اور فرائض واضح کریں۔

سوال نمبر 3 دیکھئے۔

جواب

سوال 3: درج ذیل عنوانات کے تحت تحصیل حکومت کی وظائف کریں

(الف) تحصیل کونسل (ب) تحصیل ناظم و نائب ناظم

(ج) تحصیل انتظامیہ

سوال نمبر 4 دیکھئے۔

جواب

سوال 4: یونین حکومت کی تشکیل اور فرائض بیان کریں۔

سوال نمبر 5 دیکھئے۔

جواب

سوال 5: مقامی حکومت پلان 2000ء کی احتمالی اصلاحات کا جائزہ لیں۔

سوال نمبر 2 دیکھئے۔

جواب

☆.....

www.don

ماہنامہ جامعہ

[218]

آئینہ سائنس

10

پاکستان اور اس کے ہمسایہ ممالک

سبق کے اہم موضوعات

○ خارجہ پالیسی، افغانستان،

تعارف اور پاکستان کے تعلقات

○ عوامی جمہوریہ چین،

تعارف اور پاکستان کے تعلقات

○ ایران،

تعارف اور پاکستان کے تعلقات

○ بھارت،

تعارف اور پاکستان کے تعلقات

پاکستان اور اس کے ہمسایہ ممالک (Pakistan and his neighbouring countries)

COM

سوال 1: خارجہ پالیسی سے کیا مراد ہے؟ نیز پاکستان کے ہمسایہ ملک افغانستان کا تعارف کروائیں اور پاکستان اور افغانستان کے تعلقات کا جائزہ لیں۔

جواب: خارجہ پالیسی

کوئی بھی ملک دوسرے ممالک سے تعلقات قائم کرنے میں کو فروغ دینے اور اپنے قومی مفاد کے حصول کی خاطر بین الاقوامی سطح پر جو بھی مناسب اقدامات کرتا ہے یہ اس ملک کی خارجہ پالیسی کہلاتی ہے۔

افغانستان کا تعارف

افغانستان پاکستان کے شمال مغرب میں واقع پاکستان کا ہمسایہ ملک ہے۔ افغانستان کے صوبوں کی تعداد 26 ہے۔ یہ سارے کا سارا ملک پہاڑی ہے۔ اس میں مختلف اقوام آباد ہیں۔ مثلاً افغان، تاجک، لرزیک، ہزارہ اور ترک۔ تاہم زیادہ تعداد افغانیوں کی ہے۔ افغانستان کے باشندے پشتو زبان بولتے ہیں اور زیادہ تر لوگ تجارت کے پیشے سے منسلک ہیں۔ افغانستان کا دارالخلافہ کابل ہے۔ 2002ء سے قبل یہاں پر مجاہدین کے ایک گروپ ”طالبان“ کی حکومت تھی۔ 2002ء میں حامد کرزی کی عبوری حکومت کا قیام عمل میں آیا۔ حامد کرزی نے 2004ء کے انتخابات میں واضح اکثریت حاصل کر کے ریاست کے پہلے صدر بنے۔

پاکستان کے ساتھ تعلقات کا جائزہ

1. خیر سگالی دورے

1970ء کی دہائی کے ابتدائی سالوں میں پاکستان کے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے خیر سگالی دورے کئے اور دونوں ممالک نے علاقائی سالمیت اور ایک دوسرے کے معاملات میں عدم مداخلت کی پالیسی پر عمل پیرا رہنے کا عہد کیا۔

2. فوجی انقلاب اور روسی مداخلت

اپریل 1978ء میں افغانستان کو ایک فوجی انقلاب کا سامنا کرنا پڑا۔ دسمبر 1979ء میں افغانستان میں روس نے اپنی فوجیں داخل کر دیں۔ افغانستان میں روسی افواج کے داخلے کے بعد افغانستان اور پاکستان کے تعلقات بگڑ گئے۔ افغانستان کی حکومت نے اپنے نئی افغان کو کچلنے کے لیے بڑے پیمانے پر روسی افواج کو استعمال کیا۔ لہذا 30 لاکھ سے زائد افغان باشندے اپنا ملک چھوڑے پر مجبور ہو گئے اور انہوں نے پاکستان میں پناہ حاصل کی۔ پاکستان کی حکومت نے اسلامی جذبے اور انسانیت کے پیش نظر ان 30 لاکھ افغانیوں کو اپنی سرزمین پر پناہ دی۔

3. افغان عوام کی حمایت

جب افغان عوام نے روسی فوجیوں کے خلاف باقاعدہ جہاد کا آغاز کیا تو پاکستان نے نہ صرف ان کی تائید کی بلکہ اس مسئلے کا سفارتی حل تلاش کرنے کی بھی کوشش کی۔

4. جینوا معاہدہ

افغانستان سے روسی فوجوں کے انخلا کے سلسلے میں 1988ء میں اقوام متحدہ کی زیر نگرانی پاکستان، افغانستان اور روس کے درمیان ایک معاہدہ ہوا۔ اس معاہدے کی رو سے روس نے 1989ء میں افغانستان سے اپنی فوجیں واپس بلا لیں۔

5. مجاہدین کی حکومت

افغانستان سے روسی افواج کی واپسی کے کچھ عرصہ بعد اپریل 1992ء میں افغانستان میں مجاہدین نے حکومت قائم کر لی۔ مجاہدین کی اس حکومت کو پاکستان نے فوراً تسلیم کر لیا۔ کچھ عرصہ بعد مجاہدین کا آپس میں اختلاف پیدا ہو گیا اور مجاہدین کے ایک گروپ نے جو کہ ”طالبان“ کہلاتا تھا۔ افغانستان کے زیادہ تر حصے میں اسلامی حکومت قائم کی۔ حکومت پاکستان نے اس اسلامی حکومت کو بھی فوری طور پر تسلیم کر لیا۔

6. مشترکہ کمیشن کا قیام

مئی 2010ء میں پاکستان اور افغانستان نے دونوں ممالک کی سرحد کے آس پاس سرحد کو روکنے والے افغان مہاجرین کی واپسی کے مسئلے کو حل کرنے اور دونوں ممالک کے آپس کے جھڑپوں کا فیصلہ کرنے کی غرض سے ایک مشترکہ کمیشن قائم کیا۔

7. ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا واقعہ

11 ستمبر 2001ء کو امریکہ میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا حادثہ پیش آیا۔ امریکہ نے حادثے میں ملوث افراد کا تعلق اللہ عہد سے بتایا گیا اور کہا گیا کہ یہ افغانستان کے القاعدہ لوگوں کا کام ہے۔ لہذا امریکہ نے افغانستان پر حملہ کر دیا۔ وہاں طالبان کی حکومت کو ختم کر کے قبضہ کر لیا گیا۔ پاکستان نے امریکہ کی حمایت کی اور کہا کہ وہ دہشت گردوں کی مخالف کرتا ہے۔ امریکہ نے وہاں پر نئی حکومت قائم کی پاکستان نے بھی نئی حکومت کے ساتھ تعاون کا اعلان کیا اور اس کی امداد کا اعلان کیا۔ حالانکہ نئی حکومت سے امریکہ بھرپور تعاون کر رہا ہے۔

8. تعینات کا نیا دور

2003ء میں پاکستان میں نئی جمہوری حکومت کے قیام کے بعد پاکستان کے وزیراعظم اور افغانستان کے صدر کے مابین کیس پائپ لائن کے مسئلے کو حل کیا گیا اور اس منصوبہ کی تکمیل کے لیے مدد دینے کا معاہدہ بھی طے پایا۔ 2004ء میں جناب حامد کرزئی

برائے جماعت دہم

220

آئینہ سوس

افغانستان کے جمہوری صدر منتخب ہوئے۔ لہذا اب ان دونوں ممالک کے درمیان خوشگوار تعلقات کی توقع کی جارہی ہے۔

سوال 2: حوای جمہوریہ چین کا تعارف کروائیں اور پاکستان کے ساتھ تعلقات پر روشنی ڈالیں۔

جواب: حوای جمہوریہ چین کا تعارف

پاکستان کا ہمسایہ اور دوست ملک چین پاکستان کے شمال میں واقع ہے۔ چین کی پاکستان کے ساتھ ملنے والی سرحد کی لمبائی تقریباً 600 کلومیٹر ہے۔ چین کی آبادی ایک ارب سے بھی زیادہ ہے۔ یہ آبادی کے اعتبار سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ حوای جمہوریہ چین 1949ء میں قائم ہوا۔ اس کا دارالحکومت بیجنگ ہے۔ یہ ایک اشتراکی ریاست ہے یعنی یہاں کمیونسٹ حکومت ہے۔ حوای رابطے کی زبان چینی ہے۔

پاکستان کے ساتھ تعلقات

1. بینڈونگ کانفرنس

چین سے قریبی تعلقات کا سلسلہ 1955ء میں شروع ہوا جب انڈونیشیا کے شہر بینڈونگ میں منعقد ہونے والی ایک کانفرنس میں پاکستانی وزیراعظم چوہدری محمد علی اور چینی وزیراعظم چو این لائی کی ملاقات ہوئی۔ اس کے بعد ملاقاتوں کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔ 1963ء میں دونوں ممالک کے درمیان سرحد کی حد بندی کا کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اس کے نتیجے میں دونوں ممالک کے تعلقات مزید خوشگوار ہو گئے اور تجارتی معاہدوں کی راہ ہموار ہوئی۔ پاکستان کی ہوائی کمپنی (PIA) نے چین کے دارالحکومت بیجنگ تک ہوئی سروس کا آغاز بھی کر دیا۔

2. صدر پاکستان کا دورہ چین

فروری 1964ء میں پاکستان کے صدر ایوب خان نے چین کا دورہ کیا۔ اس دورہ کے دوران کشمیر کے پرامن حل کے لیے چین نے پاکستان کی حمایت کی۔ 1965ء کی پاک

بھارت جنگ میں بھی چین نے پاکستان کا ساتھ دیا اور پاکستان کو اوسط بھی مہیا کیا۔

3. ملی اور مالی امداد

مصنعتی ترقی کے لیے بھی چین نے پاکستان کی مدد کی ہے۔ مثلاً ٹیکسٹائل کے مقام پر بھارتی مشینیں کیپٹکس اور اس کے ذیلی منصوبے لائڈھی میں مشین ٹول فیکٹری کا قیام، اسلام آباد میں سپورٹس کیپٹکس کا قیام چین اور پاکستان کی دوستی کی علامت ہیں۔

4. شاہراہ قراقرم کی تعمیر

دونوں ممالک کے درمیان دوستانہ تعلقات اور تجارت کو فروغ دینے کے لیے گوہ قراقرم کی سخت چٹانوں کو کاٹ کر ایک ایسی پلٹہ سڑک تعمیر کی گئی ہے جو ہر موسم میں کارآمد رہتی ہے۔ اس سڑک کو شاہراہ قراقرم یا شاہراہ ریشم کہتے ہیں۔ اس سڑک کی تعمیر سے پاکستان اور چین کے تعلقات میں مزید اضافہ ہوا ہے اور تجارت جیڑی سے بڑھی ہے۔ شاہراہ ریشم پاک چین دوستی کی عظیم علامت ہے۔

5. دفاعی معاہدے

1985ء میں چین اور پاکستان کے درمیان بہت سے دفاعی معاہدے کیے گئے۔ ان معاہدوں کے نتیجے میں چین نے پاکستان کو آرمی اینس فیکٹری اور کارمرہ کیپٹکس اور صوبہ سرحد میں ہوائی اینکڑیکل کیپٹکس کی تعمیر کے لیے پاکستان کی مدد کی۔

6. سفارتی تعلقات

اکتوبر 1949ء میں عوامی جمہوریہ چین کے قیام کے چند ماہ بعد پاکستان نے اسے تسلیم کر لیا اور اس سے سفارتی تعلقات قائم کیے اور سفارتی سطح پر ہمیشہ چین کا ساتھ دیا۔ چین کو اقوام متحدہ کا مستقل ممبر بنانے، امریکہ اور چین کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں پاکستان کا کردار نہایت اہم رہا۔ کچھ چیا میں غیر ملکی فوجوں کی مداخلت پر پاکستان نے چین کی حمایت کی اور چین نے مسئلہ افغانستان کے سلسلے میں روس کی جارحانہ مداخلت کی خدمت کی اور

پاکستان کے مؤقف کی حمایت کی۔

7. خیر سگالی دورے

پاکستان اور جس کے درمیان دو طرفہ تعلقات کی بنیاد پر چین کے وزیر اعظم نے 1987ء میں پاکستان کا دورہ کیا۔ اسی طرح چین کے وزیر دفاع نے فروری 1999ء میں اور جنرل چن یو کا جنرل کے جیٹرین نے اپریل 1999ء میں پاکستان کا دورہ کیا۔ اس کے بعد چینی وزیر اعظم نے 2001ء میں پاکستان کا دورہ کیا اور جنرل پرویز مشرف صدر پاکستان نے بھی 2001ء اور 2002ء میں چین کا دورہ کیا۔ ان باہمی خیر سگالی دوروں سے دونوں ممالک کے درمیان پائے جانے والے تعلقات مزید مستحکم ہوئے۔

سوال 3: پاکستان کے ممالک اسلامی ملک ایران کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ پاکستان کے ایران کے ساتھ تعلقات بیان کریں۔

جواب: ایران کا تعارف

پاکستان کا ممالک اسلامی ملک ایران پاکستان کے خلاف مغرب میں واقع ہے۔ ایران کا دار الحکومت تہران ہے۔ قومی زبان فارسی اور اہم مذہب آئین تیس ہے۔ ایران کی آبادی 65 کروڑ ہے۔ ایران میں زمانہ قدیم سے تمدنی و ثقافتی وابستگی قائم تھی۔ 1979ء میں ایران میں اسلامی انقلاب آیا جس کے نتیجے میں وہاں صوبہ حکومت کا قیام عمل میں آیا۔

پاکستان اور ایران کے تعلقات

1. وزیر اعظم کا دورہ ایران

پاکستان کے وزیر اعظم نے 1949ء میں ایران کا دورہ کیا اور شہنشاہ ایران نے 1950ء میں پاکستان کا دورہ کیا۔ ان دوروں کے نتیجے میں دونوں ممالک میں تجارتی تعلقات قائم ہوئے۔

2. پاکستان کی حمایت

1965ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران - مغربی حمایت کے لیے ایران نے پاکستان میں ایک مٹی مشن بھیجا اور پانچ ہزار ٹن خام تیل بطور قرضہ دیا۔ 1971ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران بھی پاکستان کو ایران کی اخلاقی مدد حاصل رہی۔

3. اسلامی انقلاب

1979ء میں ایران میں ایک زبردست مذہبی تحریک چلی جس کے نتیجہ میں شہنشاہیت کا خاتمہ ہوا اور حکومت کی ہاگ ڈورعوام کے ہاتھ میں آ گئی۔ اس انقلاب کے بعد پاکستان اور ایران میں دوطرفہ پر دراندہ قرضی تعلقات میں بدستور اضافہ ہو رہا ہے۔ پاکستان نے ایران کی نئی اسلامی حکومت کو تسلیم کر لیا اور ہر شعبہ میں تعاون کو مزید فروغ دیا۔ تجارت کے فروغ کے لیے دونوں ممالک کے وفود نے دورے کیے۔

4. اقتصادی تعاون کی تنظیم کا قیام

پاکستان اور ایران نے ترکی کے ساتھ مل کر 1985ء میں آ۔سی۔ ڈی کا نام بدل کر (E.C.O.) یعنی اقتصادی تعاون کی تنظیم رکھ دیا۔ اس نئی تنظیم کے مقاصد بھی کم و بیش وہی ہیں جو آ۔سی۔ ڈی کے تھے یعنی ان تینوں ممالک کے درمیان 'صنعتی' تجارتی 'اقتصادی' تعلیمی اور ثقافتی شعبوں میں تعاون کرنا اور اسے فروغ دینا۔ اب اس تنظیم میں وسطی ایشیائے مینے مسلم ممالک بھی شامل ہو گئے ہیں۔

20

5. صدر پرویز مشرف کا دورہ ایران

2000ء میں پاکستان کے سابق صدر جنرل پرویز مشرف نے ایران کا دورہ کیا اور ایران اور بھارت گیس پائپ لائن کے پروگرام میں بھرپور تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

6. صدر آصف علی زرداری کا دورہ ایران

24 مئی 2009ء میں پاکستان کے موجودہ صدر آصف علی زرداری نے ایران میں پاکستان، ایران اور افغانستان کے سربراہ اجلاس میں شرکت کی اور پاک ایران گیس پائپ لائن معاہدے پر دستخط کیے۔ پاکستان کو 25 سال تک گیس مہیا ہوگی۔

سوال 4۔ بھارت کا تعارف کروائیں۔ نیز پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں آنے والے خلیب و فراز کا احاطہ کریں۔

جواب۔ بھارت کا تعارف

پاکستان و بھارت ایک بھارت پاکستان کے مشرق میں واقع ہے۔ اس کی پاکستان سے حدود کی لمبائی 1600 میل ہے۔ بھارت 15 اگست 1947ء کو وجود میں آیا۔ اس کی سرحدیں شمال میں چین، شمال مغرب میں افغانستان، مغرب میں پاکستان، جنوب میں انڈیا، جنوب مغرب میں بنگلہ دیش اور مشرق میں بھارت سے ملتی ہیں۔ اس کی کل آبادی تقریباً 100 کروڑ ہے۔ اس میں بہت سی قومیں بھی آباد ہیں۔ آئینہ میں اس کی تفصیل دی گئی ہے۔

پاک بھارت تعلقات

1. مسئلہ کشمیر

پاکستان اور بھارت کے درمیان سب سے بڑا مسئلہ اور بنیادی تنازعہ مسئلہ کشمیر ہے۔ اس مسئلہ پر تین چار سو برس سے بحثیں ہو چکی ہیں لیکن ابھی تک یہ مسئلہ حوں کا توں حل طلب ہے جب تک یہ مسئلہ بین الاقوامی سطح پر حل نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ بھارت پاکستان کے وقت سے ہی پاکستان کے لیے بہت سے مسائل پیدا کرتا رہا ہے۔

2. سندھ طاس کا معاہدہ

1960ء میں عالمی بینک اور دیگر ممالک کی مدد سے پاکستان اور بھارت کے درمیان پانی و سارے وسائل کے لیے ایک معاہدے پر دستخط ہوئے۔ یہ معاہدہ سندھ طاس کے پانی و سارے وسائل کے لیے ایک معاہدے پر دستخط ہوئے۔ یہ معاہدہ سندھ طاس کے پانی و سارے وسائل کے لیے ایک معاہدے پر دستخط ہوئے۔

3. شملہ معاہدہ

یہ 1971ء میں پاکستان کا مشرقی بازو یعنی مشرقی پاکستان ملک کے پانی و سارے وسائل کے لیے ایک معاہدے پر دستخط ہوئے۔ یہ معاہدہ سندھ طاس کے پانی و سارے وسائل کے لیے ایک معاہدے پر دستخط ہوئے۔

عظیم سانحے سے دو چار کرنے کے لیے بھارت نے علیحدگی پسند عناصر کی مدد کی اور مغلاشرقی پاکستان پر حملہ بھی کیا۔ اس لیے کے بعد پاکستان اور بھارت دونوں ممالک کے درمیان شملہ کے مقام پر ایک معاہدہ ہوا جو "شملہ معاہدہ" کہلاتا ہے۔ اس معاہدہ کے مطابق دونوں ممالک نے اعلان کیا کہ وہ اپنے باہمی اختلافات مذاکرات کے ذریعے حل کریں گے۔

معاہدہ شملہ پر دستخط ہونے کے بعد پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں جو بہتری ہوئی۔ محدود سطح پر تجارت اور مسافروں کی آمد و رفت شروع ہوئی۔ ٹیلی فون اور دیگر ذرائع رسل و رسائل بحال ہوئے۔ اس کے علاوہ 1980ء سے جنوبی ایشیاء کی علاقائی تعاون کی تنظیم سارک (SAARC) کے دائرہ میں بھی دونوں ممالک میں تعاون بڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

4. سارک کانفرنس

1988ء میں ہونے والی سارک کانفرنس میں پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم نے ملاقات کی اور ایک معاہدہ پر دستخط کیے۔ یہ معاہدہ ان کی دوسری ملاقات کے ایک دوسرے کے انہی مراکز پر مبنی کرنے کی پابندی کو سامنے لگایا۔

5. حق خود ارادیت کا مطالبہ

جب 1989ء میں کشمیری مجاہدین نے بھارت کے خلاف جہاد شروع کیا تو پاکستان نے ہندوستان سے مطالبہ کیا کہ کشمیریوں کو ان کا حق خود ارادیت دیا جائے لہذا بھارت نے پاکستان کے اس مطالبے کو نظر انداز کر دیا۔

6. تعلقات میں بہتری

1990ء میں پاک بھارت تعلقات کسی حد تک بہتر ہوئے۔ تجارت میں اضافہ ہوا لیکن یہ تعلقات بھی مسئلہ کشمیر کی وجہ سے ایک خاص حد سے آگے نہ بڑھ سکے کیونکہ بھارت کشمیر کے مسئلے کو معائنہ طریقے سے حل نہیں کرنا چاہتا۔ تاہم پاکستان کا موقف یہی ہے کہ

مسئلہ کشمیر کو سلامتی کونسل کی قراردادوں کے مطابق حل کیا جائے۔ تاکہ دونوں ممالک کے تعلقات میں بہتری آ سکے۔

ج. آزاد کانفرنس

• پاکستان کے صدر جنرل پرویز مشرف اور بھارت کے وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی کے درمیان آگرہ کے مقام پر ایک کانفرنس ہوئی۔ یہ کانفرنس 14 جولائی 2001ء سے 17 جولائی 2001ء تک جاری رہی۔ اس کانفرنس میں پاکستانی صدر نے مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں اپنا مؤقف بڑی جرأت کے ساتھ پیش کیا جس کو پوری دنیا میں سراہا گیا لیکن اس مذاکرات میں بھی مسئلہ کشمیر کا کوئی حتمی فیصلہ نہ ہوسکا۔

8. تعلقات کا نیا دور

جنوری 2004ء میں اسلام آباد میں منعقد ہونے والی سارک کانفرنس کے موقع پر صدر پاکستان اور بھارتی وزیراعظم کے درمیان مذاکرات ہوئے اور مذاکرات کو جاری رکھنے کا عزم بھی کیا گیا۔ پھر ستمبر 2004ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر دوبارہ صدر پاکستان اور نئے بھارتی وزیراعظم کے درمیان مذاکرات کو جاری رکھنے کا عزم ظاہر کیا گیا۔ نتیجتاً دونوں ممالک کے درمیان خارجہ و فوجی ملاقاتیں گہرائی میں پہنچ گئیں۔

نکستہ سوالی سوالات

سوال: خارجہ پالیسی سے کیا مراد ہے؟

جواب: خارجہ پالیسی

بیرونی ممالک سے تعلقات قائم کرنے، ان کو فروغ دینے اور قومی مفاد کے حصول کے لیے بین الاقوامی سطح پر سب اقدامات اٹھانے کا نام خارجہ پالیسی ہے۔

سوال: 1979ء میں روسی افواج کے افغانستان داخلے سے افغان عوام کو کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب: افغان مشکلات

- i. روسی افواج کے رخسہ سے افغان عوام کو جنگ کیا گیا۔ انہیں سرعام قتل کیا گیا۔
- ii. افغان عوام کو حد تک طرف رکھیں۔ یا گیا۔
- iii. بہت سے افغان لوگ ہجرت کر کے پاکستان آ گئے۔ اس طرح انہیں اپنا گھربار چھوڑنا پڑا۔

سوال: پاکستان اور بھارت کے درمیان تناؤ کم کرنے میں سارک کا کیا کردار ہے؟

جواب: سارک کا کردار

1. سارک کانفرنس کے ذریعے پاکستان اور بھارت نے ایک دوسرے کے جوہری مراکز پر حملہ نہ کرنے کا معاہدہ کیا۔ اس سے دونوں ممالک کے درمیان تناؤ کم ہوا۔
2. محدود پیمانے پر تجارت اور لین دین شروع ہوا۔
3. 2004ء سارک کانفرنس کے ذریعے بھی پاکستان اور بھارت کے درمیان بہت سے سمجھوتے طے پائے جس سے تعلقات میں بہتری پیدا ہوئی۔

سوال: اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO) کیا ضروری اقدامات اٹھا رہی ہے؟

جواب: اقدامات

اقتصادی تعاون کی تنظیم وسطی ایشیا کے ممالک ایران، ترکی آپس میں اقتصادی

صنعتی، تجارتی اور تعلیمی میدانوں میں تعاون پر حار ہے ہیں۔

تنظیم ایک ترقیاتی بنک بھی قائم کر رہی ہے تاکہ ان ممالک میں سرمایہ کاری میں مدد

ملے۔

3. ملے میں نقل و حمل کا سؤثر نظام قائم کیا جا رہا ہے۔

4. ایک دورے کو تکمیل دیا اور بھارت، بنگلہ دیش کی جاری ہے۔

5. اس تنظیم سے سہولتیں حاصل کرنے پر بھی زور دیا ہے۔

سوال: وفاقی میدان میں چین نے پاکستان کی کیسے مدد کی؟

جواب: وفاقی میدان اور چین

چین اور پاکستان کے درمیان کوئی - وفاقی - مدد ہے ہو چکی ہیں جن کے ذریعے چین

نے پاکستان کی وفاقی آمد کی۔ اس مدد میں کے تحت چین نے کامرہ کمپلیکس، پاکستان واہ

فیلڈ کی تعمیر میں مدد کی۔ صوبہ سرحد میں سیوی اینڈریکل کمپلیکس تعمیر کر دیا۔ چین نے

پاکستان کی دفاعی قوت کو مضبوط کرنے کے لیے مختلف قسم کا ایلوٹینٹیک اور جنگی طیارے

دیا۔

سوال: پاکستان اور بھارت کے تعلقات کے نئے دور میں کیا پیش رفت ہوئی ہے؟

جواب: نئے تعلقات

جنوری 2004ء میں سارگ کاغزنس کے دوران صدر پاکستان اور بھارت کے

وزیر اعظم کے درمیان مذاکرات ہوئے اور کچھ نئے طے ہوئے اور مزید مذاکرات جاری

رہنے پر اتفاق ہوا۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس 2004ء کے موقع پر بھی دونوں

برائے امتحان

229

آئینہ

رہنماؤں کے درمیان مذاقات ہوئی اور مذاکرات شروع ہوئے جس کی سہ سے بعد میں
وزرائے خارجہ و سیکرٹری خارجہ کی مذاقاتیں بھی ہوئیں۔ پاک و ہند کے درمیان کرکٹ ٹیچ اور ہن
دونوں رہنماؤں کے درمیان مذاقات ہوئی تے۔ اس سے تے تعلقات کا آغاز ہوا ہے۔

سوال: پاکستان اور افغانستان نے مئی 2000ء میں مشترکہ کمیشن کیوں قائم کیا؟

جواب: مشترکہ کمیشن

پاکستان اور افغانستان کے درمیان مئی 2000ء میں ایک مشترکہ کمیشن قائم کیا گیا
جس کا مقصد یہ تھا کہ سرحد کے آر پار سکیورٹی کو دیکھا جائے۔

افغان مہاجروں کی واپسی کو پائیدار بنائے۔

دونوں ممالک کے بھڑوں کو من سب طریق سے ملے کرے۔

سوال: عوامی جمہوریہ چین کا تعارف بیان کیجیے۔

جواب: عوامی جمہوریہ چین

چین پاکستان کا ہمسایہ ملک ہے یہ 1949ء میں قائم ہوا۔ یعنی پاکستان سے دوسرا
بعد اس کی آبادی ایک ارب سے زیادہ ہے۔ آبادی کے لحاظ سے یہ دنیا کی سب سے بڑی
ریاست ہے۔ چین اور پاکستان کی مشترکہ سرحد چھ سو کلومیٹر ہے۔ یہاں کے لوگ چینی زبان
بولتے ہیں۔ چین کا دارالحکومت بیجنگ ہے۔

چین اور پاکستان کے تعلقات کا سلسلہ تقریباً 1955ء میں شروع ہوا۔ دونوں کے
تعلقات مثالی ہیں۔

سوال: ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے واقع نے افغانستان میں حالات کو کیسے تبدیل کیا؟

جواب: افغانستان کے حالات

11 ستمبر 2001ء میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا واقع امریکہ میں پیش آیا جس میں ہزاروں
لوگ مارے گئے۔ اس حادثے میں ملوث افراد کا تعلق القاعدہ سے بتایا گیا اور کہا گیا کہ یہ

برائے معائنہ دہم

230

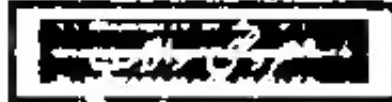
آئینہ

افغانستان کے القاعدہ لوگوں کا کام ہے۔ لہذا امریکہ نے افغانستان پر حملہ کر دیا۔ وہاں طالبان کی حکومت کو ختم کر کے قبضہ کر لیا گیا۔ پاکستان نے امریکہ کی حمایت کی اور کہا کہ وہ دہشت گردوں کی مخالفت کرتا ہے۔ امریکہ نے وہاں پر نئی حکومت قائم کی اور اس کی امداد کا اعلان کیا۔ 2005ء میں بھی نئی حکومت ... امریکہ بھر پور تعاون کر رہا ہے۔

سوال: اسلامی ملک ایران کا مختصر تعارف پیش کیجیے۔

جواب: ایران

ایران پاکستان کا ہمسایہ اسلامی ملک ہے۔ پاکستان کے ایران کے برادرانہ تعلقات ہیں۔ اس کی زیادہ آبادی شیعہ مسلم پر مشتمل ہے۔ یہاں پر کافی عرصہ بادشاہت رہی ہے۔ 1979ء میں یہاں اسلامی انقلاب آیا اور امام خمینی ایران کے سربراہ بنے۔ ایران کا دارالحکومت تہران ہے۔ یہاں کی قومی زبان فارسی ہے۔ تیل اس ملک کا اہم ذریعہ آمدن ہے۔



1. ہر سوال کے چار جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. پاکستان اور بھارت کے درمیان پہلی آگرہ کانفرنس کب ہوئی؟

(الف) 2000ء (ب) 2001ء

(ج) 2002ء (د) 2003ء

2. اقتصادی تعاون کی تنظیم کا قیام کب مکمل ہوا؟

(الف) 1981ء (ب) 1983ء

(ج) 1985ء (د) 1987ء

3. پاکستان اور چین کی مشترکہ سرحد تقریباً کتنی لمبی ہے؟

(الف) 600 کلومیٹر (ب) 700 کلومیٹر

(ج) 800 کلومیٹر (د) 900 کلومیٹر

CIVICS NOTES FOR 10TH CLASS (UNIT # 10)

برائے رعایت فہرست

231

آئینہ سبکی

- iv. ورلڈ وائسٹار کا واقع کب پیش آیا؟
(الف) 2 مئی 2000ء (ب) 18 نومبر 2000ء
(ج) 5 فروری 2001ء (د) 11 ستمبر 2001ء
عوامی جمہوریہ چین کے آزاد ہونے کا سن ہے:
- v. شاہراہِ قراقرم کی تعمیر مکمل ہونے کا سن ہے:
(الف) 1947ء (ب) 1948ء
(ج) 1949ء (د) 1950ء
- vi. ایران میں اسلامی انقلاب کب آیا؟
(الف) 1979ء (ب) 1983ء
(ج) 1977ء (د) 1991ء
- viii. پاکستان کے ساتھ 16000 کلومیٹر لمبی سرحد کس ملک کی ہے؟
(الف) افغانستان (ب) چین
(ج) ایران (د) بھارت
- ix. پاکستان اور بھارت کے درمیان "سندھ طاس کا معاہدہ" کب طے پایا؟
(الف) 1950ء (ب) 1955ء
(ج) 1960ء (د) 1965ء
- x. جنوبی ایشیاء کی علاقہ کی تعاون کی تنظیم کا نام ہے:
(الف) سارک (ب) اسلامی کانفرنس کی تنظیم
(ج) اقتصادی تعاون کی تنظیم (د) اقوام متحدہ

جوابات

1. کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1. 2001ء	ii. 1985ء	iii. 600 کویتہ
iv. 11 ستمبر 2001ء	v. 1949ء	vi. 1969ء
vii. 1970ء	viii. بھارت	ix. 1960ء
x. 1971ء		

مشقی سوالات۔۔۔ انشائیہ طرز

- سوال 1: چین پاکستان کا ہمسایہ ملک ہے جس کے ہر شکل گزری میں پاکستان کا ساتھ دیا ہے۔ بحث کریں۔
جواب: سوال نمبر 2 دیکھئے۔
- سوال 2: پاکستان اور افغانستان کے تعلقات کا جائزہ لیں۔
جواب: سوال نمبر 1 دیکھئے۔
- سوال 3: پاکستان کے ہمسایہ اسلامی ملک ایران کے ساتھ تعلقات بیان کریں۔
جواب: سوال نمبر 3 دیکھئے۔
- سوال 4: پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں آنے والے نشیب و فراز کا احاطہ کریں۔
جواب: سوال نمبر 4 دیکھئے۔

☆

